اسلامی مہینوں کی مناسبت سے خطبات

خطبات حاصل پوری

ترتیب

محمد عظیم حاصل پوری

مجیب الرحمٰن سیاف

اسلامک کمپنی

اسلامی مہینوں کی مناسبت سے خطبات

نمبر شمار	اسماء ماہ	عنوان	صفحات
1	**جمادی الاول**	① اچھی پا. ② زی اور بے ز ③ .ت کیسی ہے...؟ ④ سیدالملائکہ کی سیدالانبیاء کو نصیحتیں ⑤ مقام حدیث، حفاظت حدیث ⑥ صغیر میں فتنہ انکار حدیث، حدیث اور سائنس	
2	**جمادی الثانی**	① قرآن مجید کے آداب احکامات ② تلاوت قرآن کے فوائد ③ حکیم لقمان کی اپنے بیٹے کو چند نصیحتیں ④ دایں اور بایں ⑤ کھانے اور پینے کے آداب ⑥ شہید کے اقسام	
3	**رجب**	① ر. ب کے کونڈوں کی شرعی حیثیت ② سید معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ ③ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ④ غزوہ تبوک کی داستان ⑤ پنج نصیحتیں ⑥ ت. اور تجارت	

4	**شعبان**	① ماہ شعبان اور شَ . اُت ② زکوٰۃ و صدقہ فطر ③ نیکی اور اسکے فوائ ④ نیکی پہ تعاون کیجئے ⑤ ن ہوں کے نقصانات ⑥ تقویٰ کے فوائ	

اسلامی سال کا پانچواں مہینہ

جمادی الاول

ماہ جمادی الاول کو جمادی الاول اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس مہینے میں سخت سردی کی وجہ سے پانی جم جاتا تھا کیونکہ لفظ جمادی کا معنی جامد، جمود ہے لیکن یہ بات محل نظر ہے کیونکہ یہ مہینے ہر سال مختلف موسم میں آتے ہے یہ ہوسکتا ہے کہ بعض مہینوں کے نام مقرر ہوئے اس سال یہ مہینہ سخت سردی میں آیا ہو تو اس کا نام اسی مناسبت سے رکھ دیا گیا ہو۔

اس ماہ کے اور کئی اور نام بھی دور جاہلیت میں مشہور تھے۔ مثلاً ناجیہ، رنبی، ملحان اور مصدر۔ کتاب بارہ مہینوں کی نفلی عبادات ص ۳۸-۴۰ میں اس ماہ کی کئی اور عبادات لکھی ہوئی ہیں۔ اس میں کوئی بھی عبادت اس ماہ میں خاص کرنے کی شرعی دلیل قرآن و سنت میں موجود نہیں ہے۔

جمادی الاول کے خطبات

① اچھی پ ا.

② زی اور بے ز

③ . ۔ کیسی ہے...؟

④ سید الملائکہ کی سید الانبیاء کو نصیحتیں

⑤ مقام حدیث، حفاظت حدیث

⑥ . صغیر میں فتنہ انکار حدیث، حدیث اور سائنس

اچھی پ ا.

ارشاد .ری تعالیٰ ہے:

''اورجان لوکہ یقیناًاللہ تعالیٰ جوتمہارے دلوں میں ہے اس کوجا ہے، پ
اس سے ڈرواورجان لوکہ بے شک اللہ تعالیٰ بے حدبخشنے والا،نہا۔
. د. رہے۔''

تمہیدی کلمات:

رسول اللہ ﷺ نے فرما۔:

تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پ ہے اور ہرشخص کواس کی کے مطابق .ا ملے گی۔

عمل خواہ کتنا ہی اچھا اورافضل ہولیکن اَ اچھی نہیں تو وہ عمل ضائع ہو جائے
گا۔معلوم ہوا ہرعمل کا ا. سزا ن کی پ ہے اچھی تو .ا اورا م اور
. ی سے کیا ہواعمل را ں اوراللہ کے ہاں وہ آدمی سزاوار ہوگا۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

'' دل کے ارادے اور قصد کو کہتے ہیں،قصد و ارادہ کا مقام دل ہے
ز. ن نہیں۔''

کیادل کی باتوں کا حساب ہوگا۔؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پ سورت بقرہ کی یہ آ ۔ ت ۔ زل ہوئی کہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے، وہ ۔ اللہ کی ملکیت میں ہے، تم اپنے دلوں کی ۔ ت ظاہر کرو ۔ چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب خود ہی لے لے گا پھر جسے چاہے گا معاف فرما دے گا اور جسے چاہے گا سزا دے دے گا اور اللہ ہر چیز پ قادر ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پ یہ ۔ ت ۔ڑی اں گذری چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ۔ مت میں حاضر ہوئے اور ٹ ں کے بل بیٹھ کر عرض کیا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اب ۔ جتنے اعمال ز، روزہ، جہاد اور صدقہ کا مکلّف بنا ۔ ے ہے، ہم ان کی طاقت نہیں ر ۔ تھے لیکن اب آپ پ جو آ ۔ ت ۔ زل ہوئی ہے، ہم میں اس کی طاقت نہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔ کیا تم وہی ۔ ت کہنا چاہتے ہوں جو تم سے پہلے یہودیوں اور عیسائیوں نے کہی تھی کہ ہم نے سن لیا لیکن ما گے نہیں تمہیں یوں کہنا چاہئے کہ ہم نے سن لیا اور ما گے بھی، پ وردگار! ہم آپ سے آپ کی مغفرت کے طلب گار ہیں اور آپ ہی کی طرف لوٹ کر جا ۔ ہے، چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہی کہنا شروع کر د ۔ کہ ہم نے سن لیا اور مانگیں گے بھی، پ وردگار! ہم آپ سے مغفرت کے طلب گار ہیں اور آپ ہی کی طرف لوٹ کر جا ۔ ہے۔ ۔ ۔ انہوں نے اس کا اقرار کر لیا اور ان کی ز ۔ نوں نے اپنی عا ۔ ی ظاہر کر دی تو اس کے بعد ہی اللہ نے یہ آ ۔ ت ۔ زل فرما دی آ من الرسول بما ا ۔ نل الیہ الی آ ۔ ہ کہ پیغمبر اور مومنین اپنے رب کی طرف سے ۔ زل

ہونے والی وحی پ ایمان لے آئے ان میں سے ہرا ایـ اللہ پ اس کے فرشتوں کتابوں، اور پیغمبروں پ ایمان لے آ ـ اور یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں روا ر ـ اور کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور ما گے بھی، پ وردگار! ہمیں معاف فرما تیری ہی طرف لوٹ کر جا ہے ۔ ۔ انہوں نے یہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے مذکورہ حکم کو منسوخ کرتے ہوئے یہ آ ـ ـ ۔ زل فرمادی کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی طاقت سے ۔ڑھ کر مکلّف نہیں بناتے، اس کے لئے وہی ہے جو اس نے کما ـ اور اسی کا و ـ ل ہے ۔

①②⑤ ⑨③④④

اچھی پ ا ۔ :

ابو ہر ـ ہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روا ـ ـ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما ـ :

کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرما ـ ہے کہ ۔ ۔ میرا بندہ ۔ ہ کا ارادہ کر ـ ہے تو ۔ ـ وہ اس پ عمل نہ کر لے اس کا ۔ ہ نہ لکھوا وہ اس پ عمل کر لے تو ا ۔ ہ لکھ لو اور ا وہ اس کو میری وجہ سے چھوڑ دے تو اس کے لئے ا نیکی لکھو، اور ۔ ۔ نیکی کا ارادہ کر ـ ہے تو ا نیکی لکھو اور ا وہ اس پ عمل کرے تو دس ۔ سے سات سو ۔ ـ لکھ لو۔

⑮ ①⑩⑤⑦

اس کی اچھی تھی اسے چھوڑ دو

یہ دوسری صدی ہجری کی ۔ ت ہے کہ خلیفہ ہارون الرشید کا نکاح اس کی چچازاد سے ہو ۔ ہے جس کا ۔ م امۃ العزیز ۔ ہے جس کو ملکہ زبیدہ بھی کہا جا ۔ ہے۔ یہ ۔ ڑی سمجھدار خاتون تھی اس نے کبھی بھی حاشیہ ۔ داروں کے کہنے پ فوری فیصلہ نہیں سنا یا تھا ا شاعر نے اس کی ۔ مت میں چند اشعار کہے ردیف وقافیہ اور الفاظ کی ۔ کیب میں شا وہ اپنا مافی الضمیر اچھی طرح بیان نہ کر سکا، مفہوم سے عظمت کی بجائے گستاخی عیاں تھی، حشم و ۔ م نے شاعر کی عبارت کو ملکہ کی بے ادبی محمول کیا اور اس کو گ فتار کر ۔ چاہا ملکہ نے کہا:

''اس کو ا ۔ ازکر دو کیو جس کی اچھی ۔ ت کہنے کی ہو اس سے لغزش ہو جائے ایسا شخص اس آدمی سے بہتر ہے جس کی ۔ ی ہو وہ ۔ ت اچھی کرے۔''

ملکہ زبیدہ نے رب راضی کرنے کی سے نہر کھدوا دی

ملکہ زبیدہ حج کے لیے مکہ مہ گئی وہاں دیکھا کہ حجاج اور اہل مکہ پ نی کی عدم د ۔ یابی کی وجہ سے سخت پ یشان ہیں۔ لہذا اس نے ا نہر کھدوانے کا فیصلہ کیا، مکہ سے پینتیس کلو ۔ ٹ شمال مشرق میں وادی ۔ ۔ ۔ کے جبال اوطاد سے نہر نکالنے کا پ وَ ام بنا، ا نہر جس کا پ نی جبال قرا سے وادی نعمان کی طرف جا ۔ تھا اسے بھی نہر زبیدہ میں شامل کر لیا ۔ ، اس کے علاوہ منیٰ کے جنوب میں صحرا کے مقام پ ا ۔ تالاب بیر زبیدہ کے ۔ م سے تھا، جس میں ۔ رش کا پ نی جمع ہو ۔ اس سے

کاریوں کے ذریعے پانی نہر میں لے جایا جاتا۔ پھر وہاں سے ایک چھوٹی نہر مکہ مکرمہ کی طرف اور ایک عرفات کے میدان میں مسجد نمرہ تک لے جائی گئی، اس منصوبے پر ستر ہ لاکھ دینار خرچ ہوئے۔ انجینئرز نے کہا کہ اس پر ایک خطیر رقم لگے گی، تو جواب کہنے لگی:

''تم کام پر لگ جاؤ اگر ہر کدال کی ہر ضرب پر ایک دینار ہی کیوں نہ خرچ ہوں''

اس کی تکمیل ہوئی تو ملکہ دریائے دجلہ کے کنارے اپنے محل میں تھی، انتظامات کے وہ تمام کاغذات لیے اور دریا میں ڈال دیے اور کہنے لگی: اے اللہ! میں نے اس کا کوئی حساب نہیں لیتی تو مجھ سے قیامت کے دن کوئی حساب نہ لینا۔

کی نیکی اعلیٰ اور بڑا درجہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا تین چیزوں کے متعلق قسم کھاتا اور تم لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہوں تم لوگ یاد رکھنا:

پہلی یہ کہ کسی صدقہ ۔ خیرات کرنے والے کا مال صدقے ۔ خیرات سے کبھی کم نہیں ہوتا دوسری یہ کہ کوئی مظلوم ایسا نہیں کہ اس نے ظلم پ صبر کیا ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی عزت نہ بڑھا تیسری یہ کہ جو شخص اپنے اوپ سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے فقر ومحتاجی کا دروازہ کھول دیتے ہیں ۔ اسی طرح کچھ فرمایا چوتھی بات یہ ذکر لوکہ د چار اقسام کے لوگوں پ مشتمل ہے ایسا شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دونوں دولتوں سے نوازا ہو اور وہ اس میں تقوی اختیار کرتا ہے وہ شخص جسے علم تو دیا لیکن دو سے نہیں نوازا چنانچہ وہ صرف دل کے ساتھ اپنی اس تمنا کا اظہار کرے کہ کاش میرے پس دو ہوتی جس سے میں فلاں شخص کی طرح عمل کرتا ان دونوں شخصوں کے لئے ا۔ ا۔ وثواب ہے ایسا مالدار جو علم کی دو سے محروم ہوا اور اپنی دو کو جائز جھگوں پ خ چ کرے وہ اس کے کمانے میں اللہ کے خوف کو ملحوظ رکھے اور نہ اس سے صلہ رحمی کرے اور نہ ہی اس کی زکوۃ وغیرہ ادا کرے یہ شخص سے بدتر ہے ایسا شخص جس کے پس نہ دو ہے کہ اور نہ علم لیکن اس کی تمنا ہے کہ کاش میرے پس دو ہوتی تو میں فلاں کی طرح خ چ کرتا یہ شخص بھی اپنی کا مسؤل ہے اور ان دونوں کا وہ بھی ا۔ ہے۔

اچھی جما ۔ کا ثواب:

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا ۔ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما :

جو شخص اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے لیے نکلے اور . وہاں پہنچے تو دیکھے کہ لوگ ز سے فارغ ہو چکے ہیں (یعنی جما ۔ ہو چکی ہے) تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی اتنا ہی ثواب دیں گے جتنا اس شخص کو ہے۔ جس نے جما ۔ کے ساتھ ز پڑھی ہو۔ اور جما ۔ سے ز پڑھ چکنے والوں کے ا. میں بھی کچھ کمی نہ ہو گی۔

⑤⑥④

جما ۔ میں سستی پ وعید:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

جو آدمی یہ چاہتا ہو کہ وہ کل اسلام کی حا - میں اللہ تعالیٰ سے قات کرے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان ساری زوں کی حفاظت کرے جہاں سے انہیں پکارا جا- ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہدا- کے طر متعین کر دیئے ہیں اور یہ زیں بھی ہدا- کے طر ں میں سے ہیں اور اَ تم اپنے گھروں میں ز پڑھو جیسا کہ یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو تم نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طر کو چھوڑ دیا ہے اور اَ تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طر کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور کوئی آدمی نہیں جو پ کی حاصل کرے پھر ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کی طرف جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے ہر قدم پ جو وہ ر- ہے ا- نیکی لکھتا ہے اور اس کے ا- درجے کو بلند کر- اور اس کے ا- ٔہ کو مٹا دیتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ منافق کے سوا کوئی بھی ز سے پیچھے نہیں رہتا تھا کہ جس کا ق ظاہر ہو جا- اور ا- آدمی جسے دو آدمیوں کے سہارے لا- جا- تھا یہاں- کہ اسے صف میں کھڑا کر دیا جا-۔

⑥⑤④

سے تہجد کا ثواب:

ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا- ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرما-:

جو بستر پ آئے اور اس کی یہ ہو کہ اٹھ کر ز پڑھوں گا۔ پھر اس پ نیند کا غلبہ ایسا ہوا کہ سوتے سوتے صبح ہوگئی تو اس کو جس عمل (ز تہجد) کی اس نے کی اس کا ثواب بھی ملے گا اور اس کی نیند رب کی جا۔ سے اس پ صدقہ ہے۔

①⑦⑧⑥

عشا اور فجر جما ۔ پڑھنے سے تہجد کا ثواب:

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مغرب کی ز کے بعد مسجد میں داخل ہوئے اور اکیلے بیٹھ گئے تو میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا تو انہوں نے فرمایا اے میرے بھتیجے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس آدمی نے عشاء کی ز جما ۔ کے ساتھ پڑھی تو گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس آدمی نے صبح کی ز جما ۔ کے ساتھ پڑھی تو گویا کہ اس

نے ساری رات قیام کیا۔

⑥⑤⑥

جہادکا۱. :

حضرت جا. رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا۔ ہے کہ ہم کسی غزوہ (تبوک) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

مدینہ میں کچھ لوگ ہیں جنہیں بیماری نے روک رکھا ہے لیکن جس جگہ سے تم ۔رتے ہو۔ کسی وادی کو طے کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہوتے ہیں۔

①⑨①①

جہادکی نہ کر۰:

حضرت ابو ہر۔ہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا۔ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

جس کی موت واقع ہوگئی اور اس نے جہاد کیا اور نہ اس کے دل میں اس کی تمنا ہوئی تو وہ ق کے شعبہ پ مرا' ابن سھم کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ یہ ہم خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایسا معاملہ

تھا

①⑨①⑩

کی:یدِ شہادت کا ثواب:

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما یا:

جس نے اللہ سے صدق دل سے شہادت مانگی تو اللہ اسے شہداء کے مرتبہ پہنچا دیں گے اگر چہ وہ اپنے بستر پ ہی مر جائے

①⑨①⑨

حضرت عبداللہ بن عتیک فوت ہوئے تو ان کی بیٹی نے کہا:

مجھے امید ہے کہ آپ (عنداللہ) شہید ہی ہوں گے کیو آپ نے سامان جہاد تیار کر

رکھا تھا۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کی کے بقدر ثواب فرما گے اور تم لوگ شہادت کا مطلب کیا سمجھتے ہو؟ کیا راہِ اللہ میں قتل ہو جا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راستہ میں مارے جانے کے علاوہ سات طرح کی شہادت اور ہے۔ ا وہ جو طاعون کی بیماری میں مرے۔ دوسرے وہ جو پانی میں ڈوب کر مرے۔ تیسرا وہ جو ذات الجنب کی بیماری سے مرے۔ چوتھا پیٹ کی بیماری میں مرنے والا۔ پانچواں جل کر مرنے والا۔ چھٹا چھت دیوار کے نیچے دب کر مر جانے والا۔ اور ساتویں وہ عورت جو زچگی کی حا میں فوت ہو جائے۔ یہ شہید کہلا گے۔

①①①③

لوگوں کو نیتوں پہ اٹھایا جائے گا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ کعبہ پہ ایک لشکر حملہ کرے گا۔ وہ بیدا کھلے میدان میں پہنچیں گے، تو اول سے اخیر میدان میں دھنسا دیئے جا گے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے میں نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر وہ ابتداء سے

انتہا۔ دھنسا دیئے جا گے۔ کہ ان میں زار ہوں گے اور وہ لوگ ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہوں گے آپ نے فرمایا کہ اول سے آ۔ دھنسا دیئے جا گے پھر ان میں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

۲۰۱۰۸

زی اور بے ز

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

''اے نبی (ﷺ) کہہ دیجئے میرے ان بندوں سے جو ایمان لائے کہ قائم کریں ز اور چ کریں اس مال سے جو ہم نے ان کو دیہے، اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ ید وفرو تہ ہو گی اور نہ دوستی کام آئے گی۔''

تمہیدی کلمات:

ا ن کی تخلیق کا مقصد عبادت ہے اور عبادات میں اہم ترین عبادت ز ہے یہ وہ فریضہ ہے جس کے متعلق . سے پہلے . ز پس ہو گی۔ ز دین کا ستون ہے، . تہ کی کنجی، ارکان اسلام میں سے ا اور بندہ مومن اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی چیز ہے۔ اسی لیے دور رسا تہ میں مسلمان ہونے والے کو . سے پہلے ز سکھائی جاتی تھی۔ ز آنکھوں کی ٹھنڈک اور تمام صغیرہ َ ہوں کو مٹا دینے والی ہے اور ز کی ادائیگی عمر کے دسویں سال کے بعد فرض ہو جاتی ہے اور ز ندگی کے آ ی لمحات تہ ہر صورت میں ادا کرنے کا حکم ہے۔

فضائل زقرآن کی روشنی میں

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

''اور ز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو''

''اے نبی (ﷺ) کہہ دیجئے میرے ان بندوں سے جو ایمان لائے کہ قائم کریں ز اور چ کریں اس مال سے جو ہم نے ان کو دیہے، اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ ی وفرو تہ ہو گی اور نہ دوستی کام آئے گی۔''

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

''بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور انہوں نے ز قائم کی اور جو ہم نے دیا اس سے چھپا کر بھی اور علا بھی چ کیا، وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں، جو کبھی خسارہ نہ دے گی۔ ان کو اللہ کریم ان کا لہ پورا دے گا۔ اور اپنے فضل سے انہیں زیدہ بھی دے گا، بے شک وہ

ٹ ا بخشنے والا مہر ن ہے۔''

''اے پیغمبر (ﷺ) کہہ دیجئے کہ بے شک میری ز، میری قر نی، میری ز گی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔''

''اے ایمان والو! مدد طلب کرو (ہم سے) ذریعہ صبر کے اور ز کے بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

'' ز پڑھو، اور زکوۃ دو، اور اطا ت کرو رسول اللہ ﷺ کی ت کہ تم پ رحم کیا جائے۔''

''اور جو پ وردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے (مصائ پ) صبر کرتے ہیں

'اور ز پڑھتے ہیں' اور جو (مال) ہم نے ا دیہے' اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر چ کرتے ہیں' اور نیکی کے ذریعے . ائی کو دور کرتے ہیں' یہی لوگ ہیں جن کیلئے عاقبت کا گھر ہے' ہمیشہ رہنے کے . غات جن میں وہ داخل ہونگے اور فرشتے ہر دروازے سے ا پس آ گے (کہیں گے) تم پ رحمت ہو یہ تمہارے صبر کا . لہ ہے اور عاقبت کا گھر کیا خوب ہے۔''

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پ ک میں ارشاد فرما ہے:

''وہ ایسے لوگ ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی پ کی بیان کرتے ہیں، ان کو اللہ کی د کرنے اور ز پڑھنے اور زکوۃ دینے سے نہ کوئی سودا ی روکتی ہے اور نہ ی وفرو ت ۔ ان کو اس دن کا خوف لگا رہتا ہے جس میں دل اور آنکھیں ا ٹ جا گے۔''

فضائل زحدی ث کی روشنی میں

ز اسلام کا رکن

حضرت ابوہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرما: اسلام کی ی دیں (ارکان) پ نچ ہیں: ① اس . ت کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود . حق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ ② ز قائم کر ③ زکوۃ ادا کر ④ رمضان کے روزے رکھنا ⑤ ی ت اللہ کا حج کر (ا استطا ت حاصل ہو جائے)

روز قیامت . سے پہلا سوال

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روا۔ ۔ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

بندے (کے حقوق اللہ) کے حساب کے وقت پہلا حساب ز کا ہو گا، ا َ وہ صحیح ہوئی تو اس کے .قی عمل بھی در ۔ ہوں گے اور ا َ یہی در ۔ نہ ہوئی تو اس کے .قی اعمال بھی در ۔ نہیں ہوں گے۔''

َ ۔ ہوں کے کفارے کے لیے بہترین چیز ز

حضرت ابو ہر۔ رہ رضی اللہ عنہ سے روا۔ ۔ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

'' دیکھو ا َ کسی کے دروازے پ ا۔ نہر بہتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پ نچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے .ن پ میل .قی رہ جائے گی۔ عرض کیا َ ۔ نہیں .لکل نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔ اسی طرح پ نچوں ز وں کی بھی مثال ہے کہ اللہ تعالی ان کی . ۔ سے َ ۔ ہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

سات سال کے بچے کو ز کا حکم دو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''. . بچہ سات سال کا ہو جائے، تو اسے ز کی تلقین کرو، اور . . دس سال کا ہو جائے، تو اسے مار کر پڑھاؤ اور دس سال کی عمر میں ان کے بستر بھی الگ کر دوا ساتھ نہ ٹ پ ''

ز کے ذریعہ سکون

''سید سالم بن ابی جعد ؓ سے روا ت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''اے بلال! ہمیں ز سے را ت پہنچاؤ۔''

ا ا ری صحابی نے اپنی لونڈی سے کہا کہ پ نی لاؤ میں ز پڑھ کر سکون حاصل کروں ۔ والوں کو تعجب ہوا تو اس نے فرما یہ تو نبی ﷺ نے حضرت بلال ا کو فرما تھا:

''اے بلال اٹھو ہمیں ز کے ذریعہ سکون پہنچاؤ۔''

زی سے اللہ کا خوش ہو

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا:

بلاشبہ اللہ تعالیٰ جما ۔ ز (پڑھنے والوں) سے خوش ہوتے ہیں۔''

زی اللہ کی حفاظت میں

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے صبح (کی ز) جما ۔ ادا کی تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری (حفاظت) میں ہے سو جس نے اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری توڑی تو وہ اسے (دوزخ کی) آگ میں اوندھا ڈال دیں گے۔''

زاللہ اور بندے کے درمیان رابطہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یقیناً ۔ بندہ ز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو گویا وہ اپنے رب سے مناجات (سرگوشی) کرتا ہے۔''

چالیس دن جما ۔ کا زی کو دوام

سید· انس بن مالک ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما ۔:

''جس نے ۴۰ دن ۔ تکبیر اولیٰ کے ساتھ ۔جما ۔ ز ادا کی اس کے لیے دو چیزوں سے آزادی لکھی جاتی ہے آگ سے اور ق سے ۔''

نبی ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک

رسول اللہ ﷺ نے فرما ۔:

تمھاری د سے مجھے عورتیں اور خوشبو ز ۔دہ پسند ۔ ہ ہیں اور ز میری آنکھوں کی ٹھنڈک (اور دل کا سکون) ہے ۔''

معلوم ہوا ز ا ن کو را ۔ ،سکون واطمینان بخشتی ہے ز تمام مشکلات کا حل ہے

رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا۔

''آپ ﷺ کو ۔ ۔ بھی کوئی مشکل پیش آتی تو آپ ز پڑھتے ۔''

ز قرب الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے

سید· ابو ہر ۔ہ ؓ سے روا ۔ ۔ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما ۔:

''بندہ حا ۔ سجدہ میں اپنے رب کے . سے زیدہ قریں ہوتا ہے لہٰذا (سجدے میں) کثرت سے دعا کیا کرو۔''

حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیدہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پ فرض کی ہیں (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے ز، روزہ، حج، زکوۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا ند ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔''

ز ت کا ذریعہ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ز کا ذکر کیا اور فرمایا:

''جس نے ان (زوں) کی حفاظت (پ بندی) کی تو یہ (زیں) اس کے لیے نور، دلیل اور قیامت کے دن ت ہوں گی''

مسند أحمد (۲/۱۶۹) سنن الدارمی (۲۷۲۱) شعب الإیمان للبیہقی (۲۸۲۳)

زآدمی کو َ ہوں سے پ ک کر دیتی ہے

سید ابوذر رضی اللہ عنہ سے روای ت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موسم سرما میں ای دن ہر نکلے ۔ کہ درختوں کے پتے َ رہے تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ای در ت کی دو ٹہنیاں پکڑیں تو پتے َ نے لگے (راوی) کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ ''اے ابوذر'' میں نے عرض کیا حاضر اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمای:

''یقیناً مسلمان بندہ ۔ ز پ ڑھتا ہے اور مقصود اللہ کی خوشنودی ہوتی ہے تو اس کے َ ہ اس طرح َ تے ہیں جس طرح اس در ت کے پتے َ رہے ہیں۔''

اس کو شیخ شعیب الأرنووط نے حسن لغیرہ کہا ہے

زپتوں کے َ نے کی طرح َ ہ ادیتی ہے

حضرت ابوعثمان کہتے ہیں کہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ای در ت کے نیچے تھا، انہوں نے اس در ت کی ای خشک ٹہنی (شاخ) پکڑ کر اس کو حر ت دی جس سے اس کے پتے َ گئے، پھر مجھ سے کہنے لگے اے ابوعثمان! تم نے مجھ سے یہ نہ پوچھا، کہ تم نے یہ کیوں کیا، میں نے کہا بتا دیجئے، ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے کہا، میں ای دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ای در ت کے نیچے تھا، تو آپ نے بھی در ت کی ای خشک ٹہنی پکڑ کر ایسے ہی کیا تھا جس سے اس ٹہنی کے پتے جھڑ گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمای، کہ سلمان پوچھتے نہیں، کہ میں نے اس

طرح کیوں کیا، میں نے عرض کیا فرمایئے، آپؐ نے ایسا کیوں کیا؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

''. مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر پنجوں زیں پڑھتا ہے تو اس کی خطا اس سے ایسے ہی جاتی ہیں، جیسے یہ پتے تے ہیں، پھر آپ نے قرآن کریم کی آیۃ تلاوت فرمائی۔''

ہوں کا کفارہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایۃ ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''پنج زیں ان ہوں کو مٹا دیتی ہیں جو ان زوں کے درمیان ہوتے ہیں اور اسی طرح جمعہ دوسرے جمعہ تک ہوں کو مٹا دیتا ہے بشرطیکہ کبیرہ ہوں کا ارتکاب نہ کیا ہو۔''

زنور ہے

حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایۃ ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'' زنور ہے۔''(جس کے ذریعے مومن روز قیامت روشنی حاصل کرے گا۔

اللہ کی بخشش کا وعدہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''سید. عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روای۔ ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے پنج زیں فرض کی ہیں پس جس نے اچھا وضو کیا، ان کو خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھا، ان کا رکوع پورا کیا تو اس زی کے لیے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اس کو بخش دے گا۔''

پنج زیں اور پچاس کا ثواب

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ث. معراج نبی کریم ﷺ پ پچاس زیں فرض کی گئیں تھیں پھر پنج زوں۔ کمی کر دی گئی اس کے بعد اعلان ہوا کہ

''اے محمد! بلاشبہ میرے ۔۔د۔ قول کو تبدیل کر۔ نہیں ہے (یعنی زیں پچاس ہی ہیں) اور تمھارے لیے ان پنج زون کے . لے پچاس کا ہی ثواب ہوگا۔''

جما ۔ زکی اہمیت

ا ز ستا ۔ ثواب

ابن عمر رضی اللہ عنہ روا ۔ کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔:

''کہ بلا عذر شرعی، مسلمانوں کی جما ۔ سے الگ تھلگ اکیلے ز پڑھنے والے کی ز کے مقابلہ میں جما ۔ کی ز ستا درجے ز ۔ دہ فضیلت ر ۔ ہے۔''

آدھی رات قیام کا ثواب

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

''جس شخص نے عشاء کی ز ۔ جما ۔ ادا کر لی وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے آدھی رات قیام کر لیا''

۔رک زکا ا م قرآن کی روشنی میں

قرآنِ مجید کی سورت مدثر آ ۔ ۴۳ میں ہے کہ جنتی لوگ جہنم میں داخل ہونے والے لوگوں سے پوچھیں گے کہ تم کن اعمال کی بنا پ دوزخ میں ڈالے گئے ہو، تو وہ اپنے . ائم کی فہر ۔ میں اس چیز کو ں طور پ بیان کریں گے کہ:

○

''ہم زنہیں پڑھا کرتے تھے۔
اس سے ش. ۔ ہوا کہ بے زضرور جہنم میں جا گے۔

''اور زکو قائم رکھو، اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔''

''کھاؤ اور تھوڑا بہت فائ ہ اٹھاؤ بیشک تم مجرم ہو، اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلا ۔ ہے اور . ان کو رکوع (ز) کے لیے کہا جا۔ ہے تو رکوع نہیں کرتے۔'' (یعنی زنہیں پڑھتے۔)

۔رک زکا ام حدی۔ ش کی روشنی میں

بندے اور شرک وکفر کے درمیان فرق کرنے والی

ز کے ادا کرنے میں سستی اور کاہلی ق کی علامت اور اس کا ۔ک کفر کی نی بتائی گئی ہے۔ بے ز ا ن روز قیامت جہنم کے عذابوں سے دوچار ۔ک صلاۃ کی وجہ سے کیا جائے گا۔ حضرت جا. رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''بندے اور شرک وکفر کے درمیان زچھوڑ دینے ہی کا فاصلہ ہے۔''

بے زکا حکم ہے

حضرت . ۔ ہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ فرماتے تھے

کہ:

وہ عہد جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے وہ ز ہے جس نے اسے چھوڑ دیا وہ کافر ہو گیا۔''

بے ز فرعون کا ساتھی

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ز کا ذکر فرمایا، اور یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص ز پر محافظت کرے، تو ز اس کے لیے قیامت کے دن نور ہو گی۔ اور حساب پیش ہونے کے وقت حجت ہو گی۔ اور ت کا ش ہو گی، اور جو شخص اس کی حفاظت نہ کرے گا اس کے لیے قیامت کے دن نہ نور ہو گی، نہ حجت ہو گی اور نہ ت کا ذریعہ، اور اس کا حشر قارون، فرعون، ہامان، اور ابی بن خلف جیسے کفار کے ساتھ ہو گا۔''

بے ز میدان محشر میں ذ ت میں

''جس دن پنڈلی کھولی جائے گی، اور لوگوں کو سجدہ کی طرف بلا یا جائے گا تو یہ لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے، ان کی آنکھیں ذ ت و ا مت کی وجہ سے نیچی ہونگی، اس لیے کہ یہ لوگ سجدہ کی طرف بلائے جاتے تھے، اور وہ صحیح سالم تھے یعنی اس پ قادر تھے۔''

حضرت کعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں، کہ یہ آ ت پنچوں زوں کے ر ے میں ا ی ہے جہاں اذان دی جاتی ہو۔اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص اذان سن کر ز میں حاضر نہ ہو قیامت کے دن . اللہ تعالیٰ کی ز رت ہو گی اور مسلمان لوگ سجدہ کریں گے تو بے ز کفار و منافقین کی طرح سجدہ نہ کر سکیں گے، اور ان کی پیٹھ تختہ کی طرح ہو جائے گی۔

بے ز ہلا ت میں

''کھاؤ اور تھوڑا بہت فا ہ اٹھاؤ بیشک تم مجرم ہو، اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ویل ہے اور . ان کو رکوع (ز) کے لیے کہا جا ہے تو رکوع نہیں کرتے۔'' (ز نہیں پڑھتے)

بے ز اللہ کے ذمہ سے . ی

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

’’ میرے خلیل (آپ ﷺ) نے مجھے وصیت کی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ تمھارے ٹکڑے کر دیے جائیں اور جلا دیئے جائیں اور فرض نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑنا پس جس نے فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑی تو بلاشبہ اس سے (اللہ تعالیٰ کا) ذمہ ختم ہو گیا اور شراب (مئے) نوشی مت کرنا اس لیے کہ یہ ہر شر کی کنجی ہے۔

زکوٰۃ نہ دینے والا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے زکوٰۃ کو اس کا وقت ٹال کر پڑھا اور اس کا وضو بھی اچھا نہ کیا اور دل کو بھی حاضر نہ رکھا اور رکوع وسجدہ کو خوب تسلی اور اطمینان سے پورا نہ کیا تو نماز وہ نماز رخصت ہوتی ہے تو کالی بھجنگ ہوتی ہے (یعنی نور و روشنی سے خالی ہوتی ہے) پھر وہ نماز اس نمازی کو کہتی ہے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا ہے، اللہ تعالیٰ اس طرح تجھے ضائع کرے یہاں تک کہ نماز تھوڑی سی اوڑھ ہوتی ہے جس قدر کہ اللہ پاک کو منظور ہوتا ہے پھر اس نماز کو چیتھڑوں میں لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر (فرشتے) مار دیتے ہیں۔‘‘

بے نمازی شیطان کا قیدی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’. . تم میں سے کوئی شخص سوجاتا ہے‘تو شیطان اس کے سر کے پچھلے حصے پ
تینَ ہیں لگا دیتا ہے ہرَ ہ کو ان لفظوں سے بند کرتا ہے‘‘’’بہت لمبی رات
ہے سو رہ۔‘‘اَ وہ بیدار ہوکر اللہ کا ذکر کرے تو ا یَ ہ کھل جاتی ہے۔پھر
اَ وضو کرے تو دوسریَ ہ کھل جاتی ہے،پھراَ ز پڑھے تو تمامَ ہیں کھل
جاتی ہیں اور وہ ہوشیار اور پ کیزہ ہوجاتا ہے‘وَ نہ اس کی صبح اس عالم میں
ہوتی ہے کہ وہ ٠ پ ک دل اور سست ہوتا ہے۔‘‘

بے ز اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:
رسول اللہ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ز کے علاوہ اعمال میں سے کسی چیز کو چھوڑ٠ بھی کفر نہیں سمجھتے تھے۔
حضرت عمر فرماتے ہیں کہ:’’ ز چھوڑنے والے کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں‘‘

بے زائمہ کرام رضی اللہ عنہم کی میں

شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کے ٠د ی بے ز کا جنازہ نہ پڑھا جائے اور نہ ہی اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے
سید علی ہجویری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ز اللہ تعالیٰ کا فرض ہے اس کا ترک ولی کو کجا ت بھی نہیں پ ئے گا۔

۔۔ کیسی ہے...؟

ارشاد ۔ری تعالی ہے:

''سوکسی کومعلوم نہیں کہ جونعمتیں ان کے لئے چھپا رکھی ہیں ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے ۔لہ ہے اس کا جو وہ کرتے تھے۔''

تمہیدی کلمات:

مؤمن کا ساری زۡ گی قانونِ الٰہی کی پ سداری کرنے،حکم الٰہی ماننے، ۡ ات سے بچنے اوراعمال سیئہ کو ۡ ک کر کے اعمال صالحہ کواپنانے کے پیچھے ا ہی مقصد کارفرما ہے وہ ہے ۔۔ کا حصول۔جس ۔۔ کے حصول کے لیے مؤمن اس قدر محنت ومشقت کرۡ ہے اوراپنے خیالات و ۔ ۡ ت کو پ بند ۡ او ۡ کرۡ ہے اس کے ۔ رے معلومات کرۡ کہ وہ کیا ہے۔ کہ اس کو پ نے میں مزید دھیان لگے اور اس کو پ نے کے لیے اپنی ہر خواہش کو پس پشت ڈال سکے،بہت ضروری ہے۔ا نی عقل ۔۔ کی حقیقت کو سمجھنے میں قاصر ہے،۔ ہم اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق کچھ وضا ۔ فرمائی ہے جسے ہم ۔۔ کے متلاشیوں کے لیے ذکر کرتے ہیں۔

۔۔ کا تعارف

حضرت ابوہر یہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روای۔ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے

فرمایا :اللہ عزوجل نے فرمایا :میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے (ایسی ایسی چیزیں) تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گزرا اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے:

''سو کسی کو معلوم نہیں کہ جو نعمتیں ان کے لئے چھپا رکھی ہیں ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے بدلہ ہے اس کا جو وہ کرتے تھے۔''

البتہ جنت کو دیکھنے کے بعد ہی صحیح طور پر اندازہ ہوگا کہ جنت کس قدر عظیم الشان اور کس قدر نعمتوں سے لبریز اور وسیع ترین ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور جب تم جنت کو دیکھو گے تو ہر طرف نعمتیں ہی نعمتیں اور بڑی عظیم الشان سلطنت کا سروسامان تمہیں نظر آئے گا۔''

[illegible] (سلامتی والا گھر)

''اور اللہ تعالیٰ تمہیں دار السلام کی طرف دعوت دے رہا ہے جسے وہ چاہتا ہے، سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔''

[illegible] (نعمتوں بھری جنت)

''اور آگے والے تو آگے والے ہی ہیں وہی تو مقرب لوگ ہیں نعمتوں بھری جنتوں میں رہیں گے۔''

(سدا بہار جنتیں) ۳

''اہل ایمان کے لیے سدابہار جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہاں وہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز رنگ کے باریک ریشم اور اطلس و دیبا کے کپڑے پہنیں گے اور اونچی مسندوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے بہترین اجر اور اعلیٰ درجہ کی جائے قیام۔''

(امن کی جگہ) ۴

''بے شک متقی لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے، باغوں اور چشموں میں رہیں گے۔''

(آخرت کا گھر) ۵

''آ ت کا گھر ہی بہتر ہے ان لوگوں کے لیے جنھوں نے تقویٰ اختیار کیا، کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں ت۔''

[illegible] (قرار کی جگہ)

''اے میری قوم کے لوگو! یہ د کی ز گی تو بس چند روزہ ہے۔ قرار کی جگہ تو آ ت ہی ہے۔''

[illegible] (متقی لوگوں کا گھر)

''. متقی لوگوں سے پوچھا جا ہے کہ تمھارے رب کی طرف سے کیا ·زل کیا ہے تو وہ کہتے ہیں ''بہترین چیز ا ی ہے۔'' ایسے نیک لوگوں کے لیے اس د میں بھلائی ہے اور آ ت کا گھر تو ان کے لیے بہت ہی اچھا ہے کیا ہی اچھا ہے متقی لوگوں کا گھر (دارالمتقین)۔''

[illegible] (رہنے والے غات) ہمیشہ کے غات

''لیکن وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے تو ان کے لیے غات ہیں رہنے کے بطور مہمانی. لے ان کے جو وہ عمل کرتے تھے۔''

۹ [illegible] (بہشت . یں)

''پس جس شخص کو اس کا· مہ اعمال دا ہاتھ میں دی َ وہ تو کہے گا لو تم میرا· م اعمال پ ڑھو بلاشبہ مجھے یقین تھا کہ میں اپنے حساب سے ملنے والا ہوں، پس وہ پسندی ہ زن گی میں بہشت . یں میں ہو گا جس کے پھل قری . ہوں گے،(کہا جائے گا) تم کھاؤ اور پیو خوش رہو ان (نیک اعمال) کے . لے جو تم نے َ شتہ ای م میں آگے بھیجے۔''

۱۰ [illegible] (بہشت اعلیٰ)

''اور وہ لوگ جو اپنی زوں پ حفاظت کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہوں گے فردوس و بہشت اعلیٰ کے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

سید· عبادہ بن صامت ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول کائنات ﷺ نے فرمایا:

''. · ۔ میں سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان آسمان اور زمین

جتنا فاصلہ ہے اور فردوس ان درجات سے . سے اعلیٰ درجہ ہے وہاں سے .'- کی چاروں نہریں پھوٹتی ہیں اور اس کے اوپ رب رحمان کا عرش ہے پس . تم اللہ سے .'- کا سوال کرو تو فردوس کا کرو۔''

.'- کے درجات

ارشاد .ری تعالیٰ ہے:

''اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پ اللہ تعالیٰ نے درجوں میں بہت فضیلت دے رکھی ہے اور یوں تو اللہ تعالیٰ نے ہرا کو خوبی اور اچھائی کا وعدہ دیہے لیکن مجاہد کو بیٹھ رہنے والوں پ بہت .ڑے ا. کی فضیلت دے رکھی ہے۔''

''جو لوگ اپنے رب سے ڈر کر رہے، ان کے لیے بلند عمارتیں منزل بہ منزل بنی ہوئی ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کی کبھی بھی خلاف ورزی نہیں کرتا۔''

سید. ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرما:

’’. ۔ میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت کا فرق ہے۔‘‘

. ۔ میں درجات اہل ایمان کی پختگی ، ۔ قدمی، خشیت الٰہی ، تعلق . للہ کے اعتبار سے ہوں گے جوا ن ایمان میں جس قدر مضبوط ہوگا اس کا درجہ اتنا او اورشا ار ہوگا۔

سید ابوسعید ری t سے روا ۔ ہے کہ رسول اللہ a نے فرما:

’’جنتی لوگ اپنے سے او پ والے محلات کے جنتیوں کو دیکھیں گے تو یوں محسوس کریں گے جیسا کہ دور آسمان کے مشرقی ۔ مغربی کنارے پ کوئی ۔ را چمک رہا ہے اتنا فاصلہ جنتیوں کے . ہمی درجات کے فرق کی وجہ سے ہوگا۔‘‘

صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: ۔ رسول اللہ ﷺ! اس بلند و . لا مقام پ ا ۔ یٔ علیہم السلام کے علاوہ اور کون پہنچ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشادفرما: ’’کیوں نہیں ، پہنچیں گے ، مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ درجے تو ان لوگوں کے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پ ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔‘‘

سید عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کائنات ﷺ نے فرما:

’’.ۃ میں سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان آسمان اور زمین جتنا فاصلہ ہے اور فردوس ان درجات سے . سے اعلیٰ درجہ ہے وہاں سے .ۃ کی چاروں نہریں پھوٹتی ہیں اوراس کے اوپ رب رحمان کا عرش ہے پس . تم اللہ سے .ۃ کا سوال کروتو فردوس کا کرو۔‘‘

.ۃ کے محلات ومکانات

سید. ابوہریہ رضی اللہ عنہ سے روایۃ ہے کہ میں نے عرض کیا:

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ’’پانی سے‘‘ ہم نے عرض کیا: .ۃ کسی چیز سے بنائی گئی ہے۔؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا:’’ اس کی ایا چاندی کی ہے، ایا سونے کی ، اس کا سیمنٹ تیز خوشبووالی کستوری ہے، اس کے

سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں، اس کی مٹی زعفران ہے۔ جو شخص اس میں داخل ہوگا وہ عیش کرے گا کبھی تکلیف نہیں دیکھے گا ہمیشہ زندہ رہے گا، کبھی موت نہیں آئے گی، اہل جنت کے کپڑے کبھی بوسیدہ نہیں ہوں گے، ان کی جوانی کبھی ختم نہیں ہوگی۔''

جنت کے خیمے

اہل جنت کے لیے محلات کے علاوہ خیمے بھی ہوں گے جن میں اہل جنت کی حوریں قیام پذیر ہوں گی۔

''جنتیوں کے لیے خیموں میں حوریں ٹھہرائی گئی ہوں گی۔ پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے۔''

سیدنا ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک مومن کے لیے جنت میں موتی کا ایک خولدار خیمہ ہوگا اس کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی، اس خیمہ کے ہر کونے میں مومن کی بیویاں ہوں گی، مومن ان بیویوں کے پاس چکر لگاتا رہے گا، لیکن محل کی وسعت اور لمبائی کی وجہ سے وہ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھ نہیں سکیں گے۔''

.ت کی نہریں

''پ ہیز گارلوگوں سے جس .ت کا وعدہ کیا
َ ہے اس کی شان تو یہ ہے کہ اس میں پ نی کی نہریں (مفرح،صحت افزا)
جو . بو کرنے والا نہیں اور دودھ کی نہریں ہیں جن کا مزہ نہیں . لا اور شراب کی
نہریں ہیں جن میں پ ی والوں کے لیے .ڑی لذت ہے اور نہریں ہیں شہد کی
جو بہت صاف ہیں۔''

سید. حکیم بن معاویہ اپنے .پ سے روای.ت کرتے ہیں اور ان کے .پ نبی ﷺ سے
بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمای.:

''.ت میں پ نی ، شہد، دودھ اور شراب کی نہریں ہیں اور ان نہروں سے
(چھوٹی) نہریں نکلیں گی جو جنتیوں کے محلات کی طرف جا گی۔''

سید. عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمای.:

''کوث .ت میں ای نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اس

کا پ نی موتی اور یقوت پ بہتا ہے اس کی مٹی مشک سے ز یدہ خوشبودار ہے اس کا پ نی شہد سے میٹھا اور . ف سے ز یدہ سفید ہے۔''

.ت کے چشمے اور آ ث ریں

اہل .ت کے لیے ہر دم رواں دواں پ نی کے خوبصورت چشمے اور ت.تی آ ث ریں بھی ہوں گی۔

''یقیناً نیک لوگ .ڑے مزے میں ہوں گے، او مسندوں پ بیٹھے رے کر رہے ہوں گے تم ان کے چہروں پ سے نعمتوں کی رونق اور ت زگی محسوس کرو گے یہ لوگ سر بمہر خالص شراب پلائے جا گے جس پ مشک کی مہر ہو گی، سبقت لے جانے والوں کو اسی میں سبقت کرنی چاہیے، اوراس کی آمیزش تسنیم کی ہوگی (یعنی) وہ چشمہ جس کا پ نی مقرب لوگ پئیں گے۔''

''بیشک نیک لوگ وہ جام پئیں گے جس کی آمیزش کافور کی ہے جوا چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے پئیں گے۔(. ھر چاہیں) اس کی نہریں نکال لے جا گے۔''

''(اہل . ۔ کو) وہاں ایسی شراب کے جام پلائے جا گے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔ یہ شراب (شراب . ۔ کے) ا چشمہ سے (. آمد) ہوگی جس کا . م ''سلسبیل'' ہے۔''

''. ۔ میں رواں دواں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے۔''

. ۔ کے در . ۔

. ۔ کی ۔ اور خوبصورتی کے لیے اس میں طرح طرح کے در . ۔ ہوں گے اس میں پھل دار در . ۔ بھی ہوں گے۔

سید . انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روا ۔ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما :

''. ۔ میں ا در . ۔ ہے کہ ا اس کے سائے تلے گھوڑ سوار اور تضمیر شدہ تیز ۔ ین گھوڑے پ سو سال ۔ بھی چلتا رہے تو . بھی وہ اس در . ۔ کو عبور نہیں کر سکتا۔''

سید . ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے روا ۔ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما :

''. ۔ میں کوئی در . ۔ ایسا نہیں جس کا تنا سونے کا نہ ہو۔''

سید. جا. رضی اللہ عنہ سے روا.. ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما.:

''جس نے' کہا تو اس کے لیے .'..
میں کھجور کا ا. در'.. لگا. جا.. ہے۔''

سید. ثو.ن رضی اللہ عنہ سے روا.. ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما.:

''. . کوئی آدمی .'.. سے پھل توڑے گا تو اس کی جگہ دوسرا پھل لگ جائے گا۔''

اہل .'.. کے لیے ' ام

اہل .'.. کے لیے .'.. میں ایسے کم سن ' ام وغلمان بھی ہوں گے جو ہر وقت ان کی ' مت میں مصروف ومشغول ہوں گے، وہ انتہائی خوبصورت ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے موتی ہوتے ہیں۔

''اہل .'.. کی ' مت کے لیے ایسے لڑکے دوڑے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے تم انھیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیے گئے ہیں وہاں . ھر بھی تم نگاہ ڈالو گے ا. .ڑی سلطنت کا سروسامان تمھیں

آئے گا ان کے اوپ . ر ریشم کے سبز لباس اور اطلس ودیبا کے کپڑے ہوں گے اور انھیں چاندی کے کنگن پہنائے جا گے اور ان کا رب انھیں نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔''

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں سوال کیا کہ ان کے تو کوئی نہ نہیں ہوں گے جن کی انھیں سزا دی جائے تو کیا وہ جہنم میں داخل کیے جا گے نہ ہی ان کی نیکیاں ہوں گی کہ جن کے بدلہ میں وہ جنت کے بادشاہ بن جا (پھر وہ کہاں جا گے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ اہل جنت کے خادم ہوں گے۔''

جنتی بیویاں اور حوریں

جیسے دنیا میں ان کا بہترین سرمایہ نیک بیوی ہوتی ہے ایسے ہی جنت میں بھی اہل جنت کے لیے بہترین سرمایہ ان کی نیک بیویاں اور ان میں دی گئی حوریں ہوں گی، جو بے مثال حسن وجمال والیاں، خوبصورت سرمگیں آنکھوں والیاں، موتیوں کی طرح سفید اور شفاف رنگت والیاں.... اہل جنت کی لذتیں انہی کی رفاقت میں محسوس کریں گے۔

''داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمھاری بیویاں (جنت میں) تمھیں خوش کر دیا جائے گا۔''

''جنت میں (اہل جنت کے لیے) خوب سیرت اور خوبصورت بیویاں ہوں گی''

''اہل .ـ. کے پ س شرمیلی اور خوبصورت آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی اس قدر .م و.زک گوی کہ ا.ڈے کے چھلکے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی ہیں۔''

''حوریں خیموں میں ٹھہرائی گئی ہوں گی پس اے جن وانس! تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'' ا .ـ. کی عورتوں میں سے ای عورت د میں (لمحہ بھر کے لیے) جھا. لے تو مشرق ومغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دے اور فضا کو خوشبو سے معطر کر دے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

'' ہر آدمی کے لیے دو دو بیویں ہوں گی ہر عورت ستر ستر جوڑے پہنے ہو گی جن میں سے اس کی پنڈلی کا گودا آر ہا ہوگا۔''

آپ ﷺ نے ارشاد فرما یا:

''جنتی عورت کے سر کا دوپٹہ د اور جو کچھ د میں ہے اس . سے بہتر ہے۔''

سید. معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روا یت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرما یا:

''. . کوئی عورت اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی ہے تو موٹی آنکھوں والی حوروں میں سے اس (نیک شوہر) کی بیوی کہتی ہے اللہ تجھے ہلاک کرے اسے تکلیف نہ دے یہ چند روز کے لیے تیرے پ س ہے، عنقر. . تجھے چھوڑ کر ہمارے پ س آنے والا ہے۔''

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

''میں نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے بعض عورتیں (د میں) دو، تین، چار شوہروں سے (یکے بعد د ے) نکاح کرتی ہے اور مرنے کے بعد . . میں داخل ہو جاتیں ہیں اور وہ سارے مرد بھی . . میں چلے جاتے ہیں تو پھر ان میں سے کون سا شخص اس کا شوہر بنے گا؟ آپ ﷺ نے فرما یا: اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا! وہ عورت ان مردوں میں سے کسی ا کا انتخاب کرے گی اور وہ یقیناً اچھے اخلاق والے مرد کو پسند کرے گی ۔ عورت اللہ تعالیٰ سے

ارش کرے گی۔ اے میرے رب! یہ مرد د میں میرے ساتھ . سے زیدہ اخلاق سے پیش آ لہٰذا اسے میرے ساتھ بیاہ دے۔'' اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا! اچھا اخلاق د اور آ ت کی ساری بھلائیوں پ سبقت لے ے۔''

. میں حوریں اپنے شوہروں کے لیے گیت گا گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما:
''اہل . کی بیویں (حوریں) اپنے خاو وں کو خوش کرنے کے لیے گا گی اور ایسی خوبصورت آواز کے ساتھ گا گی کہ کسی نے ایسی آواز (اس سے پہلے کبھی نہ) سنی ہوگی۔ ان کے گیت کے بول یوں ہوں گے:

''ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں ہمیں موت نہیں آئے گی ہم امن وسکون فراہم کرنے والی ہیں ہم سے کسی قسم کا ا یشہ نہیں، ہم ساتھ نبھانے والی ہیں (اپنے دلداروں سے) کبھی چھوڑ کر نہیں جا گی۔''

اہل . کے اوصاف

ا.....دل کینہ وبغض سے پ ک

''جنتیوں کے دلوں میں ا دوسرے کے خلاف جو کدورت (رہی) ہوگی اسے ہم نکال دیں گے۔''

۲.....ہمہ وقت ہشاش بشاش

''کچھ چہرے اس روز بارونق ہوں گے اپنی کارکردگی پر خوش ہوں گے، عالیشان مکانوں میں۔''

۳.....قد ساٹھ ہاتھ اور شکل سیدنا آدم علیہ السلام کی سی

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص بھی جنت میں جائے گا وہ سیدنا آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اور اس کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا ہوگا۔ (شروع میں لوگوں کے قد ساٹھ ہاتھ تھے) جو بعد میں گھٹتے گئے حتی کہ موجودہ قد پر آ گئے۔''

۴.....ہمیشہ جوان، صحت مند اور عمر تینتیس سال

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اہل جنت جنت میں داخل ہوں گے تو ان کے جسموں سے صاف ہوں گے، مسیں بھیگ رہی ہوں گی داڑھی نہ نکلی ہوگی، گورے چٹے (خوبصورت ودلکش حسین شکلوں والے) ہوں گے، سرمگیں ہوئے جسموں والے، آنکھیں سرمگیں (اور نشیلی) ہوں گی کی عمریں ۳۳ سال ہوگی۔''

۵.....نیند کی حاجت سے بیزار

سید· عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''نیند موت کی بہن ہے لہٰذا اہل ۔ ۔ کو نیند نہیں آئے گی۔''

۶.....ڈکار اور سے کھا· ہضم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''اہل ۔ ۔ کو ڈکار اور آ گے جس سے کھا· ہضم ہو جائے گا۔''

۷.....خواہش کی تکمیل فی الفور

سید· ابوسعید· ری رضی اللہ عنہ سے روا۔ ۔ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''مومن اَ ۔ ۔ میں اولاد کی خواہش کرے گا تو بچہ کا حمل اور وضع حمل گھڑی بھر میں ہو جائے گا۔''

۸.....د۔ ارالٰہی کی عظیم نعمت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

سید· صہیب رضی اللہ عنہ سے روا۔ ۔ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

’’. . اہل .·.. .·.. میں چلے جا گے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرما گے: تمھیں کوئی اور چیز چاہیے۔وہ عرض کریں گے : ۔ اللہ! کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کیے؟، کیا تو نے ہمیں .·.. میں داخل نہیں کیا؟، کیا تو نے ہمیں آگ سے ت نہیں دلائی؟ (اور کیا چاہیے) پھر اچا · اللہ تعالیٰ حجاب اٹھا گے۔ (جو اللہ اور جنتیوں کے درمیان حائل تھا) تو جنتیوں کو اپنے رب کی طرف دیکھنا ہر اس چیز سے زیدہ محبوب لگے گا جو وہ .·.. میں دیے گئے ہوں گے۔‘‘

سید الملائکہ کی سید الانبیاء کو نصیحتیں

''حضرت سھل بن سعد رضی اللہ کہتے ہیں کہ جبرا علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تشریف لائے اور کہا اے محمد! جی لو جو جینا ہے یقیناً آپ فوت ہونے والے ہیں، جس سے چاہیں محبت کرلیں یقیناً آپ اس سے . اہونے والے ہیں، جو چاہیں عمل کریں یقیناً آپ کو اس کا. لہ دیا جائے گا، پھر کہا اے محمد! مومن کا شرف قیام اللیل میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے بے زی میں ہے۔''

:

- -

تمہیدی کلمات

اس حدیث مبارکہ میں سید الملائکہ یعنی جبرا علیہ السلام نے سید الأنبیاء جناب محمد ﷺ کو تین نصیحتیں اور ایک خیر کی بات بتائی ہے، تین نصیحتیں یہ ہیں۔

اے محمد! جی لو جو جینا ہے یقیناً آپ فوت ہونے والے ہیں

جس سے چاہیں محبت کرلیں یقیناً آپ اس سے . اہونے والے ہیں

جو چاہیں عمل کریں یقیناً آپ کو اس کا. لہ دیا جائے گا
آج کے خطبہ میں ہم انہی نصیحتوں پ . ت کریں گے۔

جی لو جو جینا ہے آ ٔ موت ہے

جبرا علیہ السلام نے پہلی نصیحت یہ فرمائی کہ ز ٔ گی فانی ہے لہذا آ ٔ ت کی فکر کریں کو جو . قی رہنے والی ہے ۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی یہی . ت رسول کریم ﷺ سے فرمائی ہے:

بے شک آپ فوت ہونے والے ہیں اور بے شک وہ بھی مرنے والے ہیں۔
جو اس د سے دل لگا بیٹھے ہیں جنہیں یہ میٹھی لگتی ہے اور یہاں رہنا اچھا لگتا ہے اور وہ موت کو پسند نہیں کرتے ہیں موت سے بھاگتے ہیں ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تمھیں پ لے گی، خواہ تم مضبوط قلعوں میں ہو۔

بلاشبہ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو، سو یقیناً وہ تم سے ملنے والی ہے، پھر تم ہر پوشیدہ اور ظاہر چیز کو جاننے والے کی طرف لوٹائے جاو گے تو وہ تمھیں بتائے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

''ان کا (ہر) ایک چاہتا ہے کاش! اسے ہزار سال عمر دی جائے، حالانکہ یہ اسے عذاب سے بچانے والا نہیں کہ اسے لمبی عمر دی جائے اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ موت کے فرشتے کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف (ان کی روح قبض کرنے کے لیے) بھیجا گیا۔ وہ آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے انہیں تھپڑ مار دیا۔ وہ اپنے ربّ تعالیٰ کے پاس گئے اور عرض کی:

تو نے مجھے جس بندے کی طرف بھیجا ہے وہ مرنا نہیں چاہتا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''دوبارہ ان کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ کسی بیل کی پشت پر ہاتھ

رکھیں۔ان کے ہاتھ کے نیچے جتنے .ل آ گے اتنے سال عمر (مزی) مل جائے''۔

(ملک الموت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا یہ پیغام پہنچایا)۔آپ علیہ السلام نے فرمایا:

''اے اللہ! اس کے بعد کیا ہوگا؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''پھر موت آ جائے گی''۔

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

''تو وہی ٹھیک ہے۔''

اس وقت موسیٰ علیہ السلام نے درخوا ت کی:

کہ آپ کو ارضِ مقدس کے اتنا قری کر دے جتنی دور پتھر ہوسکتا ہے (اللہ تعالیٰ نے یہ درخوا ت قبول فرمائی اور ارضِ مقدس کے قری وفات دی)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اَ میں وہاں ہوتا تو تم لوگوں کو آپ کی قبر مبارک دکھا دیتا جو راستے کے کنارے سرخ ٹیلے کے قری ہے''۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''موت کا فرشتہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس روح قبض کرنے آیا اور کہا: اپنے ربّ کے پاس چلیے۔ موسیٰ علیہ السلام نے تھپڑ مار کر موت کے فرشتے کی آنکھ پھوڑ دی''۔

[illegible]

آخر وہ دن آ ہی گیا، رہ ربیع الاول کی رہ ہجری میں سوموار کے دن چاشت کے وقت پیش آیا اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ سال چار دن ہو چکی تھی۔

حضرت عائشہ r فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو اس وقت حضرت ابو بکرا (مدینے کی بالائی جانب) مقام پر تھے تو عمرt کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ اللہ کی قسم ﷺ! آپ ﷺ کی وفات نہیں ہوئی عمرt سمجھتے تھے کہ آپ ﷺ کو وفات نہیں آئی اور اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اٹھائے گا اور آپ ﷺ کئی لوگوں کے ہاتھ اور ٹانگیں کاٹ ڈالیں گے۔

اتنے میں حضرت ابو بکرt بھی تشریف لائے اور سیدھے نبی ﷺ کے حجرے میں ہی تشریف لے گئے) اور آپ ﷺ کے چہرہ انور سے چادر ہٹائی (دیکھا کہ واقعی آپ ﷺ وفات پا چکے ہیں) تو انہوں نے آپ ﷺ کو بوسہ دیا اور فرمایا:

''میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ اپنی زندگی اور موت دونوں میں

اچھے تھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ آپ کو دو دفعہ موت کبھی بھی نہیں دے گا۔''

یعنی جو موت آپ ﷺ پر لکھی ہوئی تھی وہ آ چکی ہے اب آپ ﷺ فوت ہونے کے بعد زندہ ہو کر دوبارہ نہیں مریں گے۔ پھر حضرت ابو بکرا حجرہ سے باہر نکل کر مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا اے قسمیں کھانے والے شخص (عمر) ٹھہر جاؤ پھر جب حضرت ابو بکرا نے خطبہ دیا تو عمرا خاموش ہو کر بیٹھ گئے ابو بکرا نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا:

''تم میں سے جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کیا کرتا تھا تو (اسے جاننا چاہیے کہ) محمد ﷺ وفات پا چکے ہیں لیکن جو شخص اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا تو (اسے جاننا چاہیے کہ) اللہ تعالیٰ زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔''

(پھر یہ آیت تلاوت کیں)

''(اے محمد) آپ بھی فوت ہونگے اور یہ لوگ بھی۔''

''اور محمد (ﷺ) تو صرف (اللہ کے) پیغمبر ہیں اُن سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں بھلا اگر یہ فوت ہو جائے یا قتل کر دیئے جائے تو تم الٹے

پ ؤں پھر جاؤ (یعنی مرت ہو جاؤ) گے؟ اور جو الٹے پ ؤں پھر جائے گا تو اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان نہیں کر سکے گا اور اللہ تعالیٰ شکر ٓ اروں کو (بڑا) ثواب دے گا۔''

حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرما ی: واللہ میں نے جونہی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ آ ی ت تلاوت کرتے ہوئے سنا انتہائی متحیر اور دہشت زدہ ہو کر رہ گ ی پ ؤں میں کھڑا رہنے کی سکت نہ رہی اور اس آ ی ت کی تلاوت سن کر زمین پ ر گ ر پڑا کیو ں میں جان گ ی کہ نبی م صلی اللہ علیہ وسلم کی موت واقع ہو چکی ہے۔
لوگ (ابو t کا خطاب سن کر) پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

I

صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''ا ی دن میں اور میری والدہ گارے سے کسی چیز کو یعنی اپنے مکان کی دیواروں ی چھت کو لیپ پوت رہے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ٓ ر ہماری طرف ہو گ ی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس حا ت میں دیکھ کر فرما ی کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ کیا ہے (یعنی یہ لیپ پوت کس وجہ سے ہو رہی ہے؟) میں نے عرض کیا کہ اس چیز (یعنی دیواروں ی چھت) کی درستی و مرمت کر رہے ہیں (ی اس کو اس لئے لیپ پوت رہے ہیں ت کہ اس میں پختگی آ جائے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ی: امر، (موت) اس سے بھی ز ی دہ جلد آ نے والی ہے۔''

جس سے چاہو محبت کرو آ ٓ اس سے ی اہو نہ ہے

جس سے بھی آپ کی محبت ہوگی اس سے آپ . اہوجا گے ۔وہ آپ سے . اہوجائے گا،وہ اَ کوئی ا ن ہے" . ۔د کی کوئی اور چیز ہے" . . ائی لازم ہے وصال ہمیشہ نہیں ہے

حضرت ءرحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

:

''میں اورعبید بن عمیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پ س داخل ہوئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبید بن عمیر سے کہا کہ ہم سے ملنے کا وقت آ ۔ہے ؟ کہتے ہیں میں نے کہا اے اماں جان !کم ملنے سے محبت ز دہوتی ہے۔۔۔ابن

عمیر کہنے لگے نبی سے جو آپ نے قابل تعجب چیز دیکھی ہے وہ بیان کریں۔راوی کہتے ہیں کہ وہ خاموش ہوگئیں پھر کہنے لگیں ا۔ رات آپ نے فرما:اے عائشہ ؓ! مجھے چھوڑ دو رات میں اللہ کی عبادت میں َ ار چاہتا ہوں،تو میں نے کہا اللہ کی قسم! میں آپ کا قرب پسند کرتی ہوں اور آپ کی پسند مجھے محبوب ہے،کہتی ہیں کہ آپ کھڑے ہوئے وضو فرما اور کھڑے ہو کر ز پڑھنا شروع کر دی،کہتی ہیں کہ آپ مسلسل روتے رہے حتیٰ کہ آپ کی گود ت ہوگئی،کہتی ہیں کہ پھر رونے لگے اور مسلسل روتے رہے حتیٰ کہ ڈاڑھی ت ہوگئی،کہتی ہیں پھر رونے لگے اور مسلسل روتے رہے حتیٰ کہ زمین ت ہوگئی۔پھر۔ بلال ز کی اطلاع دینے آئے تو آپ کو روتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے آپ کیوں رو رہے ہیں حالا اللہ نے آپ کے اگلے پیچھے تمام َ ہ معاف فرما دیے ہیں۔تو آپ ﷺ نے فرما:کیا میں اللہ کا شکر َ ار بندہ نہ بنوں‘‘

اللہ کا فرمان ہے:

’’(کیا یہ بہتر ہے) وہ شخص جو رات کی گھڑیوں میں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے عبادت کرنے والا ہے،آ ت سے ڈر ت ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید ر ت ہے؟ کہہ دے کیا۔ا۔ ہیں وہ لوگ جو جا ہیں اور وہ جو نہیں جا ؟ نصیحت تو بس عقلوں والے ہی قبول کرتے ہیں۔‘‘

ا ن کو ایسے عمل سے محبت کرنی چاہیے جو اللہ کی محبت کے قری . کر دے اور اسے اپنی موت ہمیشہ ی در ' چاہیے کہ ' کہ نیکی کے تمام اعمال میں حسن پیدا ہو سکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

--

''موت اپنی ز میں ی درکھو، کیو آدمی . . موت کو اپنی ز میں ی در کھے گا تو پھر اپنی ز کو اچھے ا' ازسے ادا کرے گا، اور ایسے شخص کی طرح ز ادا کریں گے جسے اس کے سوا ز ادا کرنے کی امید نہ ہو۔''

عمل کرو تمہیں اس کا . لہ دی جائے گا

ارشاد . ری ہے:

''جو شخص نیکی لائے گا اسے اس سے بہتر ملے گا۔''

''جو شخص نیک کام کرے گا اس کو اس کا دس َ ' (ز ی دہ . لہ) ملے گا۔''

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

پھر جس نے ذرہ . ا . نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ . ا . ی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔

حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

''اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں کہ جنہیں میں تمہارے لئے اکٹھا کر رہا ہوں پھر میں تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا تو جو آدمی بہتر بدلہ پائے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو بہتر بدلہ نہ پائے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے''

قرآن مقدس میں ارشاد ہے:

کیا ہم فرماں برداروں کو مجرموں کی طرح کر دیں گے۔؟
ایسا ہرگز نہیں بلکہ ہر ایک اپنے عمل کا بدلہ پائے گا فرمان الٰہی ہے

''جس نے نیک عمل کیا سو اپنے لیے اور جس نے برائی کی سو اسی پر ہو گی اور تیرا رب اپنے بندوں پر ہرگز کوئی ظلم کرنے والا نہیں۔''

''بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے قریب ہے۔''

نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''دن کے دونوں سروں (یعنی صبح وشام) میں ز قائم رکھ اور رات کی کئی ساعتوں میں بھی، یقیناً نیکیاں . ائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔''

مومن کا شرف قیام اللیل میں ہے

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

محمد اللہ کا رسول ہے اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کافروں پ بہت سخت ہیں، آپس میں نہا۔ رحم دل ہیں، تو انھیں اس حال میں دیکھے گا کہ رکوع کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں، اپنے رب کا فضل اور (اس کی) رضا ڈھوڈ تے ہیں، ان کی شنا۔ ان کے چہروں میں (موجود) ہے، سجدے کرنے کے اث سے۔

بلاشبہ رات کو اٹھنا (کو) کچلنے میں ز ۔دہ سخت اور ۔ت کرنے میں ز ۔دہ درستی والا ہے۔

حضرت جا۔ؓ سے ہے وہ کہتے ہیں:

''جس نے رات کو کثرت سے ز( ) پڑھی اس کا چہرہ دن کو خوبصورت ہوگا۔''

رسول اللہ ﷺ کی اک طویل حدیث میں ہے کہ:

''یہاں تک کہ اللہ دوزخیوں میں سے جن پر مہربانی کرنا چاہے گا، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو اللہ کی پستش کرتے تھے وہ نکال لیئے جائیں، پس فرشتے انہیں نکال لیں گے اور فرشتے انہیں سجدوں کے نوں سے پہچان لیں گے، اللہ تعالیٰ نے (دوزخ کی) آگ پر حرام کردیا ہے کہ وہ سجدے کے ان کو کھائے''

حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ کہتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ دو آدمیوں پر ہنستے (خوش ہوتے) ہیں، ایک وہ شخص جو سخت

سردی کی رات اپنے بستر سے اٹھا،وضوکیااور زکے لیے کھڑاہوَ ،تواللہ عزوجل فرشتوں سے کہتے ہیں میرے اس بندے کواس کام پکس نے ابھاراہے ؟توہ جواب میں کہتے ہیں،جوتیریپاس ہے اس کی امیدنے ،اورتیرے خوف سے ۔تواللہ عزوجل کہتے ہیں میں نے اسے وہ چیز کردی ہے جس کی وہ امیدلیے بیٹھاہے اوراسے میں نے خوف سے امن کردیہے۔''

رات کی زکو، زِتہجد، قیام اللیل،نفلی زاور زِ اوتیح کا م دیا جا ہے۔حضرت بلالtبیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرما:

''تہجدضرور پڑھا کرو، کیو وہ تم سے پہلے صالحین کی روش ہے اورتمہارے لیے قربِ الٰہی کا .. ہے اور َ ہوں کے دور ہونے کا .. ہے اور یہ َ ہوں سے .زر ُ والا ہے''۔

حضرت ابوہریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ .لجزم حکم تو نہیں دیتے تھے البتہ قیام رمضان کی ترغیب دلا کرتے تھےاورفرماتے تھے:

''جس نے ایمان کے ساتھ اورا. وثواب کی امید سے قیام رمضان (ز اوتیح) میں شر ع کی اس کے سابقہ َ ہ معاف کردیئے جاتے ہیں''

مومن کا غلبہ اور قوت لوگوں سے بے زی میں ہے

لوگوں سے سوال کر· ،اور ہاتھ پھیلا· انتہائی · پسند یہ عمل ہے شریعت اسلامیہ نے اس کی بہت مذمت کی ہے کہ ایسے لوگ . . کل قیامت کے دن رب کے حضور پیش ہوں گے تو ان کے چہروں پ گوشت نہیں ہوگا اور دنیا میں اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ معاشرے سے احترام ایسے لوگوں کا اٹھ جاتا ہے ہر ایک ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے ۔اَ د اور آ ت دونوں کی عزت چاہتے ہیں اور اللہ اور لوگوں کا محبوب :· چاہتے ہیں کہ تو اس کے لیے رسول اللہ نے ای بہترین نسخہ بیان فرمایا ہے:

''د سے بے رغبتی کر اللہ تجھ سے محبت کریں گے ۔جو لوگوں کے پ س ہے اس سے بے ز ہو جا و لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔''

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''وہ کامیاب ہے جسے اسلام کی رہنمائی ملی،اور اس کی · ران . ا. . ا. ہے،اور وہ اس پ قنا ت کرتا ہے۔''

:

ت ندی کی روای ت میں ہے کہ:

’’ اس آدمی کے لیے خو ی ہے جسے اسلام کی رہنمائی مل گئی ،اوراس کی
ُ ران . ا. . ا. ہے‘‘ اوروہ اس پ قنا ت کرت ہے۔‘‘

مقام حدیث اور حفاظت حدیث

ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

4 1

''قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے، کہ تمہارا ساتھی نہ راہ بھولا ہے اور نہ غلط راستے پر ہے۔اور نہ وہ اپنی خواہش سے بولتا ہے۔وہ تو وحی ہے جو نازل کی جاتی ہے۔''

تمہیدی کلمات:

شریعت دو چیزوں کا مجموعہ ہے قرآن اور حدیث دونوں صراط مستقیم ہیں دونوں کے دامن سے وابستہ ہونا ضروری ہے ورنہ گمراہی ہی گمراہی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے ہرگز گمراہ نہیں ہوگے: اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔''

آج کے اس خطبہ میں ہم مقام حدیث اور حفاظت حدیث پر گفتگو کریں

گے۔

حدیث منزل من اللہ ہے:

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

ا۔

4 1

''قسم ہے ستارے کی . وہ ے، کہ تمہارا ساتھی نہ راہ بھولا ہے اور نہ غلط راستے پ ہے۔اور نہ وہ اپنی خواہش سے بولتا ہے۔وہ تو وحی ہے جو نزل کی جاتی ہے۔''

44

''اور ہم نے تیری طرف یہ نصیحت ا ری، کہ تو لوگوں کے لیے کھول کر بیان کردے جو کچھ ان کی طرف ا را ہے اور کہ وہ غور وفکر کریں۔''

۳۔

113

''اور اللہ تعالیٰ نے تجھ پ کتاب اور حکمت نزل فرمائی، اور تجھے وہ کچھ سکھا جو تو نہیں جا تھا، اور اللہ کا فضل تجھ پ ہمیشہ سے بہت ڑا ہے۔''

۴۔ حضرت عبداللہ سے روا کرتے ہیں انہوں نے کہا:

اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پ لعنت کی جو ن کو گودتی ہیں اور گودواتی ہیں اور

چہرے کے .ل اکھڑواتی ہیں حسن کے لئے دانتوں کو کشادہ کراتی ہیں اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو . لنے والی ہیں

بنی اسد کی ا ِ عورت کو جس کا ٔ م ام یعقوب تھا یہ خبر ملی تو وہ آئی اور کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو نے اس طرح لعنت کی ہے تو انہوں نے کہا

میں کیوں اس پ ِ لعنت نہ کروں جس پ ِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور جو کتاب اللہ میں بھی ہے اس عورت نے کہا کہ میں نے اس کو پ ِ ھ لیا ہے جو دو لوحوں کے درمیان ہے (یعنی پورا قرآن پ ِ ھا ہے) لیکن جو تم کہتے ہو وہ میں نے اس میں نہیں پ ِ ا تو انہوں نے کہا کہ اَ تو پ ِ ھتی تو ضرور اس میں پ ِ تی کیا تو نے یہ آ ِ ۔ نہیں پ ِ ھی کہ رسول جو کچھ تمہیں دے اس کو لے لو اور جس سے روکے . ز آ جاؤ، اس نے کہا ہاں! عبداللہ نے کہا کہ آپ ﷺ نے اس سے فرما ِ ہے اس عورت نے کہا کہ تمہاری بیوی ایسا کرتی ہے انہوں نے کہا جا کر دیکھ آ، چنانچہ وہ گئی اور دیکھا تو کچھ نہ پ ِ ا عبداللہ نے کہا کہ اَ وہ ایسا کرتی تو میرے

ساتھ نہ رہتی۔

⑦

④⑧⑧⑥

۵۔ . . نبی ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو مدینہ کے یہود سے یہ معاہدہ کیا کہ تم ہمارے خلاف نہیں لڑو گے اور ہم تمہارے ساتھ نہیں لڑیں گے لیکن . . انہوں نے قریش کے اکسانے پ معاہدہ توڑا تو نبی ﷺ ان کی طرف نکلے ان کو جلاوطن کیا اس وقت ان کے . غات کاٹے گئے تھے اور انہیں صرف اتنی اجازت تھی کہ اپنے ساتھ جتنا سامان اٹھا ۃ ہو لے جاؤ اس سے زا ٔ نہیں لے جا ۃ۔

حضرت مقدام بن معد ب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما یا:

①②②⑨ ②⑥④③

''خبردار! یقیناً مجھے کتاب دی گئی ہے اور اسکی مثل (حدی ث) دی گئی ہے۔''

حدی ث بھی کتاب اللہ ہے:

ابو ہر یہ رز بن خالد جہنی سے روا یۃ ہے کہ ا یک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی . مت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

ـ رسول اللہ ﷺ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب اللہ کے مطابق میرا فیصلہ کردیجئے دوسرے فریق نے بھی جو اس سے زیدہ سمجھدار تھا کہا ہاں ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کردیجئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ عرض کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایـ کہ بیان کر اس نے کہا کہ میرا بیٹ اس کے یہاں مزدوری کرتـ تھا اس کی بیوی نے اس سے زنـ کیا مجھے بتایـ کہ میرے بیٹ پ رجم وا. ہے میں نے سو بکریں اور ایـ لونڈی فدیہ دے کر اسے چھڑا لیا پھر میں علم والوں سے پوچھا تو ان لوگوں نے بتایـ کہ میرے بیٹ کو سو کوڑے لگیں گے اور سال کے لیے جلا وطن ہونـ پڑے گا اور اس عورت کو سنگسار کیا جانـ چاہئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایـ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارے

درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا لونڈی اور بکریں تو تجھے واپس کی جاتی ہیں اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن ہونا پڑے گا اور اے انیس تم کل اس کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرے تو اس کو سنگسار کردو دوسرے دن صبح کو وہ اس عورت کے پاس گئے تو اس عورت نے اقرار کرلیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سنگسار کیے جانے کا حکم دیا تو اس عورت کو سنگسار کیا گیا۔''

②④②④

حدیث کی حیثیت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ا۔

152 150

''بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول میں تفریق کریں، اور کہتے ہیں ہم بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان کوئی راستہ تلاش کریں۔ یہی لوگ حقیقی کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لیے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور انہوں نے ان میں سے کسی میں تفریق نہیں کی یہی لوگ ہیں جنہیں وہ عنقریب

ا. دے گا اور اللہ ہمیشہ سے بہت بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

۲۔

61

''اور. انہیں کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس کی طرف اور رسول کی طرف آؤ تو تو منافقوں کو دیکھے گا کہ تجھ سے منہ موڑتے ہیں، صاف منہ موڑتے۔''

۳۔

63

''وہ لوگ جو اس کا حکم ماننے سے پیچھے رہتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ آپہنچے، یا انہیں دردناک عذاب آپہنچے۔''

۴۔

8.9

''کتنی ہی بستیاں جنہوں نے اپنے رب اور اس کے رسولوں حکم سے سرکشی کی، تو ہم نے ان کا محاسبہ کیا بہت سخت محاسبہ اور انہیں سزا دی، ایسی سزا جو دیکھنے میں نہ آئی تھی۔ تو انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا اور ان کے کام کا انجام خسارہ تھا''

نبی ﷺ حاکم ہیں:

ا۔ آپ ﷺ کے وہ فیصلے جو آپ نے صادر فرمائے ان کا ذکر حدیث میں ہی ملتا ہے جو آپ کے فیصلوں کو نہ مانے وہ مومن نہیں ہے:

’’ تمہارے رب کی قسم! یہ لوگ . . - اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنا اور جو فیصلہ تم کر دو اُس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اُس کو خوشی سے مان لیں - . - مومن نہیں ہوں گے ۔‘‘

۲۔وہ فیصلہ کیا تھا؟

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روا - کرتے ہیں، کہ:

ا ا ری نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پ س حرہ کی نہر کے متعلق جھگڑا کیا، جس سے اپنی کھجوروں کو سیراب

کرتے تھے، ا ری نے کہا کہ پ نی آنے دو، (لیکن زبیر نے انکار کر دی) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پ س مقدمہ پیش ہوا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر سے فرمای کہ اے زبیر رضی اللہ عنہ اپنی زمین کو سیراب کر لے پھر پ نی اپنے پ وسی کیلئے چھوڑ دے، ا ری کو غصہ آی اور کہا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی کے ٹ ہیں۔ یہ نت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ کا رَ ل َی۔ پھر فرمای اے ز رضی اللہ عنہ پ نی روک لو۔ یہاں ت کہ دیوار ت نہ پہنچ جائے۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ میں گمان کرت ہوں، کہ یہ آی ت اسی کے متعلق ن زل ہوئی،

قسم ہے تیرے پ وردگار کی کہ وہ
لوگ مومن نہ ہوں گے، ت کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مقدمہ میں حکم (فیصلہ کرنیوالا) نہ بنا ۔

②③⑤⑨

۳۔ا دوسرے مقام پ اللہ تعالیٰ یوں فرماتے ہیں:

36

''اور کبھی بھی نہ کسی مومن مرد کا حق ہے اور نہ کسی مومن عورت کا۔ اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں کہ ان کے لیے ان کے معاملے میں اختیار ہو اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی ن فرمانی کرے سو یقیناً وہ گمراہ

ہوَ ی ،واضح گمراہ ہو ۔''

حدی ث کا تعلق قرآن کے ساتھ:

اہل ز ن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی قرآن فہمی کیلیے حدی ث کی ضرورت پ تی تھی۔

ا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روای ت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت یہ آی ت ن زل ہوئی کہ:

جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم سے نہیں ی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پ یہ بہت شاقَ ر ا اور ان لوگوں نے کہا کہ ہم میں سے کس نے اپنے پ ظلم نہیں کیا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمای کہ ب ت یہ نہیں جیسا کہ تم گمان کرتے ہو، وہ تو صرف یہ ہے کہ لقمان نے اپنے ب ٹے سے کہا تھا کہ اے ب ٹے اللہ کا شری نہ بنا بیشک شرک بہت ب ڑا ظلم ہے۔

۲۔ یعلی بن امیہ فرماتے ہیں کہ:

میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ) تم پہ کوئی حرج نہیں کہ اَ تم ز میں قصر کرو شرط یہ ہے کہ تمہیں کافروں سے فتنہ کا ڈر ہو اور اب تو لوگ امن میں ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ صدقہ ہے اللہ تعالیٰ نے تم پہ صدقہ کیا ہے تو تم اللہ کے صدقہ کو قبول کرو۔ (یعنی قصر ز پڑھو)

④ ⑥⑧⑥

۳۔ حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ:

⑦⑧①

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روزے کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ (یعنی کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے سفید

دھا گہ سیاہ دھاگے سے۔ اس سے مراد ہے کہ رات کی ۔ ریکی چلی جائے اور صبح کی سفیدی نمودار ہو جائے) چنانچہ میں نے دو رسیاں رکھ لیں ا یہ سفید اور ا یہ کالی اور رات کے آ ٔ میں انہیں دیکھنے لگتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے کچھ کہا لیکن یہ ۔ ت سفیان کو ۔ دنہیں رہی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما ۔ کہ اس سے مراد رات اور دن ہیں۔

②⑨⑦①

قرآن وحدی ۔ ث کا ۔ ہمی ربط:

36

''بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے ٔ د ۔ ، اللہ کی کتاب میں ۔ رہ مہینے ہیں ،جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا،ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔''

ان چار ماہ کا ذکر قرآن میں اجمالاہے ان میں لڑائی جھگڑے کی مما فرمائی گئی

ہے لیکن قرآن میں ۔ رہ مہینوں کے ٔ م نہیں ہیں یہ ۔ ٔ کرہ احادی ۔ ث میں ہی ملتا ہے۔

''ا تم جنبی ہو تو غسل کرلو،ا تم بیمار ہو ۔ کسی سفر پ ہو، ۔ تم میں سے کوئی قضائے حا ۔ ت سے آ ۔ ہو، ۔ تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو پھر پ نی نہ

پؤتو پک مٹی کا قصد کرو، پس اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرلو۔'' (المائدۃ:۶)

زکا حکم ہجرت سے پہلے مکہ ہی میں کو معراج کے موقع پل چکا تھا وضوء کا طریقہ بھی اس وقت بتایا گیا چنانچہ آٹھ سال زائد ادا ہوتی رہی اور وضو ہوتی رہی ہے کہ آیت چھ ہجری کو آٹھ سال بعد مدینے میں نازل ہوئی اور اس نے پیغمبر ﷺ کے طریقہ کی یہ فرمائی اگر حدیث حجت نہ اس کی کوئی اہمیت نہ تھی تو وضو کیوں کیا گیا؟

حدیث قرآن کا بیان ہے:

44

''اور ہم نے تیری طرف یہ نصیحت اتاری، تاکہ تو لوگوں کے لیے کھول کر بیان کردے جو کچھ ان کی طرف اتارا گیا ہے اور تاکہ وہ غور و فکر کریں۔''

۱۔اگر حدیث حجت نہیں تو اللہ کے رسول کی اطاعت کا کیا مطلب:

32.31

''کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہیں تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

7

''اوررسول تمہیں جو کچھ دے تو وہ لے لو اور جس سے تمہیں روک دے تو رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ بہت سخت سزا دینے والا ہے۔''

33

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کا حکم مانو اور اس کے رسول کا حکم مانو اور اپنے اعمال . طل مت کرو۔''

۲۔اَ حجت نہیں تو رسول ﷺ کی اطا - اللہ کی اطا - کیوں؟

80

''جو رسول کی فرماں . داری کرے تو بے شک اس نے اللہ کی فرماں . داری کی اور جس نے منہ موڑا تو ہم نے تجھے ان پ کوئی نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔''

۳۔اَ حدیث و - حجت نہیں تو نبی ﷺ کا اسوہ کامل نمونہ کیوں؟

21

''بلاشبہ یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول میں ہمیشہ سے اچھا نمونہ ہے ،اس کے لیے جو اللہ اور یوم آ - ت کی امید - ہو اور اللہ کو بہت زیدہ یدکر - ہو۔''

۴۔اَ حجت نہیں تو مخالفت پ وعید کیوں؟

115

''اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے اس کے بعد کے اس کے لیے ہدا۔ ۔
خوب واضح ہو چکی اور مومنوں کے راستے کے سوا کی پیروی کرے ہم اسے اسی
طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرے گا اور ہم اسے جہنم میں جھونکیں گے
اور وہ . ی لوٹنے کی جگہ ہے

حفاظت حد ۔ ث

رسول اللہ ﷺ کی اطا ۔ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بہت سے
مقامات پ دیہے ۔کیا رسول اللہ ﷺ کی اطا ۔ وقتی تھی؟ نہیں اللہ قرآن میں
فرماتے ہیں:

''وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ا۔ رسول انہیں میں سے بھیجا جو ان
کے سامنے اس کی آ۔ت پڑھتا ہے اور انہیں پ ک کر۔ ہے اور انہیں کتاب اور حکمت
سکھا۔ ہے، حالا بلاشبہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے ۔''

آپ . کے لیے رسول ہیں:

''کہہ دیں اے لوگو! میں تم . کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔''

آپ کی اطا - اور اسوہ بھی . کے لیے ہے:

اطا - اور اسوہ حسنہ بغیر ·- وحدیـ ث کے ممکن ہی نہیں ہے۔ اور اَ رسا - کا اقرار ہے حدیـ ث و ·- کا نہیں تو رویہ منافقانہ ہے اللہ قرآن میں فرماتے ہیں:

①

''. . منافق آپ کے پ س آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ آپ بلاشبہ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جا ہے بلاشبہ آپ اس کے رسول ہیں، اور اللہ شہادت دیتا ہے کہ بلاشبہ یہ منافق یقیناً جھوٹے ہیں۔''

اطا - وا. . ہے تو اس کے لیے ·- وحدیـ ث کی حفاظت کا ہو· بھی ضروری ہے وَ نہ قرآن کی ان آ یت کا انکار کر· پڑے گا۔

حدیـ ث و ·- کی حفاظت قرآن کی روشنی میں:

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

16 19

''آپ اس کے ساتھ اپنی ز .ن کو حر - نہ دیں - کہ اسے جلدی حاصل کر لیں۔ بلاشبہ اس کو جمع کر· اور (آپ کا) اس کو پ ڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔''

9

''یقیناً ہم نے ہی ذکر (قرآن) ·- زل کیا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت

کرنے والے ہیں۔''

یہاں ذکر سے مراد قرآن اور حدیث دونوں ہیں صرف قرآن مراد نہیں ہے جو بھی وحی کی صورت میں نازل ہوا ہے وہ ذکر ہے۔

3

''پھر ان کی (قسم) جو ذکر کی تلاوت کرنے والی ہیں۔''

ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''لفظ ''ذکر'' ہر اس چیز پر اطلاق ہوتا ہے جو اللہ نے اپنے نبی ﷺ پر قرآن و سنت کی صورت میں نازل فرمائی۔''

①②③

حفاظت حدیث کے طریقے عہد نبوی ﷺ میں:

ذریعہ حفظ:

نبی ﷺ کی دعا:

عمر بن سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو تازہ رکھے جس نے ہم سے حدیث سنی اور سے یاد کیا یہاں تک کہ اسے آگے دوسروں تک پہنچایا۔''

پس بہت سے فقہ کے حامل ایسے ہیں جو اس کو زیادہ فقیہ لوگوں تک پہنچا دیں

گے اور بہت سے فقہی مسائل کے واقف ایسے ہیں جو خود فقیہ نہیں ہیں۔

③⑥⑨⑩

صحابہ کا احادیث ذکر:

① ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

''ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے، ہم آپ سے حدیث سنتے۔ ہم وہاں سے اٹھتے تو اس کا آپس میں مذاکرہ کرتے یہاں تک کہ ہم اس کو حفظ کر لیتے۔''

④⑥④

② ابو جمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ بیٹھا تھا تو وہ مجھے اپنے تخت پر بٹھا لیتے تھے (ایک مرتبہ) انہوں نے مجھ سے کہا:

تم میرے پ س رہو، میں تمہیں اپنے مال سے کچھ حصہ دوں گا، لہذا میں دو مہینے ان کے پ س رہا، بعد ازاں انہوں نے (ای روز مجھ سے) کہا کہ (قبیلہ) عبدالقیس کے لوگ . . نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پ س آئے، تو آپ نے ان سے کہا کہ تم کس قوم سے ہو؟ ۔ (یہ پوچھا کہ تم) کس جما ۔ سے ہو؟ وہ بولے کہ (ہم) ربیعہ (کے خا ان) سے ہیں آپ نے فرمای کہ مرحبا. القوم ۔ (بجائے .القوم کے) .لوفد (فرمای) غیر ۔ ای ولا ۔ امیٰ، پھر ان لوگوں نے عرض کیا کہ ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سوائے ماہ حرام کے (کسی اور زمانے) میں آپ کے پ س نہیں آ ۔ (اس لئے کہ) ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر کا قبیلہ رہتا ہے (ان سے ہمیں ا یشہ ہے) لہذا آپ ہم کو کوئی ایسی .ت بتا دیجئے کہ ہم اپنے پیچھے والوں کو اس کی اطلاع کردیں اور ہم . اس پ عمل کرکے .۔ میں داخل ہو جا اور ان لوگوں نے آپ سے پ ۔ کی چیزوں کے . ۔ بھی پوچھا کہ کون سی حلال ہیں اور کون سی حرام؟ تو آپ نے انہیں چار چیزوں کا حکم دی اور چار .توں سے کیا، صرف اللہ پ ایمان لانے کا ان کو حکم دی، آپ نے فرمای کہ تم لوگ جا ہو کہ صرف اللہ پ ایمان لا ۔ (کس طرح ہوتا ہے؟

انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب واقف ہے، آپ نے فرمایا اس
بات کی گواہی دینا کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں
اور ان کو نماز پڑھنے، زکوۃ دینے اور رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دینا اور اس
بات کا حکم دینا کہ مال غنیمت کا پانچواں حصہ (بیت المال میں) دے دیا کرو
اور چار چیزوں (میں پینے اور کوئی چیز پینے) سے ان کو منع کیا، حنتم سے اور دبا
اور نقیر سے اور مزفت سے (اور کبھی ابن عباس مزفت کی جگہ مقیر کہا کرتے
تھے اور آپ نے فرمایا کہ ان باتوں کو یاد کرلو اور باقی لوگوں کو (جو اپنی جگہ رہ
گئے ہیں ان کی تعلیم دو۔

③ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

تم کہتے ہو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ حدیثیں بیان کرتا ہے اور تم کہتے ہو کیا بات ہے کہ مہاجرین وانصار رسول اللہ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح روایت نہیں کرتے، حال یہ ہے کہ ہمارے بھائی مہاجرین بازار میں خرید وفروخت میں مصروف رہتے ہیں اور میرا کام پیٹ بھرا رہتا ہے تو رسول اللہ کی صحبت میں رہتا، وہ لوگ غائب ہوتے تو میں حاضر ہوتا وہ لوگ بھول جاتے تو میں یاد رکھتا اور ہمارے انصار بھائیوں کو ان کے مالی کاموں سے فرصت نہ ملتی اور میں صفہ کے فقیروں میں سے ایک فقیر تھا، میں یاد رکھتا تھا وہ بھول جاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص اپنا کپڑا پھیلائے یہاں تک کہ میں اپنی گفتگو ختم کرلوں پھر وہ اپنے کپڑے کو سمیٹ لے، تو جو بات بھی میں کہوں گا اسے یاد رہے گی میں نے اپنی کملی پھیلا دی جو میں اوڑھے ہوا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گفتگو ختم کر چکے ہیں تو میں نے اس کو سمیٹ کر اپنے سینہ سے لگا لیا اس دن کے بعد سے میں رسول اللہ کی کوئی بات نہ بھولا۔

②①④⑦

4 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو سب سے بڑے حافظ حدیث تھے وہ انتقال فرما گئے تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے افسوس وحسرت کے لہجے میں کہا۔

’’ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے زمانے کے تمام راویِ حدیث میں سے بڑھ کر حافظ الحدیث ہیں،،

آپ کو تقریباً پانچ ہزار تین سو چوہتر (۵۳۷۴) احادیث یاد تھیں۔

ایک دفعہ مروان بن الحکم الاموی نے ان سے کچھ حدیثیں لکھوا اور اگلے سال کہا کہ وہ کتاب گم ہوگئی ہے، وہی حدیثیں دوبارہ لکھوادیں۔ انھوں نے وہی حدیثیں دوبارہ لکھوادیں۔ دونوں کتابوں کو ملایا تو ایک حرف کا بھی فرق نہیں تھا۔

بعض کا کہنا ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی کثرت روایت کی وجہ سے بعض اشخاص کے دل میں ان کی روایت کی جانب سے شکوک وشبہات پیدا ہوئے، چنانچہ ایک مرتبہ مروان نے امتحان کی غرض سے ان کو بلوایا اور اپنے کاتب کو تخت کے نیچے بٹھا کر ان سے حدیثیں پوچھنا شروع کیں، یہ بیان کرتے جاتے تھے اور کاتب چھپا ہوا ان کی لاعلمی میں لکھتا جاتا تھا، دوسرے سال پھر اسی طرح سے امتحان لیا، اس مرتبہ بھی انہوں نے بلا کم وکاست وہی جوابات دیئے جو ایک سال قبل دے چکے تھے، حتیٰ کہ حرف حرف میں بھی کوئی فرق نہ آیا۔

⑤ ابوشرح، عدوی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عمرو بن سعید سے جب کہ وہ مکہ میں فوجیں بھیج رہا تھا۔ کہا:

''اے امیر! مجھے اجازت دیں تو میں آپ سے وہ قول بیان کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے دن فرمائے تھے، اس کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور قلب نے اس کو محفوظ رکھا، . کہ آپ نے گفتگو فرمائی اللہ کی حمد وثناء کی اور فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے لوگوں نے اس کو حرام نہیں کیا اس لئے کسی شخص کے لئے جو اللہ اور قیامت کے دن پ ایمان ر ت ہو جائز نہیں کہ وہاں خو ی کرے۔

①⑩④00

کتا. ت حدی ث:

① عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ:

''میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو . تیں سنا کر تھا انہیں لکھا کر تھا یاد کرنے لیے۔ لیکن مجھے قریش نے کیا اور کہنے لگے کہ تم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر . ت کو جو نت ہو لکھ لیا کرتے ہو حالا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر ہیں (اور بشری تقاضا کی وجہ سے آپ کو غصہ بھی آ ت ہے،

خوشی کی حا ۔ بھی ہوتی ہے) اور آپ کبھی غصہ میں اور کبھی خوشی کی حا ۔
میں گفتگو کرتے ہیں لہذا میں نے کتا. ۔ سے ہاتھ روک لیا اور اس کا ۔ کرہ
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا، حضور نے اپنی انگلیوں سے اپنے منہ
کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ لکھا کرو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں
میری جان ہے اس منہ سے سوائے حق ۔ ت کے اور کچھ نہیں ۔ ت ۔

③⑥④⑥00

② نبی ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پ خطاب فرما اس میں مکہ کی حرمت بیان کی یمن
کے ا آدمی نے جس کا م ابوشاہ تھا کہ یہ مجھے لکھ دیں:
رسول اللہ ﷺ نے فرما:

''ابوشاہ کو لکھ دو''

⑥⑧⑧⑩00

حضرت کے علی رضی اللہ عنہ کے پ س لکھی ہوئی احاد ۔ ث

ابوجحیفہ کہتے ہیں کہ:

میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ کے پ س قرآن
کریم کے سوا کچھ اور بھی وحی کے طور پ ہے؟ انہوں نے جواب د ۔ کہ قسم

ہے اللہ کی! جس نے دانہ کو چیرا اور اس میں سے درخت نکالا میں اس بات سے واقف نہیں البتہ اللہ تعالیٰ نے اپنی سمجھ تو مجھے دی ہے جو اللہ تعالیٰ فہم قرآن میں کسی کو مرحمت فرماتا ہے اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے (اس کے سوا اور کوئی چیز میرے پاس نہیں ہے) میں نے پوچھا صحیفہ میں کیا چیز ہے؟ تو انہوں نے فرمایا دیت اور قیدی کی رہائی اور یہ کہ کوئی مسلمان کافر کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے۔

③⑩④⑦

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا احادیث لکھنا:

ہبیرہ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کہتے ہیں ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث کا زیادہ مطالبہ کرتے تو ہمیں اپنا رجسٹر دے دیتے اور کہتے:

''یہ احادیث میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لکھی ہیں پھر میں نے انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا ہے۔''

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس لکھی ہوئی احادیث:

''موسیٰ بن عقبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہمارے پس کر۔ رحمہ اللہ (حضرت عبداللہ کے غلام) نے ا۔ او ٹ کے بوجھ کے ۔ ا۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی کتابیں چھوڑیں ،علی بن عبداللہ بن عباس ۔ ۔ کچھ لکھنا چاہتے تو موسیٰ بن عقبہ کو پیغام بھیجتے کہ کہ فلاں صحیفہ بھیجو، پھراس کو کر ۔ ت اورا۔ کاپی اس (موسیٰ بن عقبہ) کے پ س بھیج دیتے۔''

صحیفہ صادقہ:

مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو کے پ س آ ۔ اوران کا صحیفہ ۔' چاہا توانہوں نے روک د ۔ میں نے کہا

''آپ تو مجھے کسی بھی چیز سے نہیں روکتے تھے، کہنے لگے یہ ''الصادقہ'' ہے جس میں وہ ۔ تیں ہیں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں اوراس وقت میرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی اور نہ تھا۔''

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ:

ا یک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور کچھ نوٹ کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا شہر پہلے فتح ہوگا۔ قسطنطنیہ یا رومیہ؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہرقل کا شہر پہلے فتح ہوگا۔

⑤⑩③00

صحیفہ ہمام بن منبہ یا صحیفہ صحیحہ:

یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہمام بن منبہ (یمنی) کے پاس تھا اس میں تقریباً ڈیڑھ سو قریب احادیث تھیں جن کو امام اہل السنہ نے اپنی مسند میں بغیر کسی کمی وبیشی کے ایک خاص فصل میں مسند ابی ہریرہ میں درج کیا ہے۔ اس صحیفے کی ایک قلمی کاپی برلن کے اندر موجود ہے اور دوسری دمشق کے کتب خانہ ظاہریہ کے اندر موجود ہے اسکا ذکر ڈاکٹر حمید اللہ نے اپنے مضمون حدیث کی تدوین وحفاظت جو کہ الاعتصام کے حجیت حدیث نمبر میں چھپا ہے درج کیا ہے۔

نوٹ: شروع لوگوں میں قرآن اور حدیث میں امتیاز کی قدرت نہ تھی اسوقت تک انہیں صرف یاد کا کہا گیا تمیز کرنے کے قابل ہوگئے تو لکھنے کی بھی اجازت مرحمت فرمادی گئی لیکن عجمیوں کے ساتھ میل جول کی وجہ سے احادیث میں اغلاط کا اندیشہ ہوا تو ان کو لکھنے کا فتویٰ دیا گیا ہے جیسا کہ حضرت انس، عمر، ابن عباس رضی اللہ عنہم وغیرہ کے بارے میں ہے فرماتے ہیں:

''علم لکھ کر محفوظ کرلو''

پہلی صدی کے اواخر میں محدثین نے جو کتابیں لکھیں ان میں صحابہ و تابعین

کے فتاویٰ جات بھی تھے ان میں امام مالک،امام ثوری،حماد بن سلمہ،امام اوزاعی وغیرھم لیکن اس کے بعد اگلے دور میں صرف احادیث کو درج کیا گیا جس میں امام احمد،اسحاق بن راھویہ ابن ابی شیبہ بن مسا ومصنفات کا تذکرہ ملتا ہے۔ان کے بعد وہ دور آتا ہے جس میں صحیح احادیث کو الگ درج کرنے کا اہتمام ہوتا ہے اس میں امام بخاری،امام مسلم سرفہرست ہیں۔

.صغیر میں فتنہ انکارحدیث ‘حدیث اورسائنس

ارشاد .ری تعالیٰ ہے:

7

دشمنان اسلام شروع دن سے ہی اسلام کے خلاف پروپیگنڈے میں مصروف عمل رہے ہیں کہ اس نورہدایت کو بجھادیا جائے اس کا ذکراللہ قرآن میں فرماتے ہیں

32

''وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نورکواپنے مونہوں سے بجھادیں اوراللہ نہیں مانتا یہ کہ اپنے نورکو پوراکرے،خواہ کافرلوگ .اجا ۔''

آج کے اس خطبہ میں ہم .صغیر میں فتنہ انکارحدیث اور حدیث اورسائنس پر گفتگوکریں گے۔

تمہیدی کلمات

انکارحدیث کی ابتداءخوارج نے کی ان کے بعدمعتزلہ آتے ہیں انکا یہ تھا کہ حدیث کی بجائے عقل کو بنیاد بنایا جائے ،اسی طرح جھمیہ تھے تو جواللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات دونوں کے منکر تھے ان تمام احادیث کا انکارکرتے تھے جن میں

اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا ذکر ملتا ہے۔لیکن یہ فتنے زیادہ دنہیں چل سکے۔

ا بعدپھر.صغیر ین حدیث نے یہ شوشااٹھایا کہ حدیث کوجمع کرنے والے عجمی ہیں لہذاان پراعتمادنہیں ۔لیکن ان کی یہ .ت بھی .لکل بے :یدہے ۔بلکہ حقیقت یہ ہے محدثین کی زیدہ تعدادعرب کی ہے ۔ان میں امام مالک ،امام شافعی ،امام حمیدی ،امام احمدبن . ،امام دارمی ،امام مسلم ،امام ابودواد،امام ترمذی، امام ئی،امام ابویعلیٰ ،امام ابن حبان ،امام طبرانی ،امام دارقطنی ،امام حاکم رحمھم اللہ اجمعین

. کہ عجمیوں میں سے امام ابن ابی شیبہ ،امام بخاری،امام ابن ماجہ ،امام ابن ُیمہ رحمھم اللہ ہیں۔

.صغیرمیں فتنہ انکارحدیث کے سرخیل سرسیداحمدخان(1817ء-1897ء) تھے جنہیں مسلمانوں کا خیرخواہ کہاجاتا ہے یہ اس دورکی .ت ہے . اہل یورپ صرف اسی .ت کوما تھے جوعقل وتجربہ کی کسوٹی پرکھی جاسکتی ہو.لفاظ دکوئی ایسی .ت جومافوق الفطرت یخارق عادت ہواہل مغرب کے ہاں خلاف عقل سمجھ کررد کردیجاتی تھی۔دوسرایہ .ت تھی کہ ہرکام کے اچھایہ اہونے کا معیارصرف دوی نفع ونقصان تھا۔

انکارحدیث کے اسباب میں عقل پرستی ،دوی اغراض ومقاصد کا حصول، .طانوی سامراج کی سازش،خواہشات کی پیروی۔

جوچیزعقل سے ماوراء ہےاس کاانکار:

انکارحدیث اصل میں انکارقرآن ہی ہے ۔یہی وجہ ہے جولوگ احادیث کو نہیں ما ان کی حجیت کاانکارکرتے ہیں وہ قرآن میں موجودبہت سے معجزات

کا انکار کرتے ہیں ۔سرسید احمد خان نے عقل پستی کی وجہ سے بہت سی قرآنی آیت میں موجود. توں کا انکار کیا ہے ۔پھر ان آیت کی .طل۔ ویل کرنے کی مذموم سعی کی ہے ۔۔پھر معجزات کو خاص اوقات میں معجزہ تسلیم کیا ہے وقت َ رنے ۔اس کے معجزہ ہونے کا انکار کیا ہے ۔اللہ قرآن میں فرماتے ہیں :

36 35

''اس نے کہا اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی .دشاہی کر جو میرے بعد کسی کے لیے لائق نہ ہو یقیناً تو ہی بہت کرنے والا ہے۔تو ہم نے اس کے لیے ہوا کو۔ تابع کر دی۔ جو اس کے حکم سے َم چلتی تھی جہاں کا وہ ارادہ کر۔ تھا۔''

اس آ۔۔ کے بعد سرسید لکھتے ہیں یہ اس دور میں معجزہ تھا اس دور میں نہیں کیو اب ہوائی جہاز سے یہ کام لیا جا۔ ہے ۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ نے سرسید کے مطابق حضرت سلیمان کی دعاء قبول ہی نہیں کیا۔ . آ۔۔ :ات خود وضا ۔ کر رہی ہے کہ اللہ نے دعا قبول فرمائی ہے ۔

ا. اہیم علیہ السلام کے آگ میں پھینکے جانے کا انکار:

ارشاد .ری تعالیٰ ہے:

69 70

''ہم نے کہا اے آگ! تو ا. اہیم پ سرا سر ٹھنڈک اور سلامتی بن جا، اور انہوں نے اس کے ساتھ ا ی چال کا ارادہ کیا تو ہم نے انہی کو انتہائی خسارے والے کر دی۔''

سرسید کے خیال کے مطابق جناب ا. اہیم علیہ السلام کو آ گ میں ڈالا ہی نہیں ی یہ معاملہ محض کفار کی کوششوں ی ہی محدود رہا: تفسیر القرآن: دیباچہ

ا ان کی ب ت مان لی جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کا فرمان ( ) کا کیا مطلب ہے؟

لاٹھی سے چشموں کے پھوٹنے کا انکار:

اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں فرماتے ہیں:

60

''اور. موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پ نی مانگا تو ہم نے کہا اپنی لاٹھی کو پتھر پ مار، تو اس سے . رہ چشمے پھوٹ پ ے، تمام لوگوں نے اپنے پ ی کی جگہ کو پہچان لیا۔''

سرسید کہتے ہیں یہاں اضرب بعصاک کا معنی ہے لاٹھی کے سہارے پہاڑ پ چلو۔

ا بیل کے کنکریں پھینکنے کا انکار:

ا. ہہ حاکم یمن جو ہاتھیوں کا لشکر لے کر کعبۃ اللہ کو ا نے آ ی تھا اس کے

. رے میں اللہ قرآن میں سورت الفیل میں فرماتے ہیں:

''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آ پ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا، کیا اس نے ان کی ت بیر کو بے کار نہیں کر دی، اور ان پ جھنڈ کے جھنڈ پ ے بھیج دیے، جو ان پ کھنگر کی پتھریں پھینکتے تھے، تو اس نے انہیں کھائے ہوئے بھس کی طرح کر دی۔''

سرسید اس کے . رے میں کہتے ہیں کہ ا. ہہ کے لشکر میں چیچک کی وبا پھوٹ پڑی تھی اس طرح وہ فوج مر گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ اَ وہ و. تھی اہل مکہ کیونکر محفوظ رہے۔

اسی طرح آدم علیہ السلام کی ت، فرشتوں، جنوں، نبی علیہ السلام کے معجزات، شق قمر، معراج وغیرہ کا بھی اس نے صریح انکار کیا ہے۔

شا. اسی انکار کی وجہ سے ہی مسلمانوں نے ان پ کفر کا فتویٰ لگا۔

(۸۳)

عقل . . ت دین کے ت بع رہے ٹھیک وَ نہ عقل کیتابع دین کو کرنے سے دین کا حلیہ بگڑ جا ت ہے۔ اور پھر بہت سی چیزوں کا انکار کیے بغیر بھی کوئی چارہ کار نہیں ہو ت۔

عقل پستی کفریہ روش ہے:

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان:

کہ اگر دین کا مدار محض قیاس پر ہوتا تو موزہ کے نچلے حصہ پر مسح کرنا زیادہ بہتر ہوتا بہ نسبت اس کے اوپر والے حصہ پر مسح کرنے سے حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موزوں کے اوپر والے حصہ پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

①⑥②

عبداللہ چکڑالوی:

سرسید کے بعد جس نے انکارحدیث کے فتنے کو عروج تک پہنچایا وہ یہی شخص تھا۔ ضلع گورداسپور کے موضع چکڑالہ میں پیدا ہوئے پھر کچھ عرصہ سیالکوٹ میں رہے جہاں اپنی تفسیر لکھی جس کو اہل علم نے سخت ناپسند کیا۔ اس کے بعد مستقل ڈیرہ لاہور میں لگایا، انکارحدیث میں اس حد تک آگے نکلا اس اجماع امت (اہل قرآن) کی نیا ڈبو دی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو ماننا شرک کہا۔

(پس کتاب اللہ کے ساتھ شرک کرنے سے مراد یہ ہے کہ جس طرح کتاب اللہ کے احکام کو مانا جاتا ہے اسی طرح کسی اور کتاب یا شخص کے قول وفعل کو دین اسلام میں مانا جائے خواہ فرضا جملہ انبیاء ورسل کا قول یا فعل ہی کیوں نہ ہو۔ جس

طرح شرک ۔ ۃ عذاب ہے اسی طرح مطابق (ان الحکم الا للہ)اور (الا لہ الخلق والامر)اور (لا ک فی حکمہ احدا) کے شرک فی الحکم یعنی دین میں اللہ کے حکم کے سوا کسی کا حکم ماننا بھی اعمال کا ۔طل کر دینے والا ۔ ۃ ا ی ودا عذاب ہے ۔افسوس شرک فی الحکم میں آج کل اکثر لوگ مبتلاء ہیں ۔

۹۸

مسجد چینیا نوالی میں کچھ عرصہ خطا ۔ ۃ کی ۔ ۔ لوگوں نے اس کی شکا ۔ ۃ امام عبدالجبار غزنوی کو کی تو وہ امرتسر سے لاہور آئے ۔ ۔ مسجد میں داخل ہوئے تو یہ وضوء کر رہا تھا جونہی اس نے غزنوی صا ۔ کو دیکھا تو مسجد سے بھاگ ۔ ،تو اس طرح مسجد کا وجود اس کے فتنے سے پ ک ہوا۔اس ۔ ت کا ذکر مورخ اہل حد ۔ ۃ محمد اسحاق بھٹی نے حجیت حد ۔ ۃ نمبر الاعتصام ص25 پ کیا ہے ۔

تو اسکے اعتراضات کا جواب دینے والے علماء میں سے شیر پنجاب مولا ٔ ثناء اللہ امرتسری ،مولا ٔ ا ۔ اہیم میر سیالکوٹی ،مولا ٔ محمد حسین بٹالوی ،مولا ٔ محمد جو ٔ ڑھی ، سید داود غزنوی رحمھم اللہ اجمعین اور د اکا ۔ علماء نے بہت اہم کردار ادا کیا ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جو چکڑالوی پ صادق آ ۔ ہے :

میں تم میں سے ہر ٔ کسی کو نہ پ ؤں کہ وہ اپنی مسند سے تکیہ لگائے بیٹھا ہو اس کے پ س میرے حکموں میں سے کوئی حکم آ جائے ان ۔ توں میں سے جن کا میں نے حکم د ۔ ۔ جن سے میں نے کیا تو وہ کہے کہ ہم نہیں جا ہم نے کتاب اللہ میں جو کچھ پ ہے اس کی ہم نے پیروی کی

ہے۔

④⑥⑩⑤

حکیم محمد صادق سیالکوٹی رحمہ اللہ اپنی کتاب ضرب حدیث طبع 1961ء صفحہ 48 پر لکھتے ہیں :عبداللہ چکڑالوی نے اریکہ یعنی تخت پوش پر بیٹھ کر تکیہ لگائے ہوئے کہا:

میں نہیں جانتا حدیث کو،حدیث دین کی چیز نہیں ہے میں تو صرف قرآن پر ہی چلوں گا۔

یہ انکار حدیث ہی تھی کہ اس کی نماز میں صرف قیام تھا۔رکوع اور سجدہ بھی نہیں تھا۔ ان دونوں کا قرآن میں بھی ذکر موجود ہے۔ آئینہ پرویزیت ص ۱۲۰،

ڈاکٹر غلام جیلانی۔ ق:

بسال ضلع کیمبل پور میں پیدا ہوا۔اقوام مغرب اور مغربی تہذیب کا دلدادہ تھا،حدیث کے متعلق لکھتا ہے:(سے میرا اختلاف اس بات پر ہے کہ حدیث کو آگے لاکر بے شمار ظواہر کو واسلام بنانا چاہتا ہے اور میں قرآن کو پیش کر کے ملت کو ان قیود سے آزاد کرانا چاہتا ہوں۔)

یہ یہاں تک بگڑا ہوا تھا کہ یہ پیغمبر آخر الزمان پر ایمان لانے کو بھی ضروری نہیں سمجھتا تھا۔لکھتا ہے(اللہ تعالیٰ آیت (ولوانھم آمنواواتقو)میں نیک یہود وری کو مژدہ رحمت سنا رہا ہے۔یہ لوگ اوآخر تک پر تو یقین رکھتے تھے ہمارے رسول کی رسالت کے قائل نہ تھے ممکن ہے کہ میری اس تحریر سے بھڑک اٹھے کہ لو جی یہ زندیق وملحد ہو گیا کے لیے ایمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی

ضروری نہیں سمجھتا۔)

④⑥

اسی طرح ان کے علاوہ علامہ عنائ۔ اللہ المشرقی بنی تحریہ خاکسار، غلام احمد پ ویز، حافظ اسلم جے پوری، زفتح پوری، تمنا عمادی، جاوید غامدی، ڈاکٹر شجاع اللہ وغیرہ مشہور ین حدیث کا ذکر ملتا ہے۔ جو مغرب سے متاثر ہوکر، حدیث بن کرامت میں بے حیائی، بے پردگی اور موسیقی کو رواج دینے کی کوشش میں تھے اور جوز ہ ہیں وہ لگے ہوئے ہیں۔

Wsüpi]k `ft

یہ کسی بھی دور کے ہوں اپنی زندگی کے روزمرہ کے اعمال قرآن سے ثبوت نہیں کر تے۔ اللہ قرآن میں فرماتے ہیں:

4

''بلاشبہ ہم نے ان کو سے اچھی بناوٹ میں پیدا کیا ہے۔''

یہ لوگ ختنہ کیوں کرتے ہیں، شادی بیاہ کا طر کہاں ہے، زکا حکم قرآن میں لیکن اس کا طر کہاں ہے؟ زکواۃ کا حکم قرآن میں اس کی تفصیل کہاں ہے؟ الغرض اس طرح کے بہت سے مسائل جن کا حل سوائے حدیث کے نہیں ہے۔

حدیث اور سائنس

حدیث کے وحی ہونے کے رے میں سائنس بھی ثبوت کر چکی ہے کہ وہ تیں جو اس قی فتہ دور میں، وسائل کے مہیا ہونے کی صورت میں ثابت ہوئی ہیں وہ چودہ صدیں پہلے جس میں تحقیق م کی کوئی چیز نہ تھی کہی گئی

ہیں تو یہ . ت مانے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے کہ یہ وحی ہے اور محفوظ ہے ۔ چند ا۔ چیزیں بطور مثال پیش کی جارہی ہیں۔

پیٹ ب کے چھینٹوں سے بچنا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''پیٹ ب سے بچو، کیو قبر کا عام عذاب اسی سے ہے۔''

①⑤⑨ ④⑤⑨ ②③①

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ:

ا۔ مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبروں پ سے گذرے، آپ نے فرما۔ ان دونوں پ عذاب ہو رہا ہے، لیکن کسی بڑے .ے َ ہ کی وجہ سے نہیں ہو رہا، ا۔ تو ان میں سے پیٹ ب سے نہ بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کر۔ تھا، پھر آپ نے ا۔ ۔ شاخ لی اور اسے چیر کر دو ٹکڑے کر د۔، اور ہر قبر پ ا۔ ٹکڑا لگا د۔، صحابہ نے عرض کیا کہ ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ نے کیوں کیا؟ فرما۔ امید ہے کہ . ۔ یہ دونوں خشک نہ ہوں ان پ عذاب

میں کمی ہوگی۔

(۲)(۱)(۸)

مستشرق جا٠ ٹ ملن لکھتا ہے کہ میرے پ س رانوں کی خارش اور پھنسیوں پیڑو کی جلد کا ادھڑ٠ ،سرینوں اور اس کے اطراف کی الرجی عضو خاص کے زخم کے مریض . . آتے ہیں تو میرا ان سے پہلا سوال یہی ہوتا ہے کہ کیا وہ پیٹ ب سے بچتے ہیں ان میں اکثر یت پیٹ ب سے نہ بچنے والوں کی ہے۔

(۱)(۹)(۵)

کتے کے جوٹھے کو مٹی سے دھو٠:

حضرت ابو ہر یرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا یت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرما یا:

. . کتا تمہارے کسی . تن میں منہ ڈال لے تو اس کو بہا دو پھر اس . تن کو سات مرتبہ دھوؤ۔

(۲)(۷)(۹)(۴۳)(۸)(۹)

. منی کا مشہور ڈاکٹر کرخ لکھتا ہے کہ جس وقت سے مجھ کو نوشادر کا داء الکلب کا تیر بہدف علاج ہو٠ در یافت ہوَا ہے اس وقت سے میں عظیم الشان نبی محمدؐ کی خاص طور پ قدر و منز لت کرتا ہوں اس انکشاف کی راہ میں مجھ انہیں کے مبارک قول کی شمع نور نے روشنی دکھائی میں نے ان کی وہ حد یث پڑھی جس کا مفہوم یہ ہے کہ جس . تن میں کتا منہ ڈالے اس کو سات . ردھو ڈالو چھ مرتبہ پ نی اور ایک مرتبہ مٹی سے یہ حد یث دیکھ کر خیال آ یا محمدؐ جیسے عظیم الشان پیغمبر کی شان میں فضول گوئی نہیں ہو سکتی ،ضرور اس میں کوئی مفید راز ہے ،اور میں نے مٹی کے عنصروں کی

کیمیائی تحلیل کرکے ہرا۔ عنصر کا داء الکلب میں الگ استعمال شروع کیا اخیر میں نوشادر کے تجربہ کی نو۔ ۔ آتے ہی مجھ پ منکشف ہوَ ۔ کہ مرض کا یہ علاج ہے ۔آنحضرتؐ نے مٹی سے ۔تن دھونے کی رغبت کیوں دلائی اس کی وجہ یہ ہے کہ نوشادر ہمیشہ مٹی میں موجود رہتا ہے اوراَ آپؐ نے محض نوشادر سے ۔تن دھونے کی ہدا۔ ۔ فرمائی ہوتی تو بسا اوقات اس کا ملنا غیر ممکن ہو۔ اس لیے مٹی جو ہر وقت اور ہر جگہ پ ئی جاتی ہے ۔تنوں کی صفائی کے لیے بہترین ذریعہ صفائی تھا۔

مسواک کا استعمال:

ابو ہر ۔ہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا۔ ۔ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرما۔:

اَ مومنین پ دشوار نہ ہو۔ اور زہیر کی حد۔ ث میں ہے اَ مجھے اپنی امت پ دشوار نہ معلوم ہو۔ تو ان کو ہر ز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

②⑤②㉓④②

حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما۔:

''مسواک منہ کو پ ک کرنے اور رب کی رضا کا ذریعہ ہے۔''

مسواک کرنے سے بلغم خارج ہوتی ہے ا۔ پتھالوجسٹ کا کہنا ہے کہ میرے تجربے اور تحقیق میں یہ ۔ت واضح ہو چکی ہے کہ مسواک دا ۔ ۔لے کے لیے ۔ق ہے۔حتی کہ اس کے مستقل استعمال سے ۔ک اور گلے کے ا۔ کے چانس بہت

کم ہوجاتے ہیں۔

بعض اہل دانش کا قول ہے کہ . . سے ہم نے مسواک چھوڑی ہے" . سے ڈینٹل سرج پیدا ہوئے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا۔ ہے کہ:

ا۔ مرتبہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر سوئے تو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاگے اور مسواک کر کے وضو کی اور یہ آ۔ پڑھی ﷺ إِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الخ سورت کے ختم ۔

①④⑤③

واشنگٹن امریکہ کا ڈاکٹر کہتا ہے کہ دا۔ جو اب ہوتے ہیں رات کو صاف نہ کرنے کہ وجہ سے ہوتے ہیں صبح اٹھ کر مسواک ۔ ش کریں ۔ نہ کریں لیکن رات کو ضرور مسواک کا استعمال کریں۔

وضوء اور . ۔ سائنس:

وضوء کرنے ۔ ہ معاف، طہارت کا حصول، ۔ ک منہ میں ۔ دوغبار کی وجہ سے آنے والے مضر صحت مادے صاف ہوجاتے ہیں۔

مغربی . منی میں ا۔ سیمینار رہوا جس کا موضوع تھا کہ مایوسی ۔ ڈ۔ کا علاج دواؤں کے علاوہ اور کن کن طر ۔ ں سے کیا جاسکتا ہے ۔ ا۔ ڈاکٹر نے بتا۔ کہ اس نے چند مریضوں کے روزانہ پ۔ نج . رمنہ دھلائے اور کچھ ماہ بعد ان کی بیماری میں کمی ہوگئی۔ ساتھ اس نے یہ بھی تجزیہ کیا ہے کہ یہ بیماری مسلمانوں میں دوسروں کی

نسبت کم ہے۔

۔ ی اور ۔ سائنس

بعض اطباء جس کا بلڈ پ ہائی ہو اس کو فوراً وضوء کر ۔ چاہیے۔

وضوء کا بچا ہوا پ ی ۔:

ابو حیۃ (ابن قیس) سے روا ۔ ہے کہ:

میں نے حضرت علی کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا تو پہلے اپنے دونوں پہونچے دھوئے یہاں ۔ کہ انہوں نے ان کو (اچھی طرح سے) صاف کیا۔ اس کے بعد تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ۔ ک میں پ ی ڈالا اور چہرہ تین مرتبہ دھو ۔ اور دونوں ۔ زو تین تین مرتبہ دھوئے پھر سر پ مسح فرما ۔۔ اس کے بعد دونوں پ ؤں کو ٹخنوں ۔ دھو ۔۔ پھر کھڑے ہو گئے اور وضو کا پ ی کھڑے کھڑے پی لیا اس کے بعد فرما ۔ کہ مجھے خیال ہوا کہ میں تم لوگوں کو جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طر وضو سکھلاؤں۔

ڈاکٹر فاروق احمد نے اپنی ر چ بیان کی ہے کہ جو وضوء کا بچا ہوا پ ی پیے

گا تو اس کا اثر مندرجہ ذیل ا ء پر ہوگا۔

پیشاب کی رکاوٹ ختم ہوگی ،جگر معدے اور مثانے کی سوزش اور خشکی کو دور کرتا ہے۔

③⑥

زاور۔ یسائنس:

مشہور امریکن ڈاکٹر بنھم جوزف کے زاور اسلام کے متعلق زندگی کے تجربات شائع ہوئے کہتا ہے کہ زاویہ مکمل اور متوازن ورزش ہے جس میں کمی بیشی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

زاویہ سے بہت سی بیماریوں مثلاً ذہنی امراض ،ا بی امراض، بے سکونی ،جوڑوں کے امراض ،ریڑھ کی ہڈی کے امراض کم لاحق ہوتے ہیں۔

مکھی ڈبو:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارے پینے کی چیز میں مکھی جائے تو اور ڈبو دینا چاہیے پھر نکال کر دیا جائے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔

③③②⑩

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کہ اَ مکھی تم میں سے کسی کے .تن میں َ جائے تو اسے ڈبو دو (کھانے میں) اس لیے کہ اس کے دونوں پ وں میں سے ا ِ میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفاء ہے اور بیشک وہ اپنا بیماری والا پ ڈالتی ہے لہذا چاہیے کہ اسے پورا غوطہ د ے۔

④④⑧③

سائنس کی رو مکھی کے ا ِ پ میں خطرن ک وائ س ہوتے ہیں اور یہ فوری اث ِ ہوتے ہیں . . مکھی کسی کھانے پ ِ کی چیز میں َ تی ہے تو وہ پ جس میں وائ س ہوت ہے کھانے پ ِ کی چیز میں ڈال دیتی ہے ۔جبکہ اس کے دوسرے پ میں ا وائ س . اثیم ہوتے ہیں اَ مکھی کو ڈبو دیں تو ا وائ س . اثیم کھانے میں مل کر فورا ان خطرن ک . اثیموں کو ختم کر دیتے ہیں۔

چھینک آنے پ الحمدللہ کہنا اور . . سائنس:

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روا ِ ت کرتے ہیں کہ:

'' اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرما ت ہے اور جمائی کو ن پسند فرما ت ہے . . کوئی شخص پ ِ اور الحمدللہ کہے تو ہر مسلمان پ جو اس کو سنے وا . . ہے کہ اس کا

جواب دے‘‘

⑥②②③

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

. . تم میں سے کوئی شخص چھینک تو الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھی یرحمک اللہ کہے تو اور . . اس نے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہا (تو چھینک والا) (یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت کرے اور تمہارے دل کی اصلاح کرے) کہے۔

⑥②②④

پروفیسر عطاء اللہ خان صدر شعبہ اسلامیات اسلامیہ کالج لاہور کہتے ہیں کہ ایک انگریز نے . . یہ حدیث پڑھی کہ جو مسلمان چھینک وہ کہے جو سنے کہے پھر چھینک والا جواب میں

کہے۔اس نے سوچا کہ اتنے معمولی کام پر اتنی دعا پڑھنے کہ کیا وجہ ہے؟اس نے تحقیق شروع کر دی پھر پتہ دماغ کی رگوں میں ہوا رک جاتی ہے اور قدرت نے اس کو نکالنے کے لیے چھینک کا انتظام کیا ہے اس طرح چھینک کے سے ہوا نک کے راستے خارج ہو جاتی ہے اگر یہ ہوا رکی رہے تو فالج کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے اس لیے چھینک والے کے لیے ایسا پڑھنا ہے۔

اسی طرح جو دوغبار نک اندر جاتا ہے وہ بھی صاف ہو جاتا ہے۔

عشاء کے بعد یتہ نہ سو:

حضرت ابو. زہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

⑧⑥⑤

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے قبل سو اوراس کے بعد .تیں کرنے کو پسندفرماتے تھے۔''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

86

ڈاکٹرنکسن وزیٹرکی تحقیق یہ ہیکہ جولوگ رات کوجلدنہیں سوتے دیر گئے۔ خلوت گاہ میں جاتے ہیں ایسے لوگ . . میریپاس مریض بن کرآئے تومیں نے ان میں ا بی

اورنفسیاتی امراض کی کثرت پائی وہ بکثرت الجھے ہوئے مایوسی کا شکارتھے ان میں سے بعض کارجحان خودکشی کی طرف تھا۔الغرض کائنات کااصول دن کا کام اوررات آرام کاہے . . اس اصول کوتوڑیں گے توصحت اورجاودانی سے ہاتھ دھوبیٹھیں گے۔

ہ اور . یسائنس:

حضرت ثو. ن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما:

۲۲۳۸۶

’’بے شک آدمی رزق سے محروم کردیا جاتا ہے ۔ہ کی وجہ سے جووہ کرتا ہے۔‘‘

ایک ماہر پتھالوجسٹ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ ۔ یہ تحقیقات سے یہ ۔ت ث ۔ت ہوچکی ہے ۔ہ سے پریشانی، ت۔ ب اورنفسیاتی امراض پیدا ہوتے ہیں دراصل ۔ہ سے خون میں مین HISTAMEEN کی زیادتی ہوجاتی ہیجس سے ۔ین سیل بہت زیادہ متاثہ ہوتے ہیں اورا ن بے شمارمہلک امراض میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

ایک جوتا نہ پہنو:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم میں سے کوئی آدمی ایک ہی جوتی پہن کر نہ چلے دونوں جوتیاں پہنے رکھے یا دونوں جوتیاں اتار دے۔

۸۶۳۷۹۰۱۲

ڈاکٹر وزیٹر نے سالہا سال کی تحقیق کے بعد اس بات کی ۔ر ۔تنبیہ کی ہے کہ بغیر جوتے کے چلنا بھی مفید ہے اورایک پاؤں میں جوتا اوردوسرا خالی بہت نقصان دہ ہے کیونکہ میں نے ایسے مریضوں کو لنگڑی SHAHICA کے درد میں مبتلاء پایا ہے۔ کیورمیڈ سائنس بحوالہ ۔ت ی اور ۔ یسائنس

اسلامی سال کا چھٹا مہینہ

جمادی الثانی

یہ اسلامی سال کا چھٹا مہینہ ہے اس کے د ۰م جمادی ستہ،
اور بھی ہیں اہل عرب اس مہینے کو جمادی الثانی ۔ جمادی الثانیۃ
کہنا ۰ پسند سمجھتے تھے ۔ جمادی الا ٰ ی مہینے کی کوئی خاص عبادت اور
فضیلت قرآن وحد ۔ ۃ سے صحیح دلائل سے ۃ . ۔ نہیں ہے۔

جمادی الثانی کے خطبات

① قرآن مجید کے آداب احکامات

② تلاوت قرآن کے فوائد

③ حکیم لقمان کی اپنے بیٹے کو چند نصیحتیں

④ دایں اور بایں

⑤ کھانے اور پینے کے آداب

⑥ شہید کے اقسام

قرآن مجید کے آداب احکامات

ارشاد ربی تعالیٰ ہے:

''جنہیں ہم نے کتاب دی ہے اور وہ اسے پڑھنے کے حق کے ساتھ پڑھتے ہیں وہ اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے ساتھ کفر کرے وہ نقصان والا ہے''

تمہیدی کلمات

قرآن مجید فرقان حمید کو اللہ تعالی نے بہت زیادہ عزت وعظمت بخشی ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے کہ جسکا تعارف اللہ تعالی نے کہہ کر کروایا ہے۔ کہ یہ ایسی کتاب ہے جس میں کوئی شک وشبہہ نہیں ہے۔ اور

یہ ایسی کتاب ہے کہ باطل نہ اسکے آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے یہ تو حکیم اور حمید کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ اور

رب العالمین کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ اور

اسے لانے والا روح الأمین (جبریل) ہے۔ اور

اللہ کے حکم سے اس نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر اسے نازل کیا ہے

ا قلب اطہر پ ·زل کیا َ یہ اسے تا کہ وہ بھی
لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرانے والے بن جا
ہم نے اسے .. تا رات میں ·زل
کیا ہے اور ہمی ڈرانے والے ہیں۔ ہم
نے اسے قدر والی رات میں ·زل کیا ہے جو کہ
ا یہ ہزار سال سے بھی بہتر ہے۔

رمضان المبارک کے مہینے میں قرآن ·زل ہوا ہے اور یہ لوگوں کے لیے سرچشمہء ہدا یہ تا ہے اور حق و ِطل کے درمیان فرق کرنیوالا بھی۔
اللہ تعالی نے یونہی مختلف ا ·از سے اپنی کتاب قرآن مجید فرقان حمید کا تعارف کروا یہ ہے اور اسی وحی الہی کا مقام ومرتبہ بیان کرتے ہوئے یہاں تا فرما دی:

3

''جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے ·زل کیا َ یہ صرف اور صرف اس ہی کی اتباع کرو اور اسکے علاوہ د اولیاء کی اتباع نہ کرو تم کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو۔''

قرآن کا ادب واحترام

اور ا یہ مؤمن شخص پ لازم ہے کہ وہ اسکا ادب واحترام کرے کہ:

اَ کوئی شعاٴ اللہ کی تعظیم کرتا ہے تو یہ تو دلوں کے تقوی کا نتیجہ ہے۔

تمام تر آسمانی کتابوں کا ادب واحترام

اسی طرح مصحف کی عزت وحرمت بھی ہمارا دین ہمیں سکھاتا ہے اور صرف قرآن مجید ہی نہیں بلکہ تمام تر آسمانی کتابوں کا ادب واحترام دین اسلام میں لازم ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودیوں کا ایک وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیے اور زنا کے ایک مرد میں فیصلہ کیجئے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے:

④④④⑨

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تکیہ رکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیٹھ گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے توراۃ منگوائی وہ لائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نیچے سے تکیہ نکالا اور تورات کو اس پر رکھا پھر فرمایا میں تجھ پر بھی ایمان لاتا ہوں اور اس ذات پر بھی جس نے تجھے نازل کیا ہے۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توراۃ کو بڑی عزت طرح سے تکیے پر رکھ کر کھولا ہمارا دین ہمیں یہی تعلیم دیتا ہے کہ منزل من اللہ کتب کی حرمت وعزت کو

تسلیم کیا جائے ان پ ایمان لا جائے اور انکا ادب واحترام کیا جائے۔

قرآن مجید کی تلاوت کے آداب وحقوق

اور قرآن کے ادب واحترام میں یہ .ت بھی شامل ہے کہ قرآن کے حقوق ادا کیے جا اور حقوق قرآن میں سے ا حق یہ بھی ہے کہ اسکی تلاوت کی جائے۔ صد حیف کہ وہ صدا جو ہمارے گھروں سے صبح سو ے قرآن کی تلاوت کے ساتھ بلند ہوا کرتی تھیں ہوا ہوگئیں ....کنبہ کے ہر فرد کے لیے صبح دم قرآن پ ھنا لازم ہو تھا اب اخبار بنی فرض عین ہو چکا....دن بھر خبروں پ تبصروں کے لیے تو بہت وقت ملتا ہے ت . قرآن فہم قرآن تلاوت قرآن کے لیے وقت ارد .....ایسا سلوک تو شا ہمارے معاشرے میں سوتیلوں کے ساتھ بھی روا نہیں رکھا جا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم د تھا:

⑤⑩⑤④

''ا ماہ میں مکمل قرآن کی تلاوت کر لیا کرو۔''

اور ہمیں یہ معلوم ہے کہ جس کام کو سرا م دینے کا حکم اللہ تعالی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیں وہ کام فرضا ہوا کر ہے۔ لیکن اسکے وجود ہم اس فریضہ سے عہدہ آ ہونے سے کوسوں دور ہیں ادو یت بچوں کی پہنچ سے دور رکھی جاتی ہیں لیکن یہ روحانی دواء ڑوں کی پہنچ سے دور رکھ دی گئی ہے بچے تو شا صبح وشام مسا میں جا کر گھر پہنچ کر پ ھانے والے قاری صا کے سامنے روزانہ قرآن کا کچھ حصہ پ ھ ہی ت ہیں اس میدان میں ڑے بچوں سے پیچھے ہیں لہذا انہیں اپنی ان اداؤں پہ غور کر چاہیے اور بچوں کو دیکھ کر ڈوب مر چاہیے !!!

آیئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے شوق تلاوت کو دیکھتے ہیں صرف ا مثال سنیں۔

سید عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:
میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں کتنے دنوں میں قرآن پڑھوں؟
آپ نے فرمایا: ''ایک مہینہ میں۔''
انہوں نے کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔
ابوموسیٰ نے یہ جملہ بار بار دہرایا، یعنی انہوں نے اس مدت میں کمی چاہی۔
پھر آپ نے فرمایا: ''سات دنوں میں پڑھو۔''
انہوں نے کہا: میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔
آپ نے فرمایا:
''جس شخص نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا، اس نے اسے سمجھا ہی نہیں''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ:
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے پہلے کبھی قرآن مکمل نہیں کیا۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''اس شخص نے قرآن سمجھا ہی نہیں جس نے اسے تین دن سے پہلے پڑھا''

قرآن مجید فرقان حمید کی تلاوت کے بھی کچھ آداب ہیں جن تمام آداب کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمیں تلاوت ویسے ہی کرنی چاہیے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کر کے دکھائی ہے اور ہمیں سکھائی ہے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کا انداز کیا تھا؟ وہ کیسے قرآن پڑھا

کرتے تھے؟ قرآن . ز .ن صا . قرآن کیسے جاری ہوا کرتا تھا؟ آیئے یہ . . تیں ہم ان سے پوچھتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روز و ش . کو اپنے سینوں میں سموئے ہوئے ا۔ خاموش داعی کے طور پ کتب احادی۔ ث کی شکل میں ہمارے مابین موجود ہیں۔

قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھو

سید۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کیسے پڑھتے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے:

⑤⑩④⑥

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراء ت لمبا کھینچ کھینچ کر ہوتی پھر انہوں نے بطور مثال پڑھ کر سنائی اور بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لمبا کھینچتے کو لمبا کرتے، کو لمبا کرتے۔''

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کا ان ازذکر کرتے ہوئے فرمایا:

④⑩⑩①

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم

پڑھتے اور ہر

ہر آ ۔ ۔ کو علیحدہ علیحدہ کر کے پڑھتے یعنی ہر آ ۔ ۔ پ وقف فرما یا کرتے۔
اور یہی حکم اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا ہے:

''قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھیے۔''

کیو اللہ تعالی نے اسی ا ۔ از میں امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھایا ہے:

اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھایا ہے۔

''اور قرآن کریم کو ہم نے صاف صاف واضح ا ۔ از میں ۔ تیل کے ساتھ ا ۔ را ہے ۔ کہ آپ اسے لوگوں کے سامنے ۔ تیل کے ساتھ پڑھ کر سنا ''

یہ آیت اس ۔ ت کی دلیل ہیں کہ قرآن کریم کو ٹھہر ٹھہر کر اور صاف، واضح کر کے پڑھا جائے۔ حضرت یعلی بن مملک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:
اس نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کے ۔ رے در یفت کیا، انہوں نے فرما یا:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت واضح ہوتی تھی، ا ۔ ا ۔ حرف الگ الگ کر کے تلاوت فرماتے تھے''

قرآن مجید کی دو دو تین تین یا زائد آیت کو ایک ساتھ بغیر وقف کے پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں بلکہ یہ سنت کی مخالفت ہے۔

تیز تیز قرآن مت پڑھو

تیز پڑھنا ممنوع ہے کیونکہ بعض اوقات تیز پڑھنے سے حروف رہ جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بھی تیز پڑھنے سے منع فرمایا تھا۔

''(اے محمد ﷺ) آپ قرآن کے پڑھنے کے لیے اپنی زبان کو تیز تیز حرکت نہ دیا کریں'' (یعنی بہت زیادہ تیز نہ پڑھا کریں)

قرآن کو اچھی آواز سے پڑھو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قرآن کو اچھی آواز کے ساتھ زینت دو''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنی جتنی توجہ سے اس نے نبی کریم ﷺ کا بہترین آواز کے ساتھ قرآن (پڑھنا) سنا ہے''

تلاوت کرو تو سمجھ کر غور وفکر کے ساتھ پڑھو

''یہ کتاب ہے جسے ہم نے آپ پر اتارا، تاکہ لوگ اسکی آیتوں پر تدبر کریں'' [ص ۲۹/۳۸]

''کیا یہ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے ؟ یا ان کے دلوں پر تالے لگ گئے ہیں '' [محمد ۲٤/٤۷]

قرآن پڑھا جا رہا ہو تو خاموشی سے سنا کرو

''اور جب قرآن پڑھا جایا کرے تو اس کی طرف کان لگا دیا کرو اور خاموش رہا کرو امید ہے کہ تم پر رحمت ہو '' [الاعراف ۲۰٤/۷]

قرآن کا مذاق نہ اڑایا جائے اور نہ سنا جائے

اور اگر لوگ قرآن کو طنز وتشنیع کر رہے ہوں تو ان کے پاس نہ بیٹھا کرو ورنہ تو بھی ویسا ہی ہو جائے گا

''تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالی کی آیتوں (قرآن) کیساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو! جب تک کہ وہ اسکے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، (ورنہ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو ''

[النسآء ٤/١٤٠]

تلاوت سے قبل تعوذ پڑھو

تلاوت قرآن سے قبل اللہ تعالی نے تعوذ پڑھنے کا حکم دیا ہے:

98

''. . آپ قرآن کی تلاوت کرنے لگیں تو شیطان مردود سے اللہ تعالی کی پناہ مانگ لیا کرو۔''

پناہ مانگنے کا طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے کہ کیسے پناہ مانگنی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید فرقان حمید کی تلاوت سے قبل تعوذ کے یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

⑤⑦⑦
②④②
⑦⑩⑧

اسکے علاوہ اور بھی بہت سے مواقع پہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعوذ کے مختلف الفاظ سکھائے ہیں مثلا غصہ کے وقت تعوذ کے یہ الفاظ ہیں:

⑤①①⑥
⑩①⑥②

مسجد میں داخل ہوتے ہوئے اور [illegible] ہوئے تعوذ کے یہ کلمات سکھائے گئے

ہیں:

④⑥⑥

اسی طرح اور بھی بہت سے مواقع پ مختلف الفاظ تعوذ سکھائے گئے ہیں لہذا ہمیں چاہیے کہ تعوذ کے جو کلمات جس موقع پ پڑھنے کے لیے سکھائے گئے ہیں ان کلمات کو اسی موقع پ پڑھا جائے قرآن کی تلاوت سے قبل بوقت غصہ تعوذ والے الفاظ ۔ بوقت دخول مسجد تعوذ والے کلمات پڑھنے کی بجائے وہی الفاظ اپنائے اور پڑھے جا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پ پڑھے ہیں۔کہ خیر الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہترین طر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا طر ہے۔

قرآن چھونے سے پہلے طہارت حاصل کریں

مصحف کو چھونے کے ۔ رہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''اسے صرف پ ک صاف لوگ ہی چھوتے ہیں''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مصحف کو طاہر کے علاوہ اور کوئی نہ چھوئے۔

③/④⑧⑤

یعنی مصحف کو چھونے کے لیے ا ن کا طاہر ہو· لازمی اور ضروری ہے۔لہذا حائضہ عورت اور جنبی مصحف کو نہیں چھو ۔ کیو اللہ تبارک وتعالی نے ان

دونوں کو طہارت حاصل کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

6

''اَ تم جنبی ہو تو طہارت حاصل کرلو (یعنی غسل کرلو)''

نیز فرمایا:

222

اور تم ان (حائضہ عورتوں) کے قر . نہ جاؤ حتی کہ وہ پ ک ہو جا تو . وہ طہارت حاصل کر لیں (یعنی غسل کرلیں) تو جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا پس جاؤ۔

رہا زبانی قرآن حکیم کی تلاوت کر تو اسکی ہر حا میں رخصت واجازت ہے۔

قرآن حکیم کی تلاوت کی جائے

تلاوت قرآن مومنین کی نی ہے، ارشاد ری تعالیٰ ہے۔

''جنہیں ہم نے کتاب دی ہے اور وہ اسے پڑھنے کے حق کے ساتھ پڑھتے ہیں وہ اس کتاب پ بھی ایمان ر تے ہیں اور جو اس کے ساتھ کفر کرے وہ نقصان والا ہے''

قرآن حکیم پ مکمل ایمان لاؤ اور اسے سمجھو

اسی طرح قرآن حکیم کی حرمت وعزت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ اس کو پڑھنے

کے بعد اس پ ایمان لا جائے اور اسکے احکامات پ عمل پیرا ہوا جائے اور تمام احکامات مانے جا ۔ یہ نہ ہو کہ جو حکم من کو بھا اسے مان لیا اور جس سے اپنے مفادات کو زد آتی ہو اسے چھوڑ د یہ اللہ تعالی کے ہاں بہت بڑا م ہے:

85

''کیا تم کتاب کے کچھ حصہ کو ما ہو اور کچھ کو نہیں ما ؟ تم میں سے جو بھی ایسا کام کرے گا اسکا لہ صرف اور صرف یہ ہے کہ د میں اسے رسوائی ملے گی اور آ ت میں اسے سخت ین عذاب سے دو چار کیا جائے گا اور اللہ تعالی تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے۔''

اور اسکے احکامات پ عمل کرنے کے لیے اسے سمجھنا اس میں غور وفکر کر ا لازمی اور ضروری امر ہے اور اللہ تعالی نے اس کتاب عز کو سمجھنے اور نصیحت حاصل کرنے کیلیے نہا ہی آسان بنا د ہے:

17

''اور ہم نے یقیناً قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر د ہے تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا ؟۔''

ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن مجید کے آداب احکامات اور عزت وحرمت کو ملحوظ ر ہوئے اسکے حقوق کو ادا کریں اسکی تلاوت کریں جیسا کہ تلاوت کرنیکا حق ہے اس پ ایمان لا جسطرح سے ایمان لانے کا حق ہے اس کو سمجھیں جس طرح سمجھنے کا حق ہے اس پ عمل پیرا ہوں جسطرح عمل پیرا ہونیکا حق ہے اور اسکی

قدر کریں جس طرح قدر کرنے کا حق ہے۔

تلاوت قرآن کے فوائد

ارشاد ربی تعالیٰ ہے:

''جو اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت (کے فائدے) کے امیدوار ہیں جو کبھی ختم و تباہ نہیں ہوگی''

تمہیدی کلمات:

قرآن مجید ایک ایسی عظمت کتاب ہے جس کے ہر پہلو میں امتیاز یکتا کا مظہر ہے جس نے جہالت اور گمراہی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکال کر انسان کو امن کا راستہ دکھایا، اخلاقیات کا درس دیا، ہر ایک کے حقوق کا تحفظ کیا، جس نے سابقہ امم کی ذکر و اذکار کے قصص سنا کر ترقی اور ارتقاء کے گن سکھائے۔

قرآن کریم کی خوبیاں اور فضائل بے شمار ہیں۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ انسان کی فلاح کا ضامن ہے۔ خوش گوار زندگی بسر کرنے کا نہایت جامع اور آسان دستور العمل ہے۔ اس کے احکام و نواہی فطرت کے عین مطابق ہیں۔ بناوٹ سے پاک ہیں۔ بالکل صاف صاف ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور اس پر عمل

کرنے کے چند فوائد ذکر کریں گے۔

تلاوت قرآن کرنے والے مؤمن

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے:

''جن لوگوں کو ہم نے کتاب عنایت کی ہے وہ اسے (ایسے) پڑھتے ہیں جیسے اسے پڑھنے کا حق ہے، یہی لوگ اس پر ایمان رکھنے والے ہیں۔''

قرآن پڑھنے والے بے ضرر۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''جو اللہ تعالی کی کتاب پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت (کے فائدے) کے امیدوار ہیں جو کبھی ختم و تباہ نہیں ہوگی''

تلاوت قرآن کرنے والے ہدایت یافتہ ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

’’ اللہ تعالی نے نہا۔ اچھی ۔ تیں ۔ زل فرمائی ہیں (یعنی) کتاب (جس کی آیتیں) ۔ ہم ملتی جلتی (ہیں)اور ۔ ر ۔ ر پڑھی جاتی (ہیں)جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے ۔ ن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں ،پھر ان کے ۔ ن اور دل ۔ م (ہوکر)اللہ تعالی کے ذکر کی طرف (متوجہ)ہوجاتے ہیں ،یہی اللہ تعالی کی ہدا۔ ہے‘ اس کے ذریعے جسے چاہتا ہے ہدا۔ دیتا ہے اور جسے اللہ تعالی گمراہ کر دے اسے کوئی ہدا۔ دینے والا نہیں۔‘‘

تلاوت پ صدقہ کے ۔ ا۔ ثواب

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

’’ آواز بلند قرآن کریم پڑھنے والا شخص ظاہری صدقہ دینے والے کی طرح ہے اور آہستہ قرآن پڑھنے والا شخص چھپا کر صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔‘‘

قرآن کی تلاوت اور ساری رات کا قیام

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

’’جس نے رات میں سو آیت تلاوت کیں اس کے لیے رات بھر کا قیام لکھ دیا جا۔ ہے‘‘

ہر حرف پ دس نیکیاں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھے گا تو اس کے لیے ہر حرف کے عوض ایک نیکی جو دس نیکیوں کے برابر ہے (یعنی قرآن کے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ملتی ہیں) میں یہ نہیں کہتا کہ سارا الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے (یعنی الم کہنے سے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں)۔''

قرآن پڑھنے والے کی خوشبو

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے۔ ترنجبین (نارنگی) جیسی ہے کہ اسکی خوشبو بھی اچھی ہے اور اسکا ذائقہ بھی اچھا ہے''

''اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ہے۔ کھجور جیسی ہے اسکی خوشبو نہیں لیکن اسکا ذائقہ میٹھا ہے''

''اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے۔خوشبو دار پودے (جیسے گلاب وغیرہ) کیطرح ہے کہ جس کی خوشبو اچھی ہے اور ذا تلخ ہے''

''اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ہے۔انلا ائس (تمہ) جیسی ہے جس میں خوشبو نہیں اور اسکا ذا بھی ٹ واہے''

حضرت ابو ہریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قرآن پک کی تعلیم حاصل کرو (اس کے بعد) اسکی تلاوت کرتے رہو، د رکھو! قرآن پک کی مثال . کوئی اسکی تعلیم حاصل کرتا ہے پھر تلاوت کرتا ہے اور اس کے ساتھ قیام کرتا ہے اس تھیلے کی ما ہے جو کستوری سے بھرا ہوا ہے اور اسکی خوشبو ہر جگہ مہک رہی ہے اور اس شخص کی مثال جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی ۔پھر وہ (غافل ہو کر) سو یا رہا حالا قرآن مجید اسکے دل

میں ہے اس تھیلے کی ما ہے جو کستوری سے بھرا ہوا ہے لیکن اسکا منہ (رسی سے) . ھا َ ہے"

تلاوت قرآن کرنے والے معزز فرشتوں کے ساتھ

سید. عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما :

"قرآن مجید (کی) تلاوت کا ہر ماہر نیک . رگ اور کا ت . فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن مجید پڑھتے ہوئے اٹکتا ہے، پڑھتے ہوئے اسے مشکل پیش آتی ہے، اس کے لیے دوہرا ا . ہے۔"

قرآن عزتیں دیتا ہے

جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما :

یہ وہ کتاب ہے جس کی وجہ سے بہت سی قومیں ذلیل، تباہ اور . ہوجاتی ہیں اور بہت سی قوموں کو اللہ عزت وعروج نصیب کر دیتا ہے۔"

مانگی ہوئی چیز ضرور ملے گی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز جناب جبرائیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اوپر سے دروازہ کھلنے کی زوردار آواز سنی اپنا سر اٹھایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ یہ آسمانوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا' اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا ہے جو آج سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سلام عرض کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو نور مبارک ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے یہ نور کسی نبی کو نہیں کئے گئے (وہ یہ ہیں)

سورۃ فاتحہ

سورۃ بقرہ کی آخری دو آیت

مزید فرمایا کہ جو شخص یہ دو آیت پڑھے گا اسے اس کی مانگی ہوئی چیز ضرور دی جائے گی۔

قاری قرآن قابل رشک

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''حسد (رشک) صرف دو شخصوں پر (جائز) ہے، ایک اس شخص پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہے اور وہ اسے دن رات پڑھتا ہے اور اس کا پڑوسی اسے سن کر کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی اس کی طرح پڑھنا نصیب ہوتا تو میں بھی اسی طرح عمل کرتا، دوسرے اس شخص پر جسے اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہو اور وہ اسے راہ حق میں خرچ کرتا ہے، پھر کوئی اس پر رشک کرتے ہوئے کہے کہ کاش مجھے بھی یہ مال میسر آتا تو میں بھی اسے اسی طرح صرف کرتا۔''

قرآن عزت دیتا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روا یہ ہے کہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ا یہ قبر میں (تحقیق کے لیے) رات کے وقت ا ی تو آپ کے لیے پ اغ سے روشنی کی گئی آپ نے میت کو قلے کی طرف سے پکڑا''
اور فرما یہ کہ:

'' اللہ تعالی تم پ رحم کرے تم بہت م دل اور قرآن کی اکثر یہ سے تلاوت کرنے والے تھے''
آپ نے اس کے جنازہ پ چار تکبیریں پ ھی۔

قرآن روز قیامت سفارشی ہوگا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یہ:

'' قرآن پ ھا کرو کیو قرآن قیامت کے روز ان لوگوں کی سفارش کرے گا جو اسکی تلاوت کرتے رہے۔''

قرآن سیکھنے اور سکھانے والا بہترین ا ن

رسول اللہ ﷺ نے فرما ۔:

''تم میں وہ شخص ۔ سے بہتر ہے جو قرآن سیکھتا اور سکھا۔ ہے''

حافظ قرآن معزز فرشتوں کے ساتھ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرما ۔:

'' قرآن مجید کا ماہر شخص معزز لکھنے والے، اطا ۔ ۔ ار فرشتوں کے ساتھ ہوگا ۔ اور جو شخص قرآن مجید اٹ اٹ کر پڑھتا ہے اور اس پ تلاوت کر۔ مشکل ہو۔ ہے تو اسکے لیے دہرا ا۔ ہے'' ا ۔ دوسری روا ۔ ۔ میں ہے کہ: اس شخص کی مثال جو قرآن کی تلاوت کر۔ ہے اور وہ اسکا حافظ ہے ۔۔۔۔ [وہ معزز فرشتوں کی صف میں ہوگا]

تلاوت کرنے والوں پ رحمت کی ۔ سات

سید۔ ابو ہر ۔ ہ رضی اللہ عنہ سے روا ۔ ۔ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما ۔:

''۔ ۔ بھی کچھ لوگ اللہ تعالی کے گھروں میں سے کسی گھر (یعنی مسجد) میں اکٹھے ہو کر اللہ تعالی کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اسے ا ۔ دوسرے کو

پڑھاتے ہیں، ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت الٰہی انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور فرشتے ان پر سایہ فگن ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے پاس موجود مخلوق میں کرتا ہے۔''

سورہ فاتحہ کی برکت

سیدنا ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے کچھ صحابہ کسی سفر میں گئے انہوں نے عرب کے کسی قبیلہ میں جا کر پڑاؤ کیا اور ان سے مہمان نوازی کرنے کو کہا لیکن انہوں نے ان کی مہمان نواز کرنے سے انکار کر دیا پھر اتفاق سے اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا تو لوگوں نے ہر قسم کی تدبیر کی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ پھر کسی نے کہا تم صحابہ کرام کے پاس جاؤ شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی علاج ہو۔ چنانچہ وہ لوگ ان کے پاس آئے اور کہا کہ اے لوگو! ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے ہم نے ہر قسم کی تدبیر کی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی علاج ہے؟ تو ابو سعید نے کہا: ہاں اللہ کی قسم! جھاڑ پھونک تو کرتا ہوں اللہ کی قسم ہم نے تم سے مہمانی طلب کی لیکن تم نے ہماری مہمان نوازی نہ کی اس لیے میں دم نہیں کروں گا۔ ہاں اگر تم ہمارے لیے کچھ اجرت مقرر کرو (تو پھر دم کروں گا۔) ان لوگوں نے کچھ بکریوں پر صحابہ کو رضامند کر لیا تو میں گیا اور سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو فوراً ہی وہ شخص تندرست ہو گیا۔ گویا اس کے بندھن کھول دیئے گئے ہیں اور وہ اٹھ کر چلنے لگا ایسا معلوم ہوا کہ اسے کوئی بیماری ہی نہ تھی۔ (حضرت ابوسعید) فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے ان کی وہ اجرت جس پر ان کو راضی کیا تھا دے دی تو بعض لوگوں نے کہا (اس کو) تقسیم کر لو

جنہوں نے دم کیا تھا انہوں نے کہا ایسا نہ کرو۔ حتی کہ ہم نبی ﷺ کے پس جا کر اس واقعہ کا ذکر کریں۔ پھر دیکھیں کہ آپ ﷺ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں۔ . . رسول اللہ ﷺ کے پس آئے اور آپ ﷺ سے اس واقعے کا ذکر کیا تو آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا تم کو کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا اور جو کچھ ہے وہ تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالو۔

سورۃ البقرہ کی تلاوت اور تہجد کا ثواب

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص سورۃ بقرہ کی آخری دو آیت رات میں پڑھ لے تو یہ اس کے لیے کافی ہوں گی''

ایک دوسری روایت میں ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے سورۃ البقرہ کی آخری آیت تلاوت کیں اسے قیام اللیل سے کفایت کریں گی''

سورت بقرہ تلاوت سے شیطان بھاگ جاتا ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، شیطان اس گھر سے فرار ہو جاتا ہے جس گھر

میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہو۔''

سورہ بقرہ پڑھنا . ش . ت ہے

سید. ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روای. ت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہو ئے سنا:

''سورۂ بقرہ تلاوت کیا کرو ،اسے پڑھنا . ش . ت ہے اور اسے چھوڑ. . ش حسرت اور جادوَ اس کی ت ب نہیں لا ت ۔''

سورہ بقرہ اورسورہ آل عمران کی سفارش

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

''' زہراوین' کی تلاوت کرو اور وہ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران ہیں (روز قیامت یہ اپنے پڑھنے والے کے پس روشنی کی شکل میں)ان کے آگے آگے

ہوں گی گو۔ وہ دو ۔دل ہیں ۔ سیاہ رَ کے دو سائبان ہیں جن سے روشنی چمکتی ہے ۔صفبستہ پ ۔وں کی دو قطاریں ہیں (سایہ کئے ہوئے) اپنے پ ڑھنے (۔ ۔دکرنے) والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی سورۃ بقرہ پ ڑھا کرو، کیو اس کو پ ڑھنا (حفظ کر ۔) ۔ ش ۔ ۔ ہے اور اسے چھوڑ ۔ ۔ ش حسرت ہے اور جادوَ لوگ اسکا مقابلہ نہیں کر ۔ ۔''

سورۃ بقرہ کی تلاوت ۔ ش ۔ ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرما۔: سورۃ بقرہ پ ڑھا کرو کیو اسکا پ ڑھنا ۔ ش ۔ ۔ اور چھوڑ ۔ ۔ ش حسرت ہے۔

آپ ﷺ نے فرما۔: جس گھر میں سورۃ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے شیطان اس گھر سے دور بھاگ جا۔ ہے۔

آ۔ ۔ الکرسی کے ۔ ۔ ۔ ۔ کا داخلہ

سید۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روا۔ ۔ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما۔:

''جس شخص نے ہر فرض ز کے بعد آیۃ الکرسی پ ڑھی اسے ۔ ۔ میں جانے سے موت کے سوا کوئی چیز نہیں روکتی، یعنی جونہی موت آئے گی فوراً ۔ ۔ میں

پہنچ جائے گا۔''

شیطان کے حملے سے محفوظ

آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک محافظ فرشتہ ساری رات اسکی محافظت کرتا ہے اور وہ ساری رات شیطان کے حملے سے محفوظ رہتا ہے۔''

فرشتہ نگران مقرر ہو جاتا ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقہ فطر کی حفاظت پر مقرر فرمایا: پھر ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھوں سے کھجوریں سمیٹنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا ،اس پر اس نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں بہت محتاج ہوں۔ میرے بال بچے ہیں اور میں سخت ضرورت مند ہوں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس کے اظہار معذرت پر میں اسے چھوڑ دیا، صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا ،اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! گذشتہ رات تمہارے قیدی نے کیا کیا تھا؟ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ اس نے سخت ضرورت اور بال بچوں کو رونا رویا، اس لئے مجھے اس پر رحم آیا، اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔

آپ نے فرمایا کہ وہ تم سے جھوٹ بول کر گیا ہے، ابھی وہ پھر آئے گا

،رسول اللہ ﷺ کے فرمانے کی وجہ سے مجھ کو یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا۔اس لئے میں اس کی تک میں لگا رہا،اور وہ دوسری رات آ کے پھر پھر غلہ اٹھانے لگا،تو میں نے اسے پھر پکڑا اور کہا کہ تجھے رسول کریم ﷺ کی امت میں حاضر کروں گا۔لیکن اب بھی اس کی وہی التجا تھی کہ مجھے چھوڑ دے،میں محتاج ہوں،بال بچوں کا بوجھ میرے سر پہ ہے۔اب میں کبھی نہیں آؤں گا ،مجھے رحم آیا،اس لیے اسے چھوڑ دیا آپ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا: کہ تم سے جھوٹ بول کر گیا ہے،اور وہ پھر آئے گا،تیسری مرتبہ پھر میں اس کے انتظار میں تھا کہ اس نے پھر تیسری رات آ کر غلہ اٹھانا شروع کیا،تو میں نے اسے پکڑ لیا،اور کہا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ کی امت میں پہنچانا اب ضروری ہو گیا ہے۔یہ تیسرا موقع ہے،ہر مرتبہ تم یقین دلاتے رہے کہ پھر نہیں آؤ گے لیکن تم باز نہیں آئے اس نے کہا کہ اس مرتبہ مجھے چھوڑ دے تو میں تمہیں ایسے چند کلمات سکھادوں گا جس سے اللہ تعالی تمہیں فائدہ پہنچائے گا،میں نے پوچھا،وہ کلمات کیا ہیں؟اس نے کہا،تم اپنے بستر پہ لیٹ کر تو آیۃ الکرسی ﴿اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم﴾ پوری پڑھ لیا کرو،ایسا نگران فرشتہ اللہ تعالی کی طرف سے تمہاری حفاظت کرتا رہے گا۔اور صبح تک شیطان تمہارے پاس نہیں آسکے گا،اس مرتبہ بھی پھر میں نے اسے چھوڑ دیا۔صبح ہوئی تو رسول کریم نے دریافت فرمایا: گذشتہ رات تمہارے قیدی نے کیا معاملہ کیا؟میں نے عرض کیا،یا رسول اللہ ﷺ اس نے مجھے چند کلمات سکھائے اور یقین دلایا کہ اللہ تعالی مجھے اس سے فائدہ پہنچائے گا،اس لئے میں نے اسے چھوڑ دیا،آپ نے دریافت کیا وہ کلمات کیا ہیں؟میں نے عرض کیا کہ اس نے بتایا تھا کہ

. . بستر پ لیٹو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو، اس نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ اللہ کی طرف سے تم پ ایـ نگران فرشتہ مقرر رہے گا ،اور صبح ـ شیطان تمہارے قریـ بھی نہ آسکے گا ،صحابہ رضی اللہ عنہم خیر کو . سے آگے بڑھ کر ـ والے تھے ،نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایـ: کہ اَ چہ وہ جھوٹ تھا ،لیکن تم سے یہ بـت سچ کہہ ـَ ہے ،اے ابوہریـہ رضی اللہ عنہ! تم کو یہ بھی معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمہارا معاملہ کس سے تھا ؟انہوں نے کہا کہ نہیں ؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایـ کہ وہ شیطان تھا۔''

آیـ ـ الکرسی ایـ عظیم سورت

سیدـ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایـ ـ ہے کہ رسول اللہ نے فرمایـ:

''اے ابومنذر! کیا تمہیں پتہ ہے کہ تمہارے پـس قرآن مجید کی کون سی آیـ ـ . سے عظیم ہے؟ میں نے عرض کیا ﴿

﴾آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ـ پ ہاتھ مارا اور فرمایـ:

''اے ابومنذر! تمہارا علم تمہیں مبارک ہو۔''

سورۃ کہف روشنی کا . .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایـ: جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف کی تلاوت کرتـ ہے تو اسکی

روشنی دو جمعوں۔ تی رہتی ہے۔

سورۃ کہف فتنہ دجال سے محفوظ رہنے کا ذریعہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیت یاد کرے گا وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

سفارش کرنے والی سورت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص سورۃ الملک کی تلاوت کرتا رہا تو یہ سورت اسکے حق میں سفارش کرے گی حتی کہ اسے بخش دیا جائے گا۔''

تہائی قرآن کا ثواب

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اکٹھے ہو جاؤ، میں تمہارے سامنے تہائی قرآن کی تلاوت کرنا چاہتا ہوں''
جس قدر ممکن تھا لوگ اکٹھے ہو گئے۔ پھر نبی ﷺ تشریف لائے اور (سورت) ﴿ تلاوت فرمائی اور اٹھ کر تشریف لے گئے۔ ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہمارے خیال سے آسمان سے کوئی پیغام آیا ہے کہ آپ اٹھ کر تشریف لے گئے ہیں پھر نبی کریم ﷺ ہر تشریف لائے اور آپ نے فرمایا:

''میں نے تمہیں کہا تھا کہ میں تہائی قرآن تلاوت کروں گا ،سن لو ،یہ (اکیلی) سورت تہائی قرآن کے ۔ا۔ ہے۔''

پورے قرآن پڑھنے کا ثواب والا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کیا تم میں سے کسی کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ قرآن کا ایک تہائی حصہ ایک رات میں پڑھا کرے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ عمل بڑا مشکل معلوم ہوا اور انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: سورۃ اخلاص قرآن مجید کا ایک تہائی حصہ ہے (یعنی جو تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے گا اسے پورا قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا)''

سورۃ اخلاص اور پورے قرآن کا ثواب

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''سورۃ اخلاص کا تہائی قرآن کے . ا. ثواب ہے اور سورۃ الکافرون کا چوتھائی قرآن کے . ا. ثواب ہے''

یعنی سورۃ اخلاص تین . ر پڑھنے سے پورے قرآن کا ثواب ملتا ہے اور سورۃ الکافرون چار . ر پڑھنے سے پورے قرآن کا ثواب ملتا ہے۔

سورۃ اخلاص کی محبت . ·· لے گئی

سید· عائشہ رضی اللہ عنہا سے روای·· ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ای لشکر کا (امیر) مقرر کر کے بھیجا وہ اپنے ساتھیوں کو ز میں تلاوت سنا· اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد کے ساتھ اسے ختم کر·. وہ واپس آئے تو انہوں نے یہ . ت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمای·:

''اس سے پوچھو کہ وہ ایسے کیوں کر· ہے؟''

انہوں نے اس سے پوچھا یہ رحمان کا تعرف ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میں اسے پڑھتا رہوں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمای·:

''اسے بتاؤ کہ اللہ تعالی کو اس سے محبت ہے۔''

صلی اللہ علیہ وسلم

حافظ قرآن کا . ۔ ۔ میں مقام

سید ۔ ابوسعید ۔ ری رضی اللہ عنہ سے روای ۔ ۔ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمای :

''صا . قرآن سے کہا جائے گا . . وہ . ۔ ۔ میں داخل ہوگا پڑھ اور پڑھتا جا، وہ پڑھے گا اور پڑھتا جائے گا ہر آی ۔ ۔ کے . لے ای درجہ پڑھے گا حتیٰ کہ وہ آ ۔ ی چیز (آی ۔ ۔) جو اس کے پس ہوگی پڑھ دے گا۔''

سورۃ اخلاص سے محبت . ۔ ۔ لے جائے گی

سید ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ای شخص کو (قُلْ هُوَاللهُ اَحَدٌ) پڑھتے ہوئے سنا تو فرمای : ''وا . . ہوگئ'' میں نے کہا کیا وا . . ہوگئ؟ فرمای : . ۔ ۔ ی۔''

سید ۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمای : جس نے (قُلْ هُوَاللهُ اَحَدٌ) کو پڑھا حتیٰ کہ اسے دس مرتبہ ختم کردی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے . ۔ ۔ میں ای محل بنا دیں گے۔''

قرآن سے خالی دل و یان گھر ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمای :

’’جس شخص کا دل قرآن سے خالی ہوتو وہ (یا اس کا دل) ویران گھر کی طرح ہے۔‘‘

امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

قرآن کی تعلیم پر نہ چلنے والے کافر، ظالم اور فاسق

جو لوگ اپنی زندگی میں روزمرہ پیش آنے والے مسائل کے فیصلے اس کے مطابق نہیں کرتے۔ بس وہ ظالم، فاسق اور کافر ہے۔

’’جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی (قرآن) کے ساتھ فیصلہ نہ کریں وہ (پورے اور پختہ) کافر ہیں‘‘

’’اور جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے (قرآن) کے مطابق حکم نہ کریں، وہی لوگ ظالم ہیں‘‘

’’جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی (کتاب قرآن) کے ساتھ فیصلہ نہ کریں وہ (بدکار) فاسق ہیں‘‘

قرآن کو پس پشت ڈالنے والے روز قیامت اندھے منہ

ایسے لوگوں کی دنیوی زندگی اور معیشت تنگ کر دی جاتی ہے اور آخرت میں یہ اندھا کر

کے اٹھایا جائے گا پھر چیخے چلاّئے گا۔

’’اور (ہاں) جو میرے ذکر (قرآن) سے روَ دانی کرے گا اسکی زندگی تنگی میں رہے گی۔ اور ہم اسے روز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے، وہ کہے گا کہ الٰہی! مجھے تو نے اندھا بنا کر کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں تو (دیکھتا تھا۔ (جواب ملے گا کہ) اسی طرح ہونا چاہیے تھا تو میری آئی ہوئی آیتوں کو بھولا تھا تو آج تو بھی بھلا دیا جاتا ہے‘‘

حکیم لقمان کی اپنے ..ٹ کو چند نصیحتیں

ارشاد .ری تعالیٰ ہے:

''. . لقمان نے اپنے ..ٹ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: اے میرے پیارے ..ٹ! اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کر. ۔ یقیناً شرک بہت .ٹ اظلم ہے۔''

تمہیدی کلمات:

حکیم لقمان کا مکمل .م لقمان بن .عوراء بن .حور بن .رخ بعض نے لقمان بن عنقاء بن سرون کہا ہے۔سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کا قول ہے کہ لقمان مصر کے سیاہ فام حبشیوں میں سے تھے ان کے ہو.ٹ موٹے موٹے تھے ،اللہ تعالیٰ نے ان کو حکمت ودا.ئی کی تھی ت نہیں جیسا کہ .ری تعالیٰ نے خود ارشاد فرما.ی ہے:

''اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم نے لقمان کو دا.ئی کی تھی۔''

یعنی یہ نبی نہیں بلکہ اک نیک اور موحد آدمی تھے اور دارزی کا کام کرتے تھے۔اللہ ان پ رحمت فرمائے۔آمین

انہیں علم ومعرفت، سیا٘ت داری اور را ت زی جیسے ا مات سے نوازا ٔ تھا۔ ان کے بہت زیدہ حکیمانہ مقولے زبان زد عام وخاص ہیں۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے بقول حکیم لقمان ا ٔ حبشی غلام تھے۔ ان کے ہو٘ٹ موٹے اور پاؤں پھٹے ہوئے تھے۔ ا ٔ دفعی نشست لگائے بیٹھے تھے کہ ا ٔ آدمی آ ٔ اور کہنے لگا: کیا تو وہی شخص نہیں ہے جو فلاں فلاں جگہ پ بکریں پ ا ٔ کرتا تھا۔ انھوں نے کہا: ہاں۔ اس نے پوچھا: پھر تم اس مقام پ کیسے فا٘ز ہو گئے؟ انھوں نے کہا کہ سچ بولنے اور فضول کاموں سے اجتناب نے مجھے اس مرتبے پ پہنچایا ہے۔

حضرت خالد بن ربعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حکیم لقمان ا ٔ حبشی غلام اور بڑھئی تھے۔ ان کے مالک نے ان سے کہا: ہمیں یہ بکری ذبح کر دو۔ انھوں نے اس کو ذبح کر دیا۔ پھر وہ کہنے لگا کہ: اس میں سے دو بہترین حصے نکال کر دو۔ انھوں نے اس کی زبان اور دل نکال کر پیش کر دیے۔ کچھ دیر ٔ ری تو مالک نے کہا: اس دوسری بکری کو بھی ذبح کر دو۔ انھوں نے اسے بھی ذبح کر دیا تو مالک نے کہا: اس کے دو ت ین حصے نکال کر دو۔ انھوں نے اس کی بھی زبان اور دل نکال کر پیش کر دیے۔ ان کے مالک نے کہا: میں نے تمہیں کہا تھا اس کے دو بہترین حصے نکال کر دو تم نے دل اور زبان کو نکال کر سامنے کیا، اب میں نے کہا اس کے دو ت ین حصے نکال کر پیش کرو ت بھی تم نے زبان اور دل کو نکال کر پیش کر دیا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ حکیم لقمان نے جواب میں کہا: ا ٔ یہ حصے سنور جا تو ان سے بہترین حصہ کوئی نہیں ہے ا ٔ یہ٘ اب ہو جا تو ان سے ت ین حصہ کوئی نہیں ہے۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول وہ حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے تھے اور ان کے خالہ زاد

بھائی بھی۔ ا یہ دفعہ انھوں نے ا یہ آدمی کو طرف گہری سے دیکھتے ہوئے مشاہدہ کیا تو کہنے لگے: اَ تمہیں میرے دو موٹے موٹے ہونٹ دکھائی دے رہے ہیں تو یہ د رکھوان سے رقت آمیز کلام صادر ہوتا ہے اور اَ تم مجھے سیاہ فام ہونے کی وجہ سے دیکھ رہے ہو تو سن لو کہ میرا دل بالکل سفید ہے۔

حکیم لقمان کا بیٹ

حکیم لقمان کا بیٹ کے نام میں مختلف قول ہیں۔اس کا نام شکم یا ...ن تھا۔حکیم لقمان کی بیوی اور بیٹ پہلے مشرک تھے لیکن حکیم لقمان کی تبلیغ کے نتیجے میں وہ دونوں موحد یعنی توحید پ بن گئے تھے۔

پہلی نصیحت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''. لقمان نے اپنے بیٹ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: اے میرے پیارے بیٹ! اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کر۔ یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔''

اس مقام پ حکیم لقمان اپنے بیٹ کو خصوصی نصیحت کر رہے ہیں، چو وہ انہیں د بھر سے محبوب تھے اور یہ اس پ د بھر سے زیادہ مشفق ہیں لہٰذا انھوں نے اسے اپنے علم میں سے سے عمدہ تیں بتا ۔اسے سے پہلی نصیحت یہ کی ہے کہ وہ صرف

اس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے پھر اسے شرک سے ڈراتے ہوئے کہا ''یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔''

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

''جو لوگ ایمان دار ہو گئے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے ملوث نہ کیا۔''

تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کون سا شخص ہے جس نے اپنے اوپر ظلم نہ کیا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بات ایسے نہیں ہے جیسے تم کہہ رہے ہو۔ کیا تم نے حکیم لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت نہیں سنی۔

''اے میرے پیارے بیٹے! اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کر۔ یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔''

یہاں ''شرک'' کو ''ظلم'' سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ایمان کو ''ظلم'' سے خلط ملط کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اسے شرک سے ملوث نہ کیا ہو۔ شرک قابل معافی جرم ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''اللہ بس شرک ہی کو معاف نہیں کرتا۔ اس کے علاوہ دوسرے جس قدر گناہ ہیں وہ جس کے لیے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔ اللہ کے

ساتھ جس نے کسی اور کو شر یک ٹھہرایا اس نے تو بہت ہی بڑا جھوٹ تصنیف کیا اور بڑے سخت گناہ کی بات کی''

شرک کتنا بڑا شرک ہے اس کا ترمذی شریف کی حدیث قدسی سے اندازہ لگائیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

))

''اے آدم کے بیٹے! اگر تم میرے پاس زمین بھراؤ کے برابر گناہ کرکے آؤ اور اس حال میں ملو کہ تم نے شرک نہ کیا ہو تو میں تجھ پر زمین کے بھراؤ کے برابر مغفرت کردوں گا''

]

دوسری نصیحت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

'اور ہم نے انسان کو جسے اس کی ماں تکلیف پر تکلیف سہہ کر پیٹ میں اٹھائے رہتی ہے (پھر اس کو دودھ پلاتی ہے) اور دو برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہوتا ہے (اپنے نیز) اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے کہ میرا بھی

شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا بھی (کہ تم کو) میری ہی طرف لوٹ کے آنا ہے، اور اگر وہ تیرے درپے ہوں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک کرے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہا نہ ماننا ہاں دنیا (کے کاموں) میں ان کا اچھی طرح ساتھ دینا اور جو شخص میری طرف رجوع لائے اس کے راستے پر چلنا پھر تم کو میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے تو جو کام تم کرتے رہے ہیں سے تم کو آگاہ کروں گا''

حضرت لقمان دوسری وصیت کرتے ہیں اور وہ بھی دوزخ اور تکید کے لحاظ سے واقع ایسی ہی ہے کہ اس پہلی وصیت سے کی جائے۔ یعنی ماں باپ کے ساتھ سلوک واحسان کرنا یعنی تیرا رب یہ فیصلہ فرما چکا ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک واحسان کرتے رہو۔ عموماً قرآن کریم میں ان دونوں چیزوں کا بیان ایک ساتھ ہے، ارشاد ہوتا ہے:

''اور تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کیساتھ بھلائی کرتے رہو، اگر ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن کو اُف تک نہ کہنا اور نہ اُنہیں جھڑکنا، اور ان سے ادب سے کرنا اور عجز و نیاز سے اُن کے آگے جھکے رہو اور اُن کے حق میں دعا کرو کہ

اے اللہ! جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی اُن (کے حال) پر رحمت فرما۔''

والدین سے حسن سلوک کی تلقین رسول اللہ ﷺ نے کئی اہم مقامات پر فرمائی ہے اور والدین کی نافرمانی کرنے کی وعید بھی سنائی ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جسے اچھا لگے کہ اس کی عمر لمبی کی جائے اور اس کے رزق کو بڑھا دیا جائے تو وہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے اور اپنی رشتہ داری کو نبھائے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''تیرا کچھ نہ رہے (ہائے افسوس) اپنی ماں کے قدموں سے چمٹ جا! جنت وہیں ہے۔''

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نہ تو نفلی عبادت قبول فرماتے ہیں اور نہ ہی فرضی۔

والدین کا نافرمان

احسان جتلانے والا

اور تقدیر کو جھٹلانے والا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صلی اللہ علیہ وسلم

''ہلاک خاک آلود ہو، پھر ہلاک خاک آلود ہو، پھر ہلاک خاک آلود ہو اس شخص کی جس نے بڑھاپے میں اپنے والدین کو پایا، ان میں سے ایک کو یا دونوں کو اور پھر (بھی ان کی خدمت کرکے) جنت میں نہیں گیا۔''

آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تمہارے ماں باپ تمہیں اسلام کے سوا اور دین قبول کرنے کو کہیں۔ گو وہ تمام تر طاقت خرچ کر ڈالیں خبردار تم ان کی مان کر میرے ساتھ ہرگز شریک نہ کرنا۔ لیکن اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ تم ان کیساتھ سلوک واحسان کرنا چھوڑ دو نہیں دنیوی حقوق جو تمہارے ذمہ ان کے ہیں ادا کرتے رہو۔ ایسی حالتیں ان کی نہ مانو بلکہ ان کی تابعداری کرو جو میری طرف رجوع ہو چکے ہیں سن لو تم سب لوٹ کر ایک دن میرے سامنے آنے والے ہو اس دن میں تمہیں تمہارے تمام اعمال کی خبر دونگا۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ میں اپنی ماں کی بہت خدمت کیا کرتا تھا اور ان کا پورا احترام گذار تھا۔ مجھے اللہ

نے اسلام کی طرف ہدا۔ ت کی تو میری والدہ مجھ پ بہت بگڑیں اور کہنے لگی بچے یہ دین تو کہاں سے نکال لا۔ سنو میں تمہیں حکم دیتی ہوں کہ اس دین سے د ّ دار ہو جاؤ ورنہ میں نہ کھاؤنگی نہ پیوگی اور یونہی بھوکی مرجاؤنگی ۔ میں نے اسلام کو چھوڑا نہیں اور میری ماں نے کھا ٰ پ ّ ک کردی اور ہر طرف سے مجھ پ آوارہ کشی ہونے لگی کہ یہ اپنی ماں کا قاتل ہے۔ میں بہت ہی دل میں تنگ ہوا اپنی والدہ کی ٰ مت میں ب ر ر عرض کیا خوشامدیں کیں سمجھا ی کہ اللہ کے لئے اپنی ضد سے ب ز آجاؤ۔ یہ تو ممکن ہے کہ میں اس سچے دین کو چھوڑ دوں ۔ اسی ضد میں میری والدہ پ تین دن کا فاقہ ٰ ر ی اور اس کی حا ت بہت ہی ٰ اب ہوگئی تو میں اس کے پ س ی اور میں نے کہا میری اچھی اماں جان سنو تم مجھے میری جان سے زیدہ عز ہو لیکن میرے دین سے زیدہ عز نہیں۔ واللہ ا ی نہیں تمہاری ا ی سو جا بھی ہوں اور اسی بھوک پیاس میں ا ی ا ی کرکے ب نکل جا تو بھی میں ا ٰ ی لمحہ ت اپنے سچے دین اسلام کو نہ چھوڑونگا پ نہ چھوڑونگا۔ اب میری ماں مایوس ہوگئیں اور کھا ٰ پ ّ شرع کردی۔

تیسری نصیحت:

حکیم لقمان اپنے ٹ ے کو نصیحت فرماتے ہیں:

”اے میرے پیارے ٹ ے! حقیقت یہ ہے کہ ا ی رائی کے دانے کے ب ا بھی

کوئی چیز کسی بے سوراخ پتھر ۔ آسمان و زمین میں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ اسے ضرور لے آئے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ۔ ر ۔ بین اور خبر گیر ہے۔''

امام ابن کثیر ؒ اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اَ یہ ذرے کے ۔ ا۔ کام کسی محفوظ و مصئون بے سوراخ پتھر میں ہو ۔ آسمان و زمین کے کسی بھی حصے میں چھپا ہو تو بھی اللہ تعالیٰ اسے پیش کر دیں گے کیو کوئی بھی پ٘ والی چیز اس سے چھپ نہیں سکتی۔ آسمان و زمین کی رائی کے ۔ ا۔ بھی کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ اسی بنا پ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ ۔ ر ۔ بین اور خبر گیر ہے یعنی اس کا علم انتہائی لطیف و شفاف ہے کوئی چیز کتنی ہی ۔ ر ۔ اور لطافت آمیز کیوں نہ ہو، اس سے چھپ نہیں سکتی۔ وہ تو ۔ ر ۔ رات میں چلنے والہ چیو کی آہٹ سے بھی آگاہ ہے۔

امام قرطبی ؒ فرماتے ہیں: کہ حکیم لقمان کے ۔ٹ نے ان سے در ۔ فت کیا کہ اَ میں کوئی َ ۔ ہ کروں ایسی جگہ پ کہ یہاں مجھے کوئی نہیں دیکھ رہا تو اس کا علم اللہ کو کیسے ہو گا؟ انھوں نے یہ آ ۔ ت پڑھ کر اسے جواب د ۔

چوتھی نصیحت:

حکیم لقمان اپنے ۔ٹ کو نصیحت فرماتے ہیں:

''اے میرے پیارے ۔ٹ! ز کی پ٘ندی کرو''

'' ز قائم کرنے'' کا مطلب یہ ہے کہ اس کے حدود و فرائض اور اوقات کا خیال رکھیں۔

ا ن کی تخلیق کا مقصد عبادت ہے اور عبادات میں اہم ّین عبادت ز ہے یہ وہ فریضہ ہے جس کے متعلق . سے پہلے .ز پ س ہوگی۔ ز دین کا ستون ہے، .۔ کی کنجی، ارکان اسلام میں سے ا ۔ اور بندہ مومن اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی چیز ہے۔ اسی لیے دور رسا ۔ میں مسلمان ہونے والے کو . سے پہلے ز سکھائی جاتی۔ ز آنکھوں کی ٹھنڈک اور تمام صغیرہ َ ۔ ہوں کو مٹا دینے والی ہے اور ز کی ادائیگی عمر کے دسویں سال کے بعد فرض ہو جاتی ہے۔ ز ۔ گی کے آ ۔ ی لمحات ۔ ہر صورت میں ادا کرنے کا حکم ہے۔ ارشاد . ری تعالیٰ ہے۔

''اور ز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو''

َ ۔ ہوں کے کفارے کے لیے بہترین چیز ز ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'' دیکھو اَ کسی کے دروازے پ ا ۔ نہر بہتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پ نچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے . ن پ میل .قی رہ جائے گی۔ عرض کیا َ ۔ نہیں . لکل نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح پ نچوں ز وں کی بھی مثال ہے کہ اللہ تعالی ان کی . ۔ سے َ ۔ ہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

حدیث حسن صحیح]

ز اس کے ادا کرنے میں سستی اور کاہلی ق کی علامت اور اس کا ۔ ک کفر کی نی بتائی گئی ہے۔ بے ز ا ن روز قیامت جہنم کے عذابوں سے دوچار ۔ ک صلاۃ کی وجہ سے کیا جائے گا۔

حضرت جا . رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''بندے اور کفر کے درمیان ز چھوڑ دینے ہی کا فاصلہ ہے۔''

پ نچویں اور چھٹی نصیحت:

حکیم لقمان اپنے ٹے کو نصیحت فرماتے ہیں:

''اے میرے پیارے ٹے! نیکی کی . ت کہو اور . ائی سے کرو۔''
اپنی ہمت و استطا ت کے مطابق لوگوں کو نیک کام کرنے اور . ے کاموں سے . ز رہنے کی تلقین کریں۔اور اللہ تعالیٰ نے فرما.:

تم بہترین امت ہو۔جنہیں لوگوں کی (ہدا. ت) کے لئے نکالا ہے تم نیکی کا حکم دیتے اور . ائی سے روکتے ہو۔''
اور اللہ تعالیٰ نے فرما.!

اے پیغمبر عفو و درَ . راختیار کر نیکی کا حکم دے اور جاہلوں سے اعراض کر۔
اور اللہ تعالیٰ نے فرما.:

''مومن مرداورمومن عورتیں ا یہ دوسرے کے دو ت ہیں ۔نیکی کاحکم دیتے اور. ائی سے روکتے ہیں ۔''

حضرت ابوسعید ٔ ری رضی اللہ عنہ سے روا یہ ت ہے کہ میں نے سنارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

''جوشخص تم میں سے کسی . ائی کو(ہوتے)دیکھے تواسے اپنے ہاتھ سے . ل(روک) دے۔اَ (ہاتھ سے روکنے کی)طاقت نہیں ہے توز. ن سے (اس کی . ائی واضح کرے)اَ اس کی بھی طاقت نہ ہوتودل سے (اسے . اجانے)اورایمان کا کمزور ترین درجہ ہے''

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روا یہ ت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یہ:

'' اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدود کو قائم کرنے والا ہے اور اس کی جو ان حدوں میں مبتلا ہونے (انہیں پامال کرنے)والا ہے ان لوگوں کی طرح ہے (جوا یہ کشتی پ سوار ہوئے)انہوں نے کشتی کے(اوپ اور نیچے والے حصوں کے لئے)قرعہ ا ازی کی ،پس ان میں سے بعض اس کی . لائی منزل پ اور بعض نچلی منزل پ بیٹھ گئے ۔ نچلی منزل والوں کو . . پنی ی ٔ کی طلب ہوتی تو وہ اوپ آتے اور . لانشینوں پ سے ٔ رتے (جوانہیں ٔ گوار ٔ رت)چنانچہ نچلی منزل والوں نے سوچا کہ اَ ہم اپنے نچلے حصے میں سوراخ کرلیں (تا کہ اوپ جانے کی بجائے ،سوراخ سے ہی پ نی لے لیں)اور اپنے اوپ والوں کو تکلیف نہ دیں (تو کیا اچھا ہو)پس اوپ والے نیچے والوں کو ان کے اس

ارادے پ چھوڑ دیں (انہیں سوراخ کرنے سے نہ روکیں اور وہ سوراخ کرلیں)تو . کے . ہلاک ہو جا گے (کیو سوراخ کے ہوتے ہی ساری کشتی میں پ نی جمع ہو جائے گا ،جس سے کشتی تمام مسافروں سمیت غرق آب ہو جائے گی)اور اَ وہ ان کے ہاتھوں کو پکڑ لیں گے (سوراخ نہیں کرنے دیں گے)تو وہ خود بھی اور دوسرے تمام مسافر بھی بچ جا گے''

ساتویں نصیحت:

حضرت لقمان علیہ السلام اپنے .ٹے کو نصیحت فرماتے ہیں:

''اے میرے پیارے .ٹے !اَ تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو اس پ صبر کر، یہ بہت .ڑے کاموں میں سے ہے۔''

امر .لمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرا م دینے والے کو لوگوں کی طرف سے اذ ۔ ضرور ہوتی ہے، اسی لیے اس پ صبر کی تلقین کی گئی ہے۔

کچھ مفسرین نے کہا ہے کہ اس د میں پیش آمدہ بیماریوں اور دکھوں پ صبر کر· مراد لیا َ ہے یعنی ا ن کو اس قدر آہ و فغاں کا مظاہرہ نہیں کر· چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی · فرمانی کا ارتکاب کر بیٹھے۔ یہ بھی اچھی تفسیر ہے کیو یہ زیدہ جامع ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہو رہا ہے کہ سے مراد ز کی پ بندی، امر .لمعروف، نہی عن المنکر اور د میں د پیش آمدہ مشکلات پ صبر و تحمل کا مظاہرہ ہے۔ یہ . کام عزم و ہمت کے

متقاضی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اے ایمان والو!صبر کرو اور دشمن کے مقابلے میں ڈٹے جمے رہو۔''

''صبر کرنے والوں کو ان کا پورا ا. دیا جائے گا بغیر حساب کے''

اور البتہ جس شخص نے صبر کیا اور معاف کر دیا بلاشبہ یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اور جو صبر کا دامن پکڑتا ہے اللہ اسے صبر کی توفیق دے دیتا ہے اور کوئی شخص ایسا عطیہ نہیں دیا گیا جو صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع تر ہو۔

حضرت ابو یحییٰ صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'' مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔اس کے ہر کام میں اس کیلئے بھلائی ہے اور

یہ چیز مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ اَ اسے خوش حالی نصیب ہو اس پ اللہ کا شکر کرتا ہے، تو یہ شکر کر. بھی اس کیلئے بہتر ہے (یعنی اس میں ا. ہے) اور اَ اسے تکلیف پہنچے، تو صبر کرتا ہے، تو یہ صبر کر. بھی اس کیلئے بہتر ہے (کہ صبر بھی بجائے خود نیک عمل اور . ا. ہے)

آٹھویں نصیحت:

حکیم لقمان اپنے .. ٹ کو نصیحت فرماتے ہیں:

﴿وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَكَ لِلنَاسِ﴾

''اور (از راہِ غرور) لوگوں سے گال نہ پھلا''

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں اس کا مفہوم یہ ہے کہ تم تکبر اور خود پسندی کی بنا پ لوگوں کو حقیر سمجھتے ہوئے ان سے رخ نہ پھیرو۔

اس آ.. مبارکہ سے مراد دوسروں کے ساتھ محبت والفت اور خندہ پیٹ نی سے پیش آ. ہے اور یہ بہت .ڑی نیکی ہے رسول اللہ نے فرما.:

''کسی بھی نیکی کے کام کا معمولی نہ سمجھو، خواہ اپنے بھائی سے کشادہ چہرے سے ملنا ہی کیوں نہ ہو'' [

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما.:

''وہ شخص . .. میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرہ . ا. بھی تکبر ہوگا''

یہ سن کر ا. شخص نے عرض کیا کہ: کوئی آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس عمدہ ہو اور

اس کے جوتے اچھے ہوں (کیا یہ تکبر ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ جمیل، یعنی خوبصورت اور آراستہ ہے اور جمال یعنی اچھائی وآرائستگی کو پسند کرتا ہے اور تکبر تو یہ ہے کہ حق بات کو ہٹ دھرمی کے ساتھ نہ مانا جائے اور لوگوں کو حقیر وذلیل سمجھا جائے۔''

نویں نصیحت:

حکیم لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت فرماتے ہیں:

''اور زمین پر اکڑ کر بھی نہ چلو کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی متکبر اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا۔''

''زمین پر اکڑ کر نہ چلو'' کے بارے میں امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد بے مقصد اور خود پسند ہو کر چلنا ہے۔ کیونکہ ایسے اخلاق کے مالک فخر اور تکبر میں ضرور مبتلا ہوتے ہیں۔ لہٰذا وہ شخص ہوتا ہے جو چال ڈھال میں تکبر کا اظہار کرے۔ اور وہ ہوتا ہے جو لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کے کردہ انعامات شمار کرتا رہے اور اس کا شکر ادا نہ کرے۔ یہ تفسیر امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''(بنی اسرا)میں ا آدمی تھا جو ا دن عمدہ چوغہ(قمیص)پہن کر ، لوں کو کنگھی کر کے تکبر کے ساتھ ا ٹ ا ٹ کر چل رہا تھا (اللہ کواس کی چال . ی لگی)اللّٰی تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت - زمین میں دھنستا جا رہا ہے''

حضرت عمر وبن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روا - کرتے ہیں کہ آپ نے فرما:

''قیامت کے دن تکبر کرنے والوں کوچھوٹی چیونٹیوں کی طرح مردو صورت میں جمع کیا جائے گا یعنی ان کی شکل مردوں کی سی ہوگی لیکن جسم وجثہ چیونٹیوں کی ما ہوگا اور ہر طرف سے ذ - وخواری کو پ ی طرح گھیرے گی پھران کو جہنم کے ا قید خانہ کی طرف کہ جس کا ٠م بولس ہے ہانکا جائے گا وہاں ان کو آ گ ان پ چھا جائیگی ۔ اوردوزخیوں کا نچوڑ یعنی دوزخیوں کے . ن سے بہنے والا خون، پ پ اور کچ لہوان کو پلا جائیگا۔جس کا ٠م طینت الخبال ہے۔ ''

حضرت ثو . ن رضی اللہ عنہ سے روا - ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما: جو روح جسم سے . ا ہوئی اور وہ تین چیزوں سے . ی تھی تو وہ ٠ - میں داخل ہوگی (وہ تین یہ ہیں)

تکبر

خیا -

دسویں نصیحت:

حکیم لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت فرماتے ہیں:

''تم اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرو''

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حکیم لقمان نے اپنے بیٹے کو بعد اخلاق سے آراستہ کرنے کے بعد عمدہ اخلاق اپنانے کا سبق دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ تم اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرو۔

میانہ روی سے مراد یہ ہے کہ نہ زیادہ تیز چلو اور نہ ہی بالکل آہستہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے کہ تیز رفتاری مومن کی شان ختم کر دیتی ہے۔ البتہ ایک حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ آپ چلتے تو سبک رفتاری سے چلتے تھے۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ وہ تیز رفتار ہو کر چلتے تھے۔ ان احادیث سے مراد انتہائی سست رفتاری کو چھوڑ کر تیز چلنا ہے۔ حقیقی علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مذکورہ بالا عادات اپنانے والے کی تعریف سورہ فرقان میں بھی کی ہے:

''رحمٰن کے بندے زمین میں عاجزی سے چلتے ہیں۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یقیناً دین آسان ہے اور جو دین میں بے جا سختی کرتا ہے تو دین اس پر غالب آجاتا ہے پس تم سیدھے راستے پر رہو اور میانہ روی اختیار کرو اور اپنے رب کی طرف سے ملنے والے اجر پر خوش ہو جاؤ اور صبح و شام اور رات کے کچھ حصے کی (عبادت) سے مدد حاصل کرو''

بخاری ہی کی ایک اور روایت ہے:

''سیدھے راستے پر رہو، میانہ روی اختیار کرو، تم منزل مقصود کو پہنچ جاؤ گے۔''

گیارہویں نصیحت

حکیم لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت فرماتے ہیں:

''اور آواز کو دھیما رکھو، کیوں کہ سب سے بدتر گدھے کی آواز ہے۔''

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تکلف کے ساتھ آواز کو او نہ کرو ، اسے بقدر ضرورت بلند کرو کیو ضرورت سے زا ٓ آواز بلند کر. بھی . ش اذ ۔ ہے۔ ان دونوں کا اصل مقصد عجز و انکساری ہے۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اس کی

تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ انتہائی . ۔ین اور انتہائی و ش ۔ ۔ ک آواز گدھے کی آواز ہے کیو گدھا منہ پھاڑ کر آواز نکالتا ہے لہذا اسی لیے اس سے تشبیہ دی گئی ہے کہ کوئی ایسی آواز نہ نکالے۔

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرما یا:

”. . تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو کیو وہ فرشتوں کو د یکھتا ہے اور . . تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیو وہ شیطان کو د یکھتا ہے“

یعنی حکیم لقمان اپنے ۔ ٹ کو نصیحت فرماتے ہیں کہ ز یدہ شور مچا ، چیخنا ۔ اور منہ پھاڑ کر گدھوں کی طرح آوازیں نکالنا اچھے بچوں کی نی نہیں ہے۔

. رہویں نصیحت

عثمان بن زا یہ سے مروی ہے کہ حکیم لقمان نے اپنے ۔ ٹ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ:

''اے میرے بیٹے..! توبہ کو مؤخر مت کر، کیونکہ موت تو اچانک آجاتی ہے''

حکیم لقمان اپنے بیٹے کو ایک اہم امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ بیٹے موت کا پتہ نہیں کب آجائے لہذا ہر وقت اللہ سے گناہوں کی توبہ کیا کر کہیں اس امید سے کہ ابھی بہت وقت پڑا ہے توبہ کو مؤخر مت کر۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن بھی اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" اور جو (مال) ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اس (وقت) سے پیشتر خرچ کر لو کہ تم میں سے کسی کی موت آجائے تو (اس وقت) کہنے لگے کہا ے میرے پروردگار! تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور کیوں نہ دی؟ تاکہ میں خیرات کرتا اور نیک لوگوں میں داخل ہو جاتا اور جب کسی کی موت آجاتی ہے تو اللہ اس کو ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے۔''

''اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم کے بدلے پکڑنے لگے تو ایک جاندار کو زمین

پ نہ چھوڑے لیکن ان کو ا۔ وقت مقرر۔ مہلت دیئے جا۔ ہے، . . وہ وقت آ جا۔ ہے تو ا۔ گھڑی نہ پیچھے رہ ۔ ہیں نہ آ گے .ٹھ ۔ ہیں۔''

ہر وقت توبہ کرتے رہنا چاہئے· جانے . موت آجائے اور اَ توبہ کی ہوئی تو اللہ . ۔ہ معاف کرنے والا ہے،حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''بندہ. . (۔ہ کا)اعتراف کر لے، پھر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں''

تیرہویں نصیحت

بسام سے مروی ہے کہ حکیم لقمان نے اپنے ۔ٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ:

''اے میرے ۔ٹے ..!ہمیشہ اللہ کے بندوں میں سے نیک لوگوں کی مجلس میں بیٹھا کر، یقیناً تجھے ان کی مجلس سے بھلائی ملے گی اور ہوسکتا ہے کہ مجلس کے آ· میں اہل مجلس پ رحمت کا ·ول ہو اور اور تو ان کے درمیان موجود ہو اور تجھ پ بھی رحمت .س پڑے''

گو یحکیم لقمان اپنے ٹ کو اچھی مجلس میں بیٹھے کو . ی مجلس سے دور رہنے کی تلقین کررہے ہیں کیو اچھے لوگوں سے دو ۔ اور ان سے ملنے جلنے سے آدمی ہمیشہ اچھائی ہی پ ۔ ہے لیکن . ے لوگوں سے دوستی اور ان کے ساتھ رہنے سے سوائے کیچڑ کے کچھ نہیں ملتا رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کی عمدہ مثال دے کر . ت سمجھائی ہے آپ ﷺ نے فرما یـ:

))

''نیک اور اچھے دو ۔ اور . ے دو ۔ کی مثال کستوری اٹھانے والے اور لکڑیں جلانے والے کیطرح ہے کستوری اٹھانے والا ۔ تو تجھے خوشبو ہبہ کردے گا ۔ تو اس سے ۔ ے گا اور اَ ۔ ے گا نہیں تو تجھے اس سے خوشبو آتی رہے گی اور لکڑیں جلانے والا ۔ تو تیرے کپڑے جلا دے گا ۔ تو اس سے . ادھواں ۔ . ی خوشبو پ ئے گا''

یہاں ا ۔ . ت یہ بھی ۔ درکھیں کہ بسا اوقات آدمی کو کسی اچھی مجلس اور نیکوں کی صحبت کی وجہ سے ہی . ڑی قیمتی نصیحتیں اور بہت فا ٔ ہ ہو جا ۔ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ا ۔ بندے کو اسی لیے معاف کر د ۔ کہ وہ نیک لوگوں کے پ س بیٹھا تھا لمبی حد ۔ ث ایسے ہے

سید ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے راستوں میں (اللہ کا) ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے رہتے ہیں اور ان کو اللہ کا ذکر کرنے والے مل جاتے ہیں تو وہ (اپنے ساتھی فرشتوں کو) پکارتے ہیں کہ ادھر آؤ تمہارا مقصود حاصل ہو گیا (یعنی اللہ کا ذکر کرنے والے مل گئے) پھر فرمایا: ''یہ فرشتے ان لوگوں کو اپنے پروں سے ڈھانپتے ہیں اور آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں)''
پھر فرمایا: (ذکر کی مجلس برخواست ہونے کے بعد یہ فرشتے اللہ کے پاس پہنچتے ہیں تو) اللہ تعالیٰ ان سے دریافت کرتا ہے، حالانکہ وہ ان سے زیادہ واقف ہوتا ہے۔
''کہ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے؟''
یہ کہتے ہیں کہ (اے اللہ!) تیری تسبیح وتکبیر اور حمد وثنا کر رہے تھے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (اے فرشتو!) کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے۔؟
فرشتے کہتے ہیں: نہیں واللہ! انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اگر وہ مجھے دیکھتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی۔؟
فرشتے کہتے ہیں کہ: اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو اس سے کہیں زیادہ آپ کی حمد وثنا اور تسبیح وتقدیس بیان کرتے۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اے فرشتو) وہ مجھ سے کس چیز کا سوال کر رہے تھے۔؟
فرشتے کہتے ہیں کہ: وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت مانگ رہے تھے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے۔؟ جو اس کی طلب کرتے ہیں۔؟

فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دیکھتے تو کیا ہوتا۔
فرشتے کہتے ہیں کہ: اگر وہ جہنم دیکھ لیتا تو بہت شدت سے اس کی خواہش کرتے۔
پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے۔؟
فرشتے کہتے ہیں کہ: وہ دوزخ سے پناہ مانگ رہے تھے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے۔؟
فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اس کو دیکھتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی۔؟
فرشتے کہتے ہیں کہ اگر اس کو دیکھتے تو اس سے زیادہ بچتے اور بہت ہی خوف کرتے۔
پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''(اے فرشتو!) میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ ان لوگوں کو میں نے معاف کر دیا ہے۔''

پھر ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ان کے ذکر کرنے والے لوگوں میں سے ایک آدمی ذکر کرنے والوں میں سے نہیں تھا بلکہ کسی ضرورت سے وہاں گیا تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''وہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کا ہم نشیں بھی محروم نہیں رہتا۔''

چوہودیں نصیحت

عون بن عبد اللہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ حکیم لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت

کرتے ہوئے کہا کہ:

:

''اے میرے بیٹے..!اللہ سے امید رکھ اس طرح کہ تو اس پر مکمل مطمئن ہو اور اللہ سے اس طرح ڈر کہ تو اس کی رحمت سے نا امید بھی نہ ہو،تو اس کے بیٹے نے کہا اے ابا جان یہ کیسے ممکن ہے جبکہ میرا ایک ہی دل ہے..؟تو حکیم لقمان نے کہا:مؤمن کے دو دل ہوتے ہیں ایک دل سے وہ امید رکھتا ہے اور دوسرے سے خوف رکھتا ہے''

یعنی حکیم لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اللہ سے امید واثق رکھ اور اس کا خوف دل میں رکھ اور اس قدر خوف زدہ نہ ہو کہ اللہ کی رحمت سے نا امید ہو جائے بلکہ اس کی رحمت بڑی وسیع ہے۔حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کہ اللہ پاک نے اپنی رحمت کے سو حصے بنائے ننانوے حصے اپنے پاس رکھ لیے اور ایک حصہ دنیا میں اتار دیا اسی ایک حصہ رحمت کے باعث مخلوق ایک

دوسرے پر رحم کرتی ہے حتی کہ ایک جانور اپنے بچے کو تکلیف سے بچانے کے لیے اپنا پاؤں بچے کے اوپر سے ہٹا لیتا ہے (یہ بھی رحمت کے ایک حصے کی وجہ سے ہے۔''

پندرہویں نصیحت

امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ حکیم لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ:

''صحت کے مقابلے میں امیری کچھ بھی نہیں اور اطمینان کے مقابلے میں فراوانی کچھ حیثیت نہیں رکھتیں''

کہتے ہیں'' تندرستی ہزار نعمت ہے'' یہ حقیقت ہے کہ ان کے پاس کچھ ہو صحت وتندرستی نہ ہو تو اس کے لیے ساری کائنات بیکار ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عباس رضی اللہ عنہ کو کہا تھا کہ اے چچا جان! آپ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے عافیت یعنی صحت وتندرستی کی دعا کیا کریں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صلی اللہ علیہ وسلم

''اے عباس! اے نبی کے چچا جان! کثرت کے ساتھ عافیت وتندرستی کی دعا کیا کرو''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ اے اللہ کے رسول میں اللہ سے کس چیز کے متعلق سوال کیا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''اللہ سے عافیت وتندرستی کا سوال کرو''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دو نعمتیں ایسی ہیں جن کی اکثر لوگ قدر نہیں کرتے صحت اور فراغت''

دایں اور ۔۔ں

ارشاد ۔ری تعالیٰ ہے:

''اور اَ وہ دا ہاتھ والوں سے ہوگا تو اے دا ہاتھ والے لوگوں میں شامل ہونے والے! تجھ پ سلامتی ہو۔''

تمہیدی کلمات

دائیاں اور ۔ئیاں دونوں اللہ تعالیٰ کے ہی بنائے ہوئے ہیں اس میں ذاتی طور پ نہ تو کسی کا کمال ہے اور نہ ہی کوئی وعیب والی ۔ت ہے۔لیکن مالک الملک کی مرضی ہے جسے چاہے فوقیت فرمادے اور ۔ ش ۔ ۔ بنادے اسے کوئی پوچھنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے امور میں سے ا۔ امردا جا۔ بھی ہے جسے ۔ ش ۔ ۔ قرارد۔ہے۔ دا جا۔ کوافضل قراردے کر۔ جا۔ پ عظمت کوواضح کرد۔لہذا ہراچھے کام میں دا جا۔ کاذکرکرکے ا۔ وثواب میں اضافے کا ۔۔ قرارد۔ہے۔ ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ۔زل ہوتی ہے لیکن اس کے حصول کے ذرائع میں سے ا۔ ذریعہ دا جا۔ کاالتزام بھی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی پسند

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتہ پہننے، کنگھی کرنے اور طہارت کرنے (غرض) تمام اچھے کاموں میں دا طرف سے شروع کرنہ پسند کرتے تھے۔''

جوتہ پہنے تو پہلے دا ؤں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔

''. . تم میں سے کوئی شخص جوتہ پہنے تو پہلے دا ؤں میں پہنے اور . . ا ترے تو پہلے . ؤں سے ا ترے۔ کہ دایں ؤں پہننے میں پہلے ہو اور ا ترتے وقت آ خر میں ہو۔''

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روا ی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ نے ا ی دفعہ اپنے موزے منگوائے ابھی ا ی موزہ پہنا تھا کہ ا ی کوا آ ی اور دوسرا موزہ اٹھالے کر ی کچھ دور جا کر اس نے ی موزے سے سا پ نکل کر بھاگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ی:

''جو شخص اللہ اور یوم آ خرت پہ ایمان ر تا ہے وہ موزے نہ پہنے . . ت

انہیں اچھی طرح جھاڑ نہ لے۔''

اس روا۔ ت کو شیخ البانی رحمہ اللہ نے سلسلہ ضعیفہ میں ذکر کیا ہے اور سبل الھدیٰ والرشاد کے محقق نے لکھا ہے کہ اس کے راوی ثقہ ہیں اور یہ ان شاء اللہ صحیح ہے۔ بحوالہ سیرت ی

کنگی کرنے میں دا جا۔

کنگی کرتے اس ۔ت کا خاص خیال کیا جائے کہ پہلے دا جا۔ والے ۔ل در ۔ کیے جا پھر۔ جا۔ والے اور ما۔ سر کے درمیان سے نکالی جائے۔

۔ل کٹواتے ہوئے دا جا۔:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا۔ ت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ تشریف لائے

''پہلے جمرہ عقبہ پ آئے اور اسے کنکریں ماریں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ میں اپنی ٹھہرنے کی جگہ تشریف لائے اور قر۔نی کی پھر حجام سے فرمایا کہ استرہ پکڑ اور دا جا۔ کی طرف اشارہ فرمایا کہ دا طرف سے شروع کرو پھر۔ طرف سے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ ۔ل لوگوں کو ءفرمائے۔''

طہارت میں دا جا. :

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روا۔ ہے

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داہنے ہاتھ کو وضوء وغیرہ اور کھانے پی۔ جیسے کاموں میں استعمال فرماتے تھے اور . ہاتھ کو استنجاء کرنے اور گندگی کے ازالہ کے لیے استعمال فرماتے تھے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روا۔ ہے

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم . غسل فرماتے تو دا ہاتھ سے شروع کرتے اس پ پنی ڈال کر دھوتے پھر پ دا ہاتھ سے پنی ڈال کر اس کو . ہاتھ سے دھوتے یہاں کہ اس سے فارغ ہو کر اپنے سر پ پنی ڈالتے۔''

(۴۳)

غسل میت

ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روا۔ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے اپنی بیٹی کو غسل دینے کی حا میں فرما۔

''ان کے داہنی طرف سے اور ان کے وضو کے مقامات سے شروع کرو۔''

تمام معا ت میں دا طرف:

تقسیم میں دا طرف

انس بن ما لک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پیتے ہوئے دیکھا اور آپ میرے گھر تشریف لائے، تو میں نے بکری کا دودھ دوہا اور کنویں سے میں نے پانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

''پھر پیالہ آپ نے لے لیا اور نوش فرما: طرف ابوبکر اور دا طرف ا اعرابی تھا، آپ نے اعرابی کو اپنا بچا ہوا جھوٹ دے دی، پھر فرما۔ کہ پہلیدا اور پھر اس کے دا والے کا حق ہے۔''

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا۔ کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پ س ا پیالہ لا ۔ ، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں سے پی لیا۔

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دا طرف ا کمسن لڑکا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے . طرف معمر اور بوڑھے لوگ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما اے بچے کیا تو اجازت دیتا ہے، کہ میں یہ بوڑھوں کو دے دوں، اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھوٹ ۔ کیلئے اپنے او پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ پیالہ اس بچے کو د ۔ ۔''

بستر پر سوتے وقت:

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما

'' . . تم میں سے کوئی اپنے بستر پ آئے تو اپنے ازار کے دامن سے بستر کو جھاڑے کیو وہ جا نہیں کہ اس کے پیچھے بستر پ کیا ہے (کوئی کیڑا وغیرہ) پھر دا کروٹ لیٹ جائے اور کہے میرے پ وردگار آپ کے

۰م سے میں نے اپنا پہلو رکھا اور آپ کے ۰م کے ساتھ اسے اٹھاؤں گا۔ اَ آپ نے میری جان روک لی تو آپ اس پ رحم کیجیے اور اَ آپ نے میری جان واپس بھیج دی تو اس کی حفاظت کیجیے جیسے آپ اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتے ہیں۔''

فجر کی سنتیں ادا کرنے کے بعد دا کروٹ یٹ۰:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روا۔ کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ ۔ موذن فجر کی اذان کہہ کر پ ہو جا۔ تو آپ فجر کے فرض سے پہلے صبح ہو جانے کے بعد ہلکی سی دو رکعتیں پ ھتے تھے۔

''پھر اپنے ۔ پہلو پ آرام فرماتے ۔ ۔ موذن اقامت کیلئے آپ کے پ س آ۔ پھر آپ اٹھ جاتے۔''

دا ہاتھ سے کھا۰ کھا۰:

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی میں تھا۔

''میرا ہاتھ پیالہ میں چاروں طرف پ۔ تھا تو مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔ کہ اے لڑکے! اللہ کا ۰م لے (بسم اللہ پ ھ) اور اپنے

دا ہاتھ سے کھا اور جو تیرے قر۔ ہے اس میں سے کھا، میں اس کے بعد اسی طرح ہی کھا۔ تھا۔''

ہاتھ سے شیطان کھا۔ ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا۔ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔

''۔ تم میں سے کوئی آدمی کھا۔ کھائے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے دا ہاتھ سے کھائے اور ۔ پیے تو اپنے دا ہاتھ سے پیے کیو شیطان اپنے ۔ ہاتھ سے کھا۔ ہے اور ۔ ہاتھ سے پیتا ہے۔''

(۴۳)

ہاتھ سے کھانے کی سزا:

سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں کہ ا۔ آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پ س اپنے ۔ ہاتھ سے کھا۔ کھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''اپنے دا ہاتھ سے کھا تو وہ آدمی کہنے لگا کہ میں ایسا نہیں کرسکتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔ (اللہ کرے) تو اسے اٹھا ہی نہ سکے اس آدمی کو سوائے تکبر اور غرور کے اور کسی چیز نے اس طرح کرنے سے نہیں روکا

راوی کہتے ہیں کہ وہ آدمی اپنے ہاتھ کو اپنے منہ تک نہ اٹھا سکا۔''

(۴۳)

صف میں دا جا. کھڑا ہو.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روا. ت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما. :

''اللہ تعالیٰ صف اول میں دا. نی جا. کھڑے ہونے والوں پ رحمت فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے لیے دعا کرتے ہیں۔''

اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ دا جا. تو لوگ زیادہ کھڑے ہوں اور جا. کم کھڑے ہوں بلکہ دونوں طرف ا. ہوں اور امام درمیا ن میں رہے۔ جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم . . ز کے لیے کھڑے ہوتے تو لکڑی کو داہنے ہاتھ میں لے کر التفات کرتے ہوئے فرماتے:

''سیدھے ہو جاؤ اور صفوں کو ا. کرو پھر (اس لکڑی کو) ہاتھ میں ت اور فرماتے سیدھے ہو جاؤ اور صفوں کو در ت کرو۔''

دا طرف تھوکنے کی مما :

ابو ہر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو سعید ٔ ری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ا ِ مرتبہ مسجد کی دیوار ا میں کچھ بلغم دیکھا تو آپ نے کنکر یں لے کر اسے رَ ڈ دیا اور فرما یا :

''. . تم میں سے کوئی شخص بلغم تھوکے تو نہ اپنے منہ کے سامنے تھوکے نہ اپنی داہنی جا . ، بلکہ . جا . ِ اپنے . قدم کے نیچے تھوکے۔''

ا َ کوئی

حضرت ٔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روا ِ ت کرتے ہیں کہ آپ نے فرما یا :

''جس شخص نے قبلہ رخ تھوک د ِ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی دنوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پ) ہوگا۔''

طواف حجر اسود سے دا جا . :

حضرت جا . بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا ِ ت ہے :

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم . . مکہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجر اسود کو استلام بوسہ کیا پھر اپنی دا طرف چلے اور

طواف کے تین چکروں میں تیز چلے اور ِقی چار چکروں میں معمول کے مطابق چل کر طواف کیا۔''

(۲۳)

خوش نصیب کے دا ہاتھ میں ٔمہ اعمال:

ارشاد ِری تعالیٰ ہے:

''سو جسے اس کا اعمال ٔمہ اس کے دا ہاتھ میں دی ٔ تو وہ کہے گا لو پکڑو، میرا اعمال ٔمہ پڑھو میں نے سمجھ لیا تھا کہ بے شک میں اپنے حساب سے ملنے والا ہوں۔ پس وہ ای خوشی والی زٔ گی میں ہوگا۔ ای بلند ٔ میں۔ جس کے میوے قری ٔ ہوں گے۔ کھاؤ اور پیو مزے سے، ان اعمال کے عوض جو تم نے گٔ رے ہوئے دنوں میں آگے بھیجے۔''

ا ف کرنے والے اللہ کے دا جا ٔ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای ۔ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمای :

''ا ف کرنے والے رحمٰن کے دا جا ٔ اور اللہ کے ٔدی نور کے

. وں پ ہوں گے۔‘‘

(۲۳)

کھانے اور پینے کے آداب

ارشاد ربی تعالیٰ ہے:

''لوگو! جو چیزیں زمین میں حلال طیب ہیں وہ کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔''

تمہیدی کلمات

جہاں رسول اکرم ﷺ نے زندگی کے دیگر مسائل مثلاً: نماز، روزہ، زکواۃ، حج، لین دین اور معاشرتی مسائل میں امت کی رہنمائی فرمائی وہاں پر آپ ﷺ نے آداب طعام وشراب یعنی کھانے پینے میں بھی اپنی امت کی رہنمائی فرمائی ہے، لہذا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اللہ اور اس کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اپنے کھانے اور پینے کے معاملات کو درست رکھے، حصول رزق کے لیے حلال ذریعے استعمال کرے اور شریعت کے مطابق اسے استعمال کرے تاکہ اس کے کھانے پینے میں بھی اللہ کی رضا مقصود ہو۔ آج ہم آپ سے چند تعلیمات اسلام جو کھانے کے حوالہ سے ہیں پہنچائیں گے۔

ہمیشہ حلال کھا

ارشاد ربی تعالیٰ ہے

''اے لوگوں تم زمین سے حلال پ کیزہ چیزیں کھاؤ''

''اے ایمان والو! تم پ کیزہ اور صاف ستھری چیزیں کھاؤ جو ہم نے تمہیں کی ہیں۔''
آپ e نے فرمایا:

''. ۔ میں وہ جسم داخل نہیں ہوگا جسے حرام کی غذا دی گئی۔''

اور روز قیامت جو . سے پہلے سوالات ہونے والے ہیں ان میں سے ا سوال ا ن کے ذرائع معاش کے متعلق بھی ہونے والا ہے کہ وہ کہاں سے کما۔ اور کیا کھا۔ یعنی حرام ۔ حلال کھا۔ تھا۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''قیامت کے دن کسی بندے کے دونوں قدم حر ۔ بھی نہ کرسکیں گے حتی کہ اس سے چار چیزوں کے متعلق سوال کیا جائے گا اس کی عمر کے متعلق کہ اس نے اس کو کہاں فنا کیا؟ اس کی جوانی کے متعلق کہ اس نے اسے کہاں بوسیدہ کر د۔؟ اس کے مال کے متعلق کہ اس نے کہاں سے کما۔ اور کہاں . چ کیا اور اس کے علم کے متعلق کہ اس نے اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا؟''

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''جومشتبہ والی چیزوں سے بچ ۔ اسنے اپنے دین اورعزت کو بچالیا۔''

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''لوگوں پ ا وقت آئے گا کہ آدمی پ واہ نہیں کرے گا کہ اس نے کس طر سے کمای، حلال طر سے، ی حرام طر سے۔''

پہلے ہاتھ دھولو

اَ کھا· کھانے سے پہلے ہاتھوں کو کوئی گندی چیز لگی ہوئی ہے تو پھر کھانے سے پہلے ہاتھ دھولیں کیو اسلام صفائی ستھرائی کو پسند کرتا ہے۔اَ صاف ہیں تو دھونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

کھانے کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمای:

''بسم اللہ پڑھ کرکھا· شروع کرو۔''

معلوم ہوا کہ کھا· شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنالازمی ہے کیو اَ کھانے کے آغاز میں بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو شیطان بھی اس کھانے میں شری ہوجاتا ہے۔

حضرت · رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ای مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانے میں شری ہوئے اچا· ای لڑکی آگئی گویا اسے دھکیلا جارہاہے (یعنی بڑی تیزی سے آئی)اورکھانے کے لیے اس نے اپناہاتھ بڑھایا تورسول معظم نے اس کاہاتھ

پکڑلیااورفرمایا:''یقیناً شیطان اس کھانے کواپنے لیے حلال اورجائز سمجھتا ہے جس کھانے پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا۔''

ابتداء میں اگر بسم اللہ بھول جائے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے:

''اس کی ابتداء اور انتہا اللہ ہی کے نام سے ہے''

دایاں ہاتھ سے کھانا چاہیے

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

''دایاں ہاتھ سے کھانا کھاؤ''

دایاں ہاتھ سے کھانا ضروری ہے کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ،سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ایک آدمی نبی محترم ﷺ کے پاس بایاں ہاتھ سے کھارہا تھارسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''دایاں ہاتھ سے کھاؤوہ آدمی کہنے لگا میرے اوپر دایاں ہاتھ سے کھانے کی طاقت نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:تو کبھی بھی اس کی طاقت نہ رکھے ،اس نے نبی کریم ﷺ کا حکم صرف تکبر کی وجہ سے نہیں مانا۔پھروہ کبھی بھی دایاں ہاتھ کواپنے منہ تک نہیں لے جاسکا۔''

کھانا اپنے آگے سے کھانا چاہیے

فرمان نبی ﷺ ہے۔

''اپنے آگے سے کھاؤ''

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا میرا ہاتھ برتن کے ادھر ادھر آگے پیچھے گھوم رہا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لڑکے! اللہ کا نام لے کر کھاؤ داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔''

معلوم ہوا کہ ہمیشہ اپنے آگے سے کھانا چاہیے کہ دوسرے ساتھی تنگ نہ ہوں، نیز یہ اس وقت ہے جب ایک قسم کا ہو۔ اگر کھانا کئی قسم کا ہے تو سبھی جانب سے کھانا کھانے کی اجازت ہے۔

کھانا برتن کے درمیان سے نہیں کھانا چاہیے

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''برتن کے درمیان میں برکت آتی ہے لہذا کناروں سے کھاؤ درمیان سے نہ کھاؤ''

اگر لقمہ گر جائے تو اٹھانا چاہیے اور برتن کو صاف کرنا چاہیے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے اپنی تینوں انگلیاں چاٹتے اور فرماتے جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے اٹھالے اس سے گندگی (مٹی) دور کردے اور کھالے اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیتے کہ ہم برتن کو چاٹ کر صاف کرلیا کریں اور فرماتے

بلاشبہ تم نہیں جا کہ تمہارے کون سے کھانے (لقمے) میں. ۔ ہے ۔

ضرورت سے زا' مت کھاؤ

ضرورت سے زیدہ نہ کھاؤ کیو ضرورت سے زیدہ کھا' اسراف ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایہ ہے۔

''تم کھاؤ پیو اور اسراف نہ کرو کیو اسراف کرنے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایہ ہے:

''آدمی نے اپنے پیٹ سے برُے کسی .تن کو نہیں بھرا ابن آدم کو چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا رکھیں سوا اس نے ضروری ہی (زیدہ) کھا' ہے تو ایہ حصہ کھانے کیلئے اور ایہ حصہ پینے کیلئے اور ایہ حصہ سانس کیلئے کرے۔''

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایہ:

''د میں لوگوں میں سے زیدہ کھانے والے قیامت کے دن لمبی بھوک والے ہوں گے۔''

کھا' کس طرح بیٹھ کر کھایہ جائے....؟

کھا· عا·ی کے ساتھ بیٹھ کر کھا· چاہئے ،رسول اللہ ﷺ کے چند ا ۔ طر مندرجہ ذیل ہیں ۔

① اپنے دونوں پ ؤں پ بیٹھنا اور ک ٹ کھڑے ہوں ۔

② پ ؤں کے پنجوں اور ک ٹ ں پ بیٹھنا۔

③ تشھد والی حا ۔ میں بیٹھنا۔

④ چو ٹ ی والی صورت ۔

⑤ ا ۔ زانوزمین پ بچھا· اور دوسرا کھڑا رکھنا۔

ان طر ں میں عا·ی ہے اور آپ ﷺ نے فرما ی:

''میں اس طرح کھا· اور بیٹھتا ہوں جس طرح اللہ کا بندہ کھا· اور بیٹھتا ہے''

کھا· اکٹھے کھا· چاہیے

. . چند لوگ اکٹھے ہوں تو مل کر کھا· کھا· چاہئے کیو الگ کھانے سے . ۔ نہیں ہوتی اور اللہ کو پسند بھی نہیں ہے۔فرمان رسول ﷺ ہے ۔

''اکٹھے مل کر کھاؤ علیحدہ علیحدہ ہوکر مت کھاؤ۔''

حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں نے پوچھا۔ رسول اللہ ہم کھاتے ہیں اور سیر

نہیں ہوتے .آپ نے فرمایا: شاید تم الگ الگ ہو کر کھاتے ہو انھوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تم اپنے کھانے کیلئے اکٹھے ہوا کرو اور اس پ اللہ کا م پڑھا کرو تا کہ تمھارے لئے اس میں . ت ڈالی جائے''

پہلے کھا· پھر ز

ز کے وقت کھا· حاضر ہو جائے تو پہلے کھا· کھالیں پھر ز ادا کریں۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''کھا· حاضر ہونے کی وجہ سے کوئی ز نہیں ہے''

ا روا ت میں ہے۔

''. . ز کھڑی ہو جائے اور شام کا کھا· بھی حاضر ہو جائے پہلے تم شام کا کھا· کھاؤ''

کھانے میں عیب نہیں نکالنا چاہیے

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا اگر پسند ہوتا تو کھا ت ورنہ چھوڑ دیتے۔

تین انگلیوں کے ساتھ کھا·

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں کی مدد سے کھانا تناول فرما رہے تھے ۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں چاٹ لیں ۔

کھانے میں مکھی ، مچھر وغیرہ جائے تو..!

کھانے پینے کی اشیاء میں اگر مکھی وغیرہ جائے تو اسے ڈبو کر ہر دیں اور کھانا کھالیں ، اگر طبیعت کھانے کو ناپسند کرے تو نہ کھانے میں حرج نہیں ہے۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''۔ تمھارے کسی کے برتن میں مکھی جائے تو اسے سارا ڈبو کر ہر دے کیونکہ اس کے ایک پر میں شفاء ہے دوسرے میں بیماری ہے''

ابو داؤد کی روایت میں ہے:

''جس پر میں بیماری ہوتی ہے اس کے ساتھ وہ اپنا بچاؤ کرتی ہے سو اسے سارے کا سارا ڈبو دے''

مشروب تین سانس میں پینا چاہئے

پانی یا کسی قسم کا مشروب وغیرہ تین سانس میں پینا چاہئے ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''رسول اللہ ﷺ پ ؔ والی چیز میں تین سانس ؔ ت تھے یعنی .تن سے .ہر منہ کر سانس ؔ ت تھے''

اور سانس .تن کے ا ر ؔ ؔ سے نبی ﷺ نے کیا ہے۔

''نبی ﷺ نے .تن میں سانس ؔ ؔ سے کیا ہے''

پی پلانے والے کے لیے آپ ﷺ کی دُعا

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مشروب پلانے والے کو یہ دُعا دیتے:

''اے اللہ! اسے کھلا جس نے مجھے کھلا ؔ اور اسے پلا جس نے مجھے پلا ؔ''

کھانے کے اختتام پ ؔ دعا مانگنی چاہیے

کھا ؔ کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرے جس طرح نبی ﷺ کرتے تھے .فرا ؔ ت طعام کے بعد آپ یہ دعا پ ؔ ھتے تھے:

''تمام تعریفیں اللہ کیلئے بہت ز ؔ دہ پ ؔ کیزہ جس میں . ؔ ت کی گئی ہو جسے نہ کافی سمجھا ؔ ؔ ہو نہ چھوڑا ؔ ؔ ہو اور نہ اس سے بے پ ؔ واہی کی گئی ہو، اے ہمارے پ ؔ وردگار''

''ہر قسم کی تعریف اس اللہ کیلئے ہے جس نے کھلایا پلایا اسے خوشگوار بنایا اور اس کے کا راستہ بنایا''

معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کھانا کھالے وہ یہ دعا پڑھے۔

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھلایا اور مجھے رزق دیا بغیر میری طاقت یا بیراور قوت کے'' تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

کھانے سے فارغ ہوتے وقت ہاتھ چاٹنا چاہیے:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''تم میں سے کوئی کھانا کھانے سے فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیوں کو صاف نہ کرے بلکہ یا تو آپ چاٹ لے یا کسی دوسرے کو چٹوالے۔''

کھانے سے فارغ ہو کر ہاتھ دھو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جو کوئی ہاتھ میں کچھ بچا ہوا کھانا دھوئے بغیر سو یا اور اسے کوئی (زہر) چیز نقصان دے گئی پھر وہ صرف خود کو مت کرے''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ کھانے

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب مشروب ٹھنڈا اور میٹھا تھا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز (حلوہ) اور شہد سے محبت کرتے تھے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذراع (شانہ، بازو) کا گوشت پسند کرتے تھے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبزیوں میں سے کدو پسند کرتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ثرید کو بہت پسند کرتے تھے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھیرا اور کھجور کر کھایا کرتے تھے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مچھلی کے گوشت کو پسند کیا اور دوستوں کے ساتھ مل کو کھایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوش کا گوشت خوشی خوشی کھایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھونی ہوئی کلیجی بھی کھائی۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سرکہ (اچار) تمام سالنوں سے عمدہ سالن ہے۔

ممنوعات طعام وشراب

کچا پیاز اور لہسن کھانے کی مما

کچا لہسن اور پیاز کھا کر خصوصًا مسجد میں جا· ممنوع ہے کیو اس سے ا نوں اور فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے اَ کوئی کھالے تو اس کو چاہیے کہ مسجد میں نہ جائے (یعنی عبادات سے دور رہے) جیسا کہ صحیح بخاری میں موجود ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص (کچا) لہسن ۔ پیاز کھائے وہ ہم سے دور رہے ۔ (یہ فرمایا کہ) ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔''

معاویہ بن ضرہ اپنے ۔ پ سے روای ۔ کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے دو درختوں کو کھانے سے فرمای ہے اور کہا جو کوئی ان دو درختوں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قری ۔ نہ آئے اور فرمایا اَ تم میں سے کوئی ضروری چاہے ان کو کھا· تو ان کو پکا کر ان کی بو مارے مراد یہی پیاز اور لہسن ہے۔''

جو چیزیں کھا· حرام ہیں

ا۔ ''مردار'' جو طبعی موت مر جائے۔

۲۔ ''خون'' دم مسفو (بہا ہوا خون)

۳۔ ''خنز یر کا گوشت''

۴۔ ''جس پر اللہ کے سوا کسی دوسرے کا نام پکارا گیا ہو۔''

۵۔ ''جو جانور گلا گھٹنے سے مرا ہو''

۶۔ ''جسے چھڑی یا لاٹھی ماری جائے اور وہ مر جائے''

۷۔ ''جو بلندی سے گر کر مر جائے''

۸۔ ''جو دوسرے جانور کے سینگ مارنے سے مرا ہو''

۹۔ ''جسے درندوں نے چیر پھاڑ کر کھایا ہو، (اگر مرنے سے قبل ذبح کر لیا جائے تو کھانا جائز ہے)

۱۰۔ ''جسے آستانوں (مزاروں) پر ذبح کیا گیا ہو۔''

نوٹ: اگر عادی یا سرکشی کرنے والا نہ ہو تو مجبوری کی حالت میں ان کو استعمال میں لا سکتا ہے۔

ہر آور مشروب پینا ممنوع ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر آور مشروب حرام ہے۔''

شراب پینا ممنوع ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’ہر آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔‘‘

شراب کا سرکہ بنا· ممنوع ہے

حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے شراب سے سرکہ بنانے کے متعلق در یفت کیا ۔ تو آپ ﷺ نے فرما۔

.تن میں سانس ۔ ·کی مما

حضرت ابوقتادہ ؓ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما:
’’. . تم میں سے کوئی پیئے تو .تن میں سانس مت لے۔‘‘

.تن میں پھونکنے کی مما

رسول اللہ ﷺ نے فرما:

’’نبی کریم ﷺ نے .تن میں سانس ۔ ·اوراس میں پھونکنے سے فرما ہے۔‘‘

سونے چا· ی کے .تنوں میں پی· کی مما

حضرت · ؓ سے روای۔ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما:’’سونے چا· ی کے .تنوں میں نہ پیو اور نہ ہی ان کے پیالوں میں کھاؤ کیو د میں یہ کافروں کے لیے ہیں اورآ· ت میں تمھارے لیے ہیں۔

ا روا ۔ ہے کہ: جو شخص چا ی کے . تنوں میں (کھا) پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھر ہے۔

علاوہ ازیں اتنا ضرور ہے کہ اَ . تنوں میں تھوڑی بہت چا ی لگی ہوئی ہو تو اس کی رخصت ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کا پیالہ ٹوٹ ۔ تو آپ ﷺ نے اس ٹوٹی ہوئی جگہ پ چا ی کی ۔ رلگوالی۔

کھڑے ہو کر کھا ۔ پی ۔ ممنوع ہے

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما ۔:

''تم میں سے کوئی بھی کھڑا ہو کر نہ پیئے اور جو بھول جائے وہ قے کر دے۔''

کھڑے ہو کر پی ۔ کا جواز

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پ نی پیا اور کہا: بلا شبہ لوگ کھڑے ہو کر پی ۔ پسند کرتے ہیں حالا رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کی مثل کیا ہے جو میں نے کیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چلتے ہوئے کھالیا کرتے تھے اور کھڑے ہو کر پی لیا کرتے تھے''

بظاہر یہ احادیث مخالف محسوس ہوتی ہیں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے ان میں ایک عمدہ تطبیق دی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مما کی احادیث حرمت پر نہیں بلکہ کراہت پر دلالت کرتی ہیں اور جواز کی احادیث کراہت پر محمول ہونے کا ثبوت ہیں یعنی کھڑے ہوکر پینا حرام نہیں بلکہ وہ ہے اگر وہ کھڑے ہوکر پی لے تو اسے کوئی نہیں ہوگا۔

علاوہ ازیں آب زم زم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر پیا کرتے تھے۔

ٹیک لگا کر کھانے کی کراہت

کھاتے اور پیتے وقت ٹیک نہیں لگانی چاہیے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔''

اجازت کے بغیر دو دو چیزیں اٹھا کر کھانا ممنوع

اکٹھے کھاتے وقت ساتھی کی اجازت کے بغیر دو دو تین تین چیزیں اٹھا کر کھانا ممنوع ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر (دسترخوان) سے دو دو کھجوریں ایک ساتھ کر کھائے۔''

کیو ایسے کھانے سے دوسروں کی حق ہوتی ہے اوردوسری .ت کہ اس سے ا ن کی ہوس کاری ش. ۔ ہوتی ہے جو ا ۔ مذموم صفت ہے حالا مومن بہت تحمل اورعا. ٰی سے کھا ۔ ہے اورکم کھا ۔ ہے رسول اللہ ﷺ نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرما ۔:

مسلمان ا ۔ آ ۔ ۔ میں کھا ۔ ہے اورکافر سات آنتوں میں کھا ۔ ہے۔

ایسے .تنوں میں پ ۔ کی مما جن میں جلد پیدا ہوجا ۔ ہو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پ س حاضر ہوا تو انہوں نے آپ ﷺ سے وصیت طلب کی تو آپ ﷺ نے ان کو چار چیزوں کا حکم د ۔ اورچار چیزوں سے روکا۔ جن چار چیزوں سے فرما ۔ وہ یہ .تن ہیں: (ان .تنوں میں یہودو ری شراب بناتے تھے اوران میں جلد پیدا ہو جا ۔ تھا)

۱۔ کدو سے بنا ہوا مٹکا

۲۔ ۔ رکول سے رنگا ہوا

۳۔ پ ا سبز مٹکا

۴۔ کھجور کے تنے کو چیر کر بنا ۔ ہوا .تن

مشکیزے اورصراحی کو منہ لگا کر پ ۔ کی مما

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

’’نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت فرمادی تھی۔‘‘

مشکیزے اورصراحی وغیرہ سے منہ لگا کر پینے کی ممانعت کے ساتھ ساتھ اجازت کی روایت بھی موجود ہیں جیسا کہ حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے کھڑے ہوکر لٹکے ہوئے مشکیزے کے منہ سے پانی پیا پھر میں نے مشکیزے کے منہ کو کاٹ (کر بطور تبرک محفوظ کر) لیا۔

ان طرفین کی روایت کے متعلق ابن حجر رحمہ اللہ اورامام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ممانعت کی احادیث حرمت پر نہیں بلکہ کراہت پر دلالت کرتی ہیں (یعنی ضرورت کے وقت مشکیزے وغیرہ کے منہ سے بھی پیا جا سکتا ہے)۔

شہید کے ا مات

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے اُن کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ کے ·د ۔ ز· ہ ہیں اور اُن کو رزق مل رہا ہے ۔ جو کچھ اللہ نے اُن کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اُس میں خوش ہیں اور جو لوگ اُن کے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) اُن میں شامل نہیں ہو سکے اُن کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں کہ (قیامت کے دن) اُن کو بھی نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے اور اللہ کے ا مات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور اس سے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کا ا. ضائع نہیں کرتا ۔''

تمہیدی کلمات:

جہاد اسلام کی کوہان ہے ارکان اسلام کو . قرار ر · کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کو جاری رکھنا بہت ضروری ہے، جہاد جہاں حکم · او· ی ہے وہاں زمین میں امن وشا کو قائم ر · کا بہترین ذریعہ بھی ہے، اس عظیم کام میں شامل لوگوں کے لیے ا· وی

زندگی کو بہتر بنانے میں اس عمل سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں، جس میں شامل انسان دل میں رب کی رضا اور روح میں اتنی ہی جنتی مہمان بن جاتا ہے۔اسی لیے انبیاء، صلحاء واتقیاء ہمیشہ رب کے لیے جان دینے کے لیے تیار رہتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کا شہادت کی تمنا کرنا

شہادت ایسا عظیم اعزاز ہے کہ جس کے حصول کے لیے رسول اللہ ﷺ نے خود تمنا کی آپ ﷺ دعا کیا کرتے تھے:

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میں محمد ﷺ کی جان ہے! مجھے تو یہ چیز محبوب ہے کہ اللہ کے راستے میں جہاد کروں اور شہید ہو جاؤں، پھر جہاد کروں اور شہید ہو جاؤں پھر لڑوں اور شہید ہو جاؤں''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا شہادت کی تمنا کرنا

امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! مجھے شہادت کی موت نصیب فرما، اور مجھے تیرے نبی کے شہر مدینے میں ہی کیوں نہ ہو''

حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ: مجھ سے حضرت عبداللہ بن جحش نے

احد میں کہا: اے سعد! تم اللہ پ ک سے دعا کیوں نہیں مانگتے ؟ اس کے بعد یہ دونوں ا گوشہ میں گئے۔ حضرت سعد نے اس طرح دعا مانگی:

اے میرے رب! . دشمنوں سے مڈ بھیڑ ہو تو میرے سامنے ا ایسے آدمی کو لا جو سخت حملہ آور ہو اور بہت ہی قتال ہو۔ میں اس سے لڑوں اور وہ مجھ سے لڑے۔ پھر مجھے اس پ کامیابی کی توفیق فرما کہ میں اسے قتل کر دوں اور اس کا سارا مال لے لوں۔

ان کی دعا پ کامیابی کی توفیق فرما کہ میں اسے قتل کر دوں اور اس کا سارا مال لے لوں۔ ان کی دعا پ حضرت عبداللہ بن جحش ا نے آمین کہی۔ پھر حضرت عبداللہ بن جحش ا نے دعا مانگی۔

: :

: . :

اسے میرے اللہ! مجھے ا ایسے آدمی سے مقابلہ کی توفیق دے جو سخت حملہ آور ہو اور سخت جنگجو بھی۔ میں تیرے لیے اس سے لڑوں اور وہ مجھ سے لڑے پھر وہ مجھے پکڑے میری ک بھی کاٹ دے میرے کان بھی کاٹ دے،

. . میں کل روز قیامت تجھ سے ملوں تو پوچھے کہ کس لیے تیری ٠ک اور کان کاٹے گئے تھے؟ میں عرض کروں کہ تیرے اور تیرے رسول کے لیے میرے ٠ک اور کان کاٹے گئے۔ تو کہے کہ ہاں! تو سچ کہتا ہے۔ حضرت سعد نے آمین کہی۔

حضرت سعد اپنے ..ٹ سے کہتے تھے کہ عبداللہ جحش کی دعا میری دعا سے بہتر رہی۔ میں نے اسی دن کے آ٠ میں ان کو دیکھا کہ ان کی ٠ک اور کان کٹے ہوئے ا۔ دھاگے میں لٹکے ہوئے تھے۔

شہداء کی جان کے . لے . ٠..

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''اللہ نے مومنوں سے اُن کی جا اور اُن کے مال٠ ۔ لئے ہیں (اور اس کے) عوض میں اُن کیلئے . ٠.. (تیار کی) ہے، یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے بھی ہیں اور مارے بھی جاتے ہیں، یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے جس کا پورا کر٠ اُسے ضرور ہے اور اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے، تو جو سودا تم نے اُس سے کیا ہے اس سے خوش رہو اور

یہی بڑی کامیابی ہے۔''

شہیداء کو مرنے کے بعد نئی زندگی

''اور جو اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے تم اسے مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہے لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔''

شہید اللہ کا انعام یافتہ بندہ

''اور جو بھی اللہ اور اسکے رسول کی فرمانبرداری کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالی نے انعام کیا ہے جیسے نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ بہترین رفیق ہیں۔ یہ فضل اللہ تعالی کی طرف سے ہے اور کافی ہے اللہ تعالی جاننے والا ہے''۔

شہید کے گناہوں کی معافی

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ہاں شہید کے چھ اعزاز ہیں (اور وہ یہ ہیں)

''پہلے ہی لمحہ اسکی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اس کو . ۔ ۔ میں اس کا ٹھکانہ دکھا دی ۔

جا ۔ ہے ۔''

شہید عذاب قبر سے محفوظ

عذاب قبر سے محفوظ کر دی ۔ جا ۔ ہے

قیامت کی ہولنا کی سے محفوظ

قیامت کی . ڑی مصیبت سے محفوظ رہتا ہے۔

میدان محشر میں شہید کے سر پ عزت و وقار کا ۔ ج

''اس کے سر پ عزت اور وقار کا ۔ ج رکھا جا ۔ ہے جس کا صرف ا ۔ ہی ۔ قوت د اور اس میں جو کچھ ہے . سے قیمتی ہے۔''

شہید کی ۷۲ حوروں سے شادی

''خوبصورت' . ڑی . ڑی آنکھوں والی بہتر ۷۲ حوروں سے اس کی شادی کر دی جاتی ہے۔''

شہید کی ۷۰ رشتہ داروں کے . رے میں سفارش مقبول

''اس کے ستر ۷۰ رشتہ داروں کے ۔رے میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔''

بلاحساب جنتوں کے وارث

سید۔نعیم بن ھمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

))

((

''ا۔ آدمی نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ افضل شہداء کون ہیں۔؟''

))

((

تو آپ نے فرمایا: وہ لوگ جو دشمن کی صف میں داخل ہوتے ہیں اور پھر اپنے چہروں کو پیچھے نہیں کرتے حتی کہ شہید ہو جاتے ہیں یہی لوگ ۔۔ کے محلات میں رہائش پ۔ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں دیکھ کر مسکرائے گا اور ۔ د میں اللہ کسی پ مسکرا دیتا ہے تو ان کا کوئی حساب نہیں ہوگا''

۔۔ کی ا والے والے

سید ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ عزوجل نے ضمانت دی ہے کہ جو شخص اس کے راستے میں نکلے: اسے میرے راستے میں جہاد، ایمان اور میرے رسول کی تصدیق نے ہی نکالا ہو تو میں یہ ضمانت دیتا ہوں کہ میں اسے جنت میں داخل کروں گا یا اسے اپنے گھر کی طرف اجر یا مال غنیمت دیتے ہوئے واپس بھیج دوں گا جہاں سے وہ (جہاد کے لیے) نکلا تھا۔اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا جان ہے! اللہ کے راستے میں (مجاہد) کو جو بھی زخم لگتا ہے تو وہ روز قیامت اس زخم والے دن کے زخم کی حالت میں (اس طرح) آئے گا کہ اس کا رنگ خون کا رنگ ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کستوری کی طرح ہوگی۔ اور اس ذات کی قسم

جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اَ یہ نہ ہوتا کہ میری وجہ سے مسلمان مشقت میں مبتلا ہو جا گے تو میں کبھی اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کسی جہادی لشکر سے پیچھے نہ رہتا، لیکن (میں لوگوں کے لیے) وسعت نہیں پ تا اوران کے لیے یہ تکلیف دہ ہوگا کہ میرے بغیر پیچھے رہ جا ۔اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! میں پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کے راستے میں جہاد کروں ورقتل ہو جاؤں، پھر جہاد کروں اورقتل ہو جاؤں، پھر جہاد کروں اورقتل ہو جاؤں۔''

شہید کا خیمہ عرش کے سائے میں

سید عتبہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مقتول ہو جانے والے تین لوگ ہیں۔

''① مومن آدمی جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتا ہے حتیٰ کہ وہ دشمنوں (کافروں) سے قتال کرتا ہے، پھر قتل ہو جاتا ہے، یہ آزمائش میں کامیاب شہید ہے، جو عرش کے نیچے اللہ کے (خاص پیدا کردہ) خیمے میں ہوگا، انبیائے کرام اس صرف درجہ ت میں افضل ہوں گے۔''

② اور وہ مومن آدمی جو اپنے آپ پ َ ہوں اور غلطیوں کی وجہ سے خوفزدہ ہے، وہ اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے، حتیٰ کہ وہ دشمنوں (کافروں) کے سامنے جا کر قتال کرتا ہے اور قتل ہو جاتا ہے تو یہ (گویا وضوء کی) کلی ہے جس نے اس کے َ ہ اور غلطیاں دھو دی ہیں۔ بے شک تلوار خطاؤں کو ختم کر دیتی ہے۔ وہ .ت کے جن دروازوں سے چاہے گا داخل ہو گا۔ بے شک .ت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات دروازے ہیں جو اوپر نیچے ہیں۔

③ اور منافق آدمی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی جان مال سے جہاد کرتا ہے حتیٰ کہ دشمنوں کے سامنے جا کر قتال کرتا ہے اور قتل ہو جاتا ہے، تو یہ شخص (جہنم کی) آگ میں ہے، کیونکہ تلوار سے نفاق ختم نہیں ہوتا۔''

شہید کے زخم سے کستوری کی خوشبو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ کے راستے میں جس کو بھی کوئی زخم آئے روز قیامت وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا (جیسا کہ اس کو زخم لگا تھا) اس کا رنگ خون جیسا ہی ہوگا لیکن خوشبو کستوری کی آرہی ہوگی''

شہید کو دیکھ کر اللہ مسکراتا ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

))

((

دو شخص ایسے ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ مسکراتا ہے وہ دو وہ ہیں کہ جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے اور پھر وہ دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیسے۔؟تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ یہ شہید ہوا اور جنت میں گیا اور دوسرا جو قاتل تھا اللہ نے اس کی توبہ قبول کر لی اور اسے اسلام کی ہدایت فرما دی پھر وہ بھی اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہوا شہید ہو گیا (ان دونوں کو اکٹھا اللہ جنت میں

دیکھ کر مسکراتے ہیں)

شہید بلا حساب .ـ ـ میں

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
کیا تو جا ہے کہ . سے پہلاَ وہ میری امت کا کون سا .ـ ـ میں داخل ہوگا..؟
میں نے عرض کیا اللہ و رسول بہتر جا ہیں۔ فرمایا اللہ کے راستہ میں ہجرت کرنے
والے قیامت کے دن .ـ ـ کے دروازے پ آ گے اور اس کو کھٹکھٹا گے تو
.ـ ـ کا در.ن ان سے پوچھے گا کیا تمہارا حساب و کتاب ہو چکا ہے؟ وہ جواب دیں
گے۔

''ہمارا حساب کا ہے کا۔ ہمارا حال تو یہ تھا کہ تلواریں مسلسل ہمارے شانوں پ
رہیں حتی کہ ہمیں موت آ گئی''
نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ان کے لیے .ـ ـ کے دروازے کھول دیے جا گے اور
وہ لوگوں کے .ـ ـ میں داخل ہونے سے چالیس سال پہلے داخل ہو کر اس میں آ رام
کریں گے۔''

شہداء پ حوروں کا .ـ ـ ول

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ ا ۔ ۔ پ جاتے ہوئے اپنے صحابہ کے ہمراہ ا جھونپڑی پ سے ۔ رے۔ ا دیہاتی جھونپڑی میں سے نکلا اور پوچھا تم کون لوگ ہو؟ بتا ۔ کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی ہیں اور جہاد پ جا رہے ہیں اس نے پوچھا کیا د کا بھی کوئی فا ہ ملے گا؟ کہا ہاں مال غنیمت ملے گا جسے مسلمانوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ اس نے اپنے او ٹ پ پلان رکھا اور لشکر کے ساتھ روانہ ہو ۔ وہ اپنے او ٹ کو رسول اللہ ﷺ کے قر ۔ کرتا تھا اور صحابہ اس کے او ٹ کو رسول اللہ ﷺ سے دور کرتے تھے آپ ﷺ نے فرما :

''دیہاتی کو میرے قر ۔ آنے دو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ تو ۔ ۔ کے ۔ دشاہوں میں سے ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر دشمن سے معرکہ ہوا اور یہ آدمی شہید ہو ۔ ۔ نبی اکرم ﷺ کو اطلاع دی گئی۔ آپ اس کے لاشے پ آئے اور اس کے سر کے پ س بیٹھ گئے اور مسکرا شروع کر دی۔ پھر اس سے منہ پھیر لیا۔ ہم نے عرض کیا رسول اللہ پہلے ہم نے آپ کو مسکراتے ہوئے دیکھا پھر آپ نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔ تو آپ ﷺ نے فرما : میرے مسکرانے کی وجہ یہ تھی میں اللہ کی طرف سے ہونے والی رحمت و بخشش کو دیکھ رہا تھا۔ پھر اچا ۔ ۔ سے حور عین ۔ زل ہوئی اور اس کے سرہانے آ کر بیٹھ گئی تو میں نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔

شہید ۔ ۔ الفردوس میں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

جواں سال حارثہ رضی اللہ عنہ . ر کے دن شہید ہو گئے۔ ان کی والدہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ٠ مت میں حاضر ہو کر کہنے لگیں: اے اللہ کے رسول! حارثہ مجھے کس قدر پیارا تھا، یہ تو آپ کو معلوم ہے، اب اَ وہ .٠ ۔ میں ۔ تو میں صبر کروں گی اور ا. وثواب کی امید رکھوں گی، لیکن اَ وہ کسی دوسری جگہ ہے ۔ آپ دیکھیں گے کہ میں (رونے پیٹنے کا عمل) کیسے کرتی ہوں؟ اس پ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔:

اللہ تم پ رحم کرے، کیا تم پگل ہوگئی ہے، وہاں بھلا کوئی ا ۔ .٠ ۔ ہے؟ ٠ ۔ ۔ تو بہت ہیں اور جہاں ۔ حارثہ کا تعلق ہے، وہ تو (. سے اعلیٰ .٠ ۔) .٠ ۔ الفردوس میں ہے۔''

شہید کو خوبصورت شکل دی جاتی ہے

سید٠ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پ س ا ۔ سیاہ آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

))

((

میں سیاہ رَ کا ا ۔ . صورت آدمی ہوں جس سے . بو آتی ہیاور میرے پ س مال بھی نہیں ہے اَ میں کافروں سے لڑوں گا اور شہید ہو جاؤں گا تو میرا

ٹھکانہ کہاں ہوگا۔؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''. . . میں'' چنانچہ وہ میدان میں ا ا
وہ لڑتے ہوا شہید ہو ''

رسول اللہ ﷺ اس کے پ س آئے اور فرمانے لگے:

(( ))

''اللہ تعالیٰ نے تیرے چہرے کو سفید اور خوبصورت کر دیہے اور تیری . بو کو
خوشبو میں . ل دیہے اور تیرے مال کو فراوانی کر دی ہے''

پھر آپ ﷺ اسے یکسی اور کو مخاطب کر کے فرمایا:

))

((

''کہ میں نے اس کی بیوی حور عین دیکھی ہے کہ وہ اس کا جبہ کو اٹھا کر اس کے
جسم اور جبہ کے درمیان داخل ہو چاہتی ہے۔''

شہداء کو فرشتوں کا غسل

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حنظلہ بن ابی عامر لڑتے ہوئے ابوسفیان کے پ س جا پہنچے، وہ اسے قتل کرنے ہی
والے تھے کہ شداد بن اسود نے حنظلہ پ تلوار کا وار کر کے انہیں شہید کر دیا۔ ان کی
شہادت کے بعد اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ سے کہا:

''تمہارے ساتھی حنظلہ کو فرشتے غسل دے رہے ہیں، اس کی بیوی سے پوچھو
(کہ اس کا . . کیا ہے؟''

بیوی سے پوچھا ۔ تو اس نے بتایا کہ ۔ حنظلہ نے معرکہ آرائی کا سنا تو اس پر غسل واجب تھا لیکن وہ اللہ کے راستے میں اسی حالت میں نکل کھڑا ہوا۔ یہ سن کر اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

''اسی وجہ سے فرشتوں نے حنظلہ کو غسل دیا۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں نے فرشتوں کو دیکھا وہ حمزہ بن المطلب اور حنظلہ بن راہب رضی اللہ عنہما کو غسل دے رہے تھے۔''

مستدرک حاکم میں ہے:

ﷺ

ﷺ

''حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے چچا۔ قتل کیے گئے تو وہ جنبی تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انھیں فرشتوں نے غسل دیا۔''

شہید پر فرشتوں کا سایہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

. . میرے والد صا . احد کی .ؔ میں شہید کر دیے گئے تو میں ان کے چہرے سے . ر . ر کپڑا ہٹا کر دیـ ارکرتـ اور روتـ ۔ رسول کریم ﷺ کے صحابہ مجھے ایسا کرنے سے روکتے اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے . لکل نہیں کیا۔ یہ منظر دیکھ کر میری پھوپھی (فاطمہ) بھی رونے لگیں۔ اس پ اللہ کے رسول ﷺ فرمانے لگے:

''تم لوگ روؤ ۔ پپ رہو، . . ـ تم لوگ میت کو اٹھاتے نہیں فرشتے تو . ا. اس پ اپنے پ وں کا سایہ کیے ہوئے ہیں۔''

شہید سے اللہ کی . اہ را ـ گفتگو

حضرت جا. بن عبداللہ علیہم السلام کہتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے پ یشان دیکھا تو کہنے لگے:

اے جا. ..! ادھر آ، میں تجھے ا ـ ت بتاؤں اللہ تعالیٰ نے آج ـ جس سے بھی . ت کی پ دے میں کی، لیکن اللہ تعالیٰ نے تیرے والد کو سامنے بٹھا کر . ت پ ـ کی۔ اللہ تعالیٰ پوچھنے لگے: اے میرے بندے! مجھ سے ما .ؔ تجھے کروں۔ اس پ تیرے والد نے عرض کی: میرے مولا! عرض یہی ہے کہ مجھے د میں واپس بھیج دے ـ کہ میں تیری خاطر دوسری . رقتل کیا جاؤں۔ اس پ اللہ تعالیٰ نے عبداللہ سے کہا: یہ تو میرا فیصلہ ہو چکا کہ جو لوگ یہاں آ گئے وہ واپس د میں نہیں جا ـ ۔ یہ سن کر عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میرے پ وردگار! پھر میرے پیچھے جو میرے ساتھی ہیں انہیں

(میری ۔۔۔ کی خوشحال زندگی کے ۔رے میں) آگاہ کر دیجیے۔اس پ اللہ تعالیٰ نے یہ آ۔۔۔ نزل فرمائی:

''جو اللہ کے راستے میں شہید کر دیے گئے ان کے ۔رے میں مت خیال کرو کہ وہ مردہ ہیں بلکہ وہ تو زندہ ہیں، اپنے رب کے ہاں رزق دیے جاتے ہیں۔''

شہید کے جنازہ پ فرشتوں کا نزول

حدیث میں آتا ہے۔ ان کا جنازہ اٹھا کر قبرستان کی طرف لے جایا گیا تو ان کا وزن ہلکا تھا حالانکہ یہ ٹیل نوجوان تھے بھاری بھرکم تھے۔مشرکین کو موقع ملا کہنے لگے اس (سعد) نے فلاں فلاں موقع پ غلطی کی تھی جس کے نتیجہ میں ان کا جنازہ اس قدر ہلکا ہے تو رسول اللہ ﷺ فوراً انہیں نہیں یہ مشرک کہتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

''(اس کا جنازہ ہلکا اس لیے ہے کہ) اسے فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہے۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو دفنانے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: (اے صحابہ کرام کیا تمہیں معلوم ہے؟)

''اس سعد کی محبت (کی محبت میں ۔ موت کے غم میں) عرش لرز اٹھا ہے۔''

''اور اس سعد کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔''

''اور سعد کے جنازے میں ستر (۷۰) ہزار فرشتوں نے شر ۔ کی ہے۔''

نبی کریم ﷺ کو ایـ دفعہ کسی نے ایـ ریشم کا کپڑا تحفہ میں دیـ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کپڑے کی ٠ می اور نـ م پن کو دیکھ کر تعجب کرنے لگے آپ ﷺ نے فرمایـ:

''تم اس پـ تعجب مت کرو، اللہ تعالیٰ نے جو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ٠ ۔ ۔ میں لباس دیـ ہے وہ اس سے بھی کئ َ ٠ ٠ م و ـ نـ م ہے۔''

شہید ٠ ۔ ۔ میں محو ـ واز

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ٠ َ موتہ میں رسول اللہ ﷺ نے لشکر اسلام کا زیـ بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور ساتھ ہی یہ ارشاد فرمایـ:

''اَ زیـ کو شہید کردیـ َ تو اس کی جگہ جعفر بن ابی طا ۔ رضی اللہ عنہ لشکر اسلام کا امیر ہوگا، اور اَ جعفر کو شہید کردیـ َ تو عبداللہ بن روا ۔ لشکر اسلام کا امیر ہوگا۔''

سید· عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''میں بھی اس ·َ میں موجود تھا۔ہم نے تلاش کیا تو جعفر بن ابی طا . رضی اللہ عنہ شہداء میں پڑے تھے،ہم نے اس کے جسم میں نیزوں اور تیروں کے نوے (۹۰) زخم دیکھے۔''

سید· عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔:

''میں َ شتہ رات .·۔ میں داخل ہوا،میں نے اس میں دیکھا کہ جعفر رضی اللہ عنہ فرشتوں کے ساتھ محو پ واز ہیں اور حمزہ اپنی چار پ ئی پ ٹیک لگائے ہوئے ہے۔''

علامہ البانی نے اس حد۔ ث کو صحیح قرار د ۔ ہے۔

سید· عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع روا ۔ ت ہے:

''جعفر رضی اللہ عنہ جبرا اور مکا کے ساتھ پ واز کرتے ہیں،اللہ تعالیٰ نے اسے دونوں ہاتھوں کے . لے دو پ کر دیے ہیں۔''

اسلامی سال کا ساتواں مہینہ

رجب

اسلامی مہینے کا ساتواں مہینہ ماہ ر۔ ج ہے۔ ر۔ ج کے کئی ا یـ معنی ہیں۔ مثلاً تعظیم کر ، تیاری کر ، خوف، کثرت ذکر الٰہی کر ، وغیرہ۔

ماہ ر۔ ج چو حرمت والے مہینوں میں سے ا یـ ہے اہل عرب اس ماہ کی تعظیم کرتے ہوئے اس میں لڑائی وغیرہ نہ کرتے تھے ۔ اس وجہ سے اس ماہ کا ن م ر۔ ج رکھا یـ تھا۔ اس ماہ کے کئی ا یـ اور ن م بھی ہیں مثلا ر۔ ج مضر، شہر حرام، شہر اللہ، شہر رجم، شہر الاصب، شہر مصلی ، شہر مضر ، شہر عتیرہ وغیرہ۔

ماہ رجب کے خطبات

① ر. . کے کوٹ وں کی شرعی حیثیت

② سید. معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ

③ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

④ غزوہ تبوک کی داستان

⑤ پنج نصیحتیں

⑥ ت. . اور تجارت

ر. . کے کوٹ وں کی شرعی حیثیت

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''مہینوں کی گنتی اللہ کے ·د ی کتاب اللہ میں . رہ کی ہے' اسی دن سے . . سے اس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے ان میں سے چار حرمت وادب کے ہیں' یہی در ۔ دین ہے تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پ ظلم نہ کرو اور تم تمام مشرکوں سے جہاد کرو جیسے کہ وہ تم . سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔''

تمہیدی کلمات

ماہ ر. . کی ۲۲۔ ریخ کو خصوصا خواتین امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے ·م پ مٹی کے چھوٹے چھوٹے پیالے (کوٹ ے) حلوہ وغیرہ سے بھر کر گھروں میں تقسیم کرتیں ہیں اور اس کے فیوض و. کات پ عجیب وغر. . داستا سناتیں ہیں جبکہ حقیقت میں شریعت میں ماہ ر. . میں اس قسم کی . عات کا کوئی تصور نہیں اور نہ ہی اس طرح کی ماہ ر. . میں د رسومات جو موجودہ دور میں ہیں، اسلام نے انکا کوئی تصور پیش کیا ہے۔آج ہم مختصر طور پ کوٹ وں کی کہانی اور ماہ ر. . میں

کئے جانے والے افعال کا جائزہ لیں گے کہ ان کی شرعی حیثیت کیا ہے۔؟

داستانِ عجیب

یہ اس زمانے کی بات ہے۔ حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ حیات تھے۔ ان کے دور میں مدینہ منورہ میں ایک تنگ دست لکڑہارا رہا کرتا تھا۔ تنگ دستی کے علاج کے لیے اس نے کسی دوسرے ملک میں جانے کا سوچا اور چل دیا۔

ادھر لکڑہارے کے چلے جانے سے گھر والوں کا واحد سہارا ان سے چھن گیا۔ آخر لکڑہارے کی بیوی وزیر کی بیوی کی خادمہ بن گئی۔ لکڑہارے کی بیوی اسی وزیر کی بیگم کے محل کے صحن میں جھاڑو دے رہی تھی کہ اچانک وہاں سے سیدنا جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا گزر ہوا۔ اس محل کے صحن میں پہنچے تو اچانک رک گئے اور اپنے عقیدت مندوں سے پوچھا کہ یہ کون سا مہینہ ہے اور آج کون سی تاریخ ہے۔ عقیدت مندوں میں سے ایک آگے بڑھا۔ اور دست بستہ (ہاتھ جوڑے ہوئے) یہ عرض کیا: حضور! یہ رجب کا مہینہ ہے اور رجب کی تاریخ ہے۔

پھر پوچھا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ رجب کی تاریخ کی کیا فضیلت ہے۔؟

عرض کیا: حضور ہی جانتے ہوں گے۔؟

فرمایا: او میرے مریدانِ خاص! آیئے پھر سن لیجیے! اس دن کی فضیلت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مصیبت اور پریشانی میں گرفتار ہو تو اسے چاہیے کہ وہ رجب کی ۲۲ تاریخ کو میرے نام کے کونڈے بھرے۔

اس کا طریقہ کار کیا ہوگا..؟ وہ بازار سے نئے کونڈے (مٹی کے چھوٹے چھوٹے پیالے) خرید کر لائے انہیں گھی میں تلی ہوئی میٹھی خستہ پوریوں سے بھرے، پھر چادر بچھا کر کونڈوں کو اس چادر پر رکھے اور پورے اعتقاد کے ساتھ میرا ختم دلائے، پھر میرا

ہی وسیلہ پکڑ کر اللہ سے دعا کرے تو اس کی ہر حا۔ ۔ اور ہر مشکل حل ہو جائے گی۔ اور پھر اس طرح کے عمل سے کسی کی مراد پوری نہ ہو تو وہ قیامت کے دن میرا دامن پکڑ سکتا ہے اور مجھ سے اس کی ۔ ز پ س کر سکتا ہے۔ حضرت نے یہ ۔ کچھ فرما۔ اور پھر اپنے ہمراہیوں کے ساتھ آگے ۔ ٹھ گئے۔

لکڑہارے کی خستہ حال بیوی نے تمام کام چھوڑ کر حضرت کے کو ٹ وں کا اہتمام کیا اور دعا کی: ''اے اللہ! امام صا ۔ کے صدقے میری تمام مصیبتیں دور کر دے، میرا شوہر خیر ۔ ۔ سے گھر لوٹ آئے اور اپنے ساتھ کچھ مال و دو ۔ ۔ بھی لائے۔''

جیسے ہی مدینے میں لکڑہارے کی بیوی نے کو ٹ ے بھرے ویسے ہی لکڑہارے کے پ دیس میں دن پھر گئے۔ وہ اس طرح کہ وہاں سے ا۔ شاہی ' انہ مل ۔ ۔ پھرا۔ دن تمام مال و دو ۔ ۔ او ں اور گھوڑوں پ لاد کر مدینہ منورہ اپنے مکان پ پہنچا۔ گھر پہنچ کر لکڑہارے نے وز ۔ کے محل کے سامنے ا۔ عالی شان محل تعمیر کیا اور نوابوں کی طرح وہاں رہنا شروع کر د ۔۔

ا۔ دن اتفاق سے وز ۔ کی بیگم اپنے محل کے ۔ لاخانے پ پ ٹھی تو حیرانی سے لکڑہارے کی بیوی کو بلا بھیجا اور کہنے لگی: اری! کل ۔ ۔ تو تو دو وقت کی روٹی کو ترستی تھی، اور آج یہ ٹھاٹ ۔ ٹھ اس کی کیا وجہ ہے..؟

اس نے داستان بیان کر دی۔ وز ۔ کی بیوی کو ٹ وں کی فضیلت پ ایمان نہ لائی تو اس کے شوہر پ غیب سے ا۔ مصیبت ' زل ہوئی۔ اس پ ملکی ' انہ لوٹنے اور کرپشن کا الزام لگا اور اسے ۔ طرف کرنے کے ساتھ ساتھ جلاوطن بھی کر د ۔ ۔ جو کل تلک وز ۔ تھا آج ملک چھوڑ کر جا رہا تھا۔ راستے میں چلتے ہوئے اس نے ا۔ ' بوزہ ' ۔ لیا کہ بھوک کے وقت کھا لیں گے۔

اب دیکھیے...! جس دن وہ معزول ہوا اسی دن شہزادہ شکار پہ گیا اور شام کو گھر نہ آیا۔ مشیروں میں سے کسی نے کہا: عالی جاہ! ہوسکتا ہے کہ اسے معزول وزیراعظم نے قتل کروا دیا ہو..؟ وہ گرفتار ہوکر بادشاہ کے سامنے پیش ہوا۔ وزیر کے ہاتھ میں رومال میں بندھا ہوا بوزہ تھا۔ بادشاہ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ عرض کی: حضور! بوزہ ہے۔ لیکن رومال کھول کر دیکھا گیا تو بوزے کی بجائے شہزادے کا خون میں لتھڑا ہوا سر تھا۔ وزیر بھی حیران تھا کہ یہ بوزہ شہزادے کا سر کیسے بن گیا..؟ حکم ہوا کہ ان دونوں کو جیل میں بھیج دیا جائے اور صبح سویرے انہیں پھانسی دے دی جائے۔ اب جیل میں میاں بیوی نے سوچا ہم سے ضرور کوئی غلطی سرزد ہوئی ہے جس کی سزا ہمیں مل رہی ہے۔ آخر وزیر کی بیگم کو یاد آیا کہ کافی دن ہوئے میں امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے کونڈوں کے عقیدے پہ ایمان نہ لائی تھی۔ پھر دونوں نے رو رو کر اپنے گناہ کی معافی مانگی اور پختہ عزم کرلیا کہ اگر اس مصیبت سے نجات مل جائے تو ہم ضرور امام صاحب کے کونڈے بھریں گے۔

اب جیسے ہی بیگم نے عقیدت سے کونڈے بھرنے کا ارادہ کیا، حالات نے پلٹا کھایا۔ گم شدہ شہزادہ کونڈوں کی برکت سے صحیح سلامت واپس آگیا۔ بادشاہ بہت خوش ہوا فوراً قیدیوں کو بلانے کا حکم دیا اور رومال کھول کر دیکھا تو وہاں شہزادے کے سر کی بجائے بوزہ تھا۔ بادشاہ بڑا متاثر ہوا۔ وزیر کو دوبارہ اس کا عہدہ کر دیا اور مزید خلعت فاخرہ سے نوازا۔ پھر شاہی محلات سے لے کر وزیر کے محل تک بڑی دھوم دھام اور اہتمام کے ساتھ کونڈے بھرنے کی ''رسم'' ادا کی گئی اور وزیر کی بیگم تو زندگی بھر ہر سال عقیدت کے ساتھ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے کونڈے بھرتی رہی۔

کیا یہ سچ ہے..؟

یہ داستانِ عجیب جس پ کوٹ وں کی :ید ہے سراسر من گھڑت اور جھوٹ پ: افسانہ ہے۔اس کذب بیانی پہ ذرا غور کیجیے۔ پوری سمجھ آ جائے گی۔

① ا لمحہ کے لیے سوچیے! کیا سید: جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی ز ن سے کسی ایسی رسم کے متعلق ایسے الفاظ نکل ت ہیں کہ جو ان کے . اعلیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہ کی ہو، ت . ار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کی ہو، خلفائے راشدین، صحابہ اور اہل .ت رضی اللہ عنہم نے بھی نہ کی ہو..؟

② اتنا شا: ارمحل :میں کئی ماہ صرف ہوئے ہوں گے۔ ا دو دن کی تو .ت ہی نہیں ہے۔لیکن وز ی کی بیوی کو اس وقت پتہ چلتا ہے . وہ اتفاقاً .لاخانے پ جاتی ہے۔ حالا محلے .بستی میں کوئی معمولی سی تعمیر بھی ہو تو پورے محلے والوں کو پتہ ہوت ہے۔

③ اَ یہ اتنا عظیم الشان کام تھا تو اس واقعہ کا ذکر ت ریخ کی کسی بھی کتاب میں ملنا چاہیے تھا لیکن یہ ذکر کسی بھی کتاب میں موجود نہیں نہ ت ریخ اسلام میں حتی کہ شیعہ کی مستند کتابیں جن میں .رہ اماموں کا ذکر ہے کسی بھی کتاب میں حضرت سید: جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں ضمناً بھی اس واقعہ کا ذکر نہیں کیا ت ۔

④ ساری داستان .دشاہ اور وز ی کے دگھومتی ہے جن کے محلات مدینہ منورہ میں ش . ت کیے گئے ہیں اور امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش شیعہ کتب کے مطابق ۸۳ ہجری اور وفات ۱۴۸ھ ہے۔شیعہ کی معتبر کتاب ''چودہ ستارے'' کے مصنف نجم الحسن کراروی نے لکھا ہے کہ امام صا . کا عہد عبدالملک بن مروان سے لے کر ابوجعفر منصور ت ہے اور عبدالملک بن مروان اموی خلیفہ ہے جس کے دور میں دار الخلافہ دمشق تھا۔ اور منصور عباسی حکمران ہے اس دور میں بغداد دارالخلافہ رہا، مدینہ منورہ اس

سارے عرصہ کے دوران کبھی دار الخلافہ نہیں رہا۔ امویوں کا دار الخلافہ دمشق اور عباسیوں کا بغداد تھا۔ . مدینہ دار الخلافہ ہی نہیں رہا تو وہاں . دشاہ اور وز ۔ کے محلات کہاں سے آ گئے اور پھر اس وقت . دشاہت کا تصور ہی نہیں تھا اس دور کے حکمران خود کو خلیفہ کہا کرتے تھے۔ یہ ۔ ر حقائق اس داستان کے جھوٹ ہونے کا ثبوت ہیں۔

کوٹ وں کی رسم . شروع ہوئی

کوٹ وں کے . رے میں جو من گھڑت قصہ پیش کیا جا ۔ ہے وہ تو جھوٹ ۔ . ۔ ہوا پھر ان کوٹ وں کی ابتدا کہاں سے ہوئی؟ اور کوٹ ے بھرنے کی وجہ کیا ہے.؟ آیئے اس کا تھوڑا پس منظر حظہ کیجیے۔

پیر جما ۔ علی شاہ کے ا ۔ مر ۔ مصطفیٰ علی خان نے ا ۔ کتابچہ لکھا جو ''جواہر المناقب'' کے ۔ م سے موسوم ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ کوٹ وں کی ابتدا ۱۹۰۶ء میں ر ۔ ۔ رام پور یو۔ پی سے ہوئی۔ ا ۔ مشہور شاعر امیر مینائی ۔ را ہے، اس کے ۔ ٹے خورشید احمد مینائی نے داستان عجیب کے ۔ م سے کوٹ وں کے . رے میں کتاب چھپوا کر ۱۹۰۶ء میں تقسیم کروائی۔ رام پور سے نکل کر یہ رسم لکھنو پہنچی۔ پھر ۱۹۱۱ء میں لکھنو کے قر علاقوں اودھ، روہیل کھنڈ اور دوسرے علاقوں میں پھیل گئی۔ یہاں سے آہستہ آہستہ ۔ دش کرتی ہوئی مختلف علاقوں میں تو ہم پ ۔ لوگوں کے درمیان پھیلتی چلی گئی۔

حقیقت کیا ہے...؟

دشمنان صحابہ ہمیشہ سے اپنی دشمنی کا کسی نہ کسی طرح اظہار کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ۲۲ ر. کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات پ خوشی کا اظہار کرنے کے لیے

اس ''رسم'' کو شروع کیا۔ شروع شروع میں کوٹ وں کی یہ رسم خفیہ طور پ صرف شیعہ کے ا رہی تھی، پھر انہوں نے اس رسم میں دوسروں کو شر کرنے کے لیے نہا۔ ہوشیاری اور چا دستی سے اس داستان عجیب کی من گھڑت کرامت کو سنی عوام کے سامنے پیش کیا، چنانچہ د مسلمان بے چارے لاشعوری طور پ ہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے جشن میں شر ہو گئے۔

کیا یہ حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کا دن ہے.....؟

اب عوام میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہ حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کا دن ہے اور بعض ان کی وفات کا دن ٹھہراتے ہیں لیکن حقیقت سے دونوں بے خبر ہیں۔ اس لیے کہ امام صا نہ اس دن پیدا ہوئے اور نہ وفات پ ئی۔

آیئے! شیعہ کتب سے ان کی پیدائش و وفات کو دیکھتے ہیں:

حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ ۱۷ ربیع الاول ۸۳ھ کو پیدا ہوئے اور ۱۵ شوال المکرّم ۱۴۸ھ میں ۶۶ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ آپ کا یوم ولادت ۱۷ ربیع الاول ۸۳ھ بق ۲۴ مئی ۶۹۹ء ہے۔

اعیان شیعہ کے د ان کی ولادت ۱۷ ربیع الاول ۸۰ھ/۲۴ مئی ۶۹۹ء کو ہوئی۔ ان کی وفات مدینہ منورہ میں ماہ شوال ۱۴۸ھ/ ۷۶۵ء میں ہوئی، انہیں ۔ البقیع میں اس روضے میں دفن کیا ۔ جس میں ان کے والد قر، دادا زین العا ین اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ مدفون تھے۔

معلوم ہوا کہ حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ر کے مہینہ میں ہوئی نہ پیدائش۔ بلکہ وہ ربیع الاول میں پیدا ہوئے اور شوال میں وفات پ ئی۔

۲۲ ر۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا دن

شیعی جنتریوں اور رسائل میں ۲۲ ر۔ کو ''یوم ہلا ۔ معاویہ'' لکھا جا۔ ہے اور۔ ریخ کی معتبر کتابوں سے ش۔ ۔ ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ر۔ کے مہینہ میں ۶۰ھ کو وفات پ ئی۔

شیعہ کے مدرسہ ''المنتظر'' لاہور کی جا۔ سے ای کیلنڈر شائع ہو۔ تھا اور ای کیلنڈر شیعہ کی دکان سیٹھ ۔ ادر شاہ عالم مارکیٹ لاہور سے بھی شائع کیا جا۔ تھا یہ کیلنڈر دو رنگے ہوتے ہیں ان میں خوشی کے ای م کو سرخ اور د کو سیاہ رَ سے شائع کیا َ۔ ہے اس میں ۲۲ ر۔ کی۔ ریخ کو خوشی کے طور پ شائع کیا َ۔ ہے اور ساتھ لکھا ہے کہ ''مرگ معاویہ''۔

ماہ ر۔ کی فضلیت

''ر۔ ۔'' یہ ماخوذ ہے ''۔۔۔ سے''۔۔۔ کہتے ہیں تعظیم کو چو یہ مہینہ عظمت وعزت والا ہے اس لیے اسے ر۔ کہتے ہیں اس کی جمع ارجاب رجاب اور رجبات ہے۔ر۔ حرمت والے مہینوں میں سے ای ہے لہٰذا اس کا احترام ملحوظِ خاطر ر۔ ہوئے خاص طور پ َ۔ ہوں سے بچنا چاہیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج کے خطبے میں ارشاد فرما۔: کہ زمانہ گھوم پھر کر اپنی اصلیت پ آ َ۔ ہے سال کے ۔ رہ مہینے ہوا کرتے ہیں جن میں سے چار حرمت وادب والے ہیں۔ تین پے در پے ذوالقعدہ ذوالحجہ محرم اور چوتھا ر۔ جو مضر کے ہاں ہے جو جمادی الا ٰ ی اور شعبان کے درمیان میں ہے۔جیسا کہ ارشاد ۔ ری تعالیٰ ہے۔

''مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ کی ہے' اسی دن سے جب سے اس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے ان میں سے چار حرمت وادب کے ہیں' یہی درست دین ہے تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور تم تمام مشرکوں سے جہاد کرو جیسے کہ وہ تم سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔''

ماہ رجب میں پیش آنے والے اہم واقعات

۱۔رجب 5 ی میں پہلی ہجرت حبشہ عمل میں آئی جس میں حضرت عثمان ورقیہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف، ابن مسعود اور ابوسلمہ وام سلمہ رضی اللہ عنہم بھی شریک تھے۔

۲۔راجح قول کے مطابق رجب 10 ت/اپریل 619ء میں نبی ﷺ کے چچا ابوطالب نے وفات پائی۔

۳۔رجب 2ھ/جنوری 624ء میں نبی ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو امیر سریّہ بنا کر 12 مہاجرین کے ساتھ ''نخلہ'' کی جانب روانہ کیا۔

۴۔یکم رجب 9ھ/ 14 اکتوبر 630ء کو رسول اللہ ﷺ 30000 ہزار صحابہ کیساتھ ''تبوک'' کی جانب روانہ ہوئے۔

۵۔رجب 9ھ/نومبر 630ء میں شاہِ حبشہ نجاشی فوت ہوا اور نبی ﷺ نے اسکی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھائی۔

۶۔4 رجب 12ھ/ 14 ستمبر 633ء کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عراق میں الحیرہ کا

علاقہ فتح کیا۔

۷۔11 ر. 12ھ/ 21 ستمبر 633ء کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ''عین التمر'' (عراق) پہ قبضہ کیا۔

۸۔ 24 ر. 12ھ/ 5 اکتو. 633ء کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ''دُومۃ الجندل'' فتح کیا۔

۹۔26 ر. 13ھ/ 25 ستمبر 634ء کو عمر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی جگہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو امیر لشکر مقرر کر دیا۔

۱۰۔15 ر. 14ھ/ 5 ستمبر 635ء کو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے دمشق فتح کیا۔

۱۱۔5 ر. 15ھ/ 13 اگست 636ء کو یرموک کا فیصلہ کن معرکہ ہوا۔اس معرکے میں رومیوں کی تعداد 2 لاکھ اور مسلمانوں کی تعداد 33 ہزار تھی۔رومیوں کو شکستِ فاش ہوئی اور 1 لاکھ 24 ہزار سے زائد رومی مارے گئے۔

۱۲۔22 ر. 60ھ/ 17 اپریل 680ء. وز جمعرات امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات پہ زمامِ حکومت یزید نے سنبھالی۔

۱۳۔5 ر. 92ھ/ 28 اپریل 711ء کو طارق بن زیاد اندلس کی فتح کیلئے طنجہ سے اسپین (اندلس) روانہ ہوئے۔

۱۴۔ ر. 141ھ/ نومبر 758ء میں عباسی خلیفہ ابوجعفر منصور نے شہر بغداد کی بنیاد رکھی۔قریباً 8. س اس شہر کی تعمیر کا کام جاری رہا اور 149ھ/ 766ء میں اس کی تعمیر مکمل ہوئی۔

۱۵۔بعض کے بقول ر. 141ھ/ اگست 765ء میں حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ نے وفات پائی،لیکن یہ غلط ہے ان کی وفات ۸۳ھ ربیع الاول میں ہوئی ہے۔

۱۶۔ر۔ 101ھ/جنوری720ء میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے وفات پائی۔

۱۷۔یکم ر۔ 150ھ/2اگست765ء کو امام ابوحنیفہؒ فوت ہوئے۔

۱۸۔27 ر۔ 182ھ/22مئی798ء کو قاضی القضاۃ امام ابو یوسف نے،جن کا نام یعقوب تھا،وفات پائی۔

۱۹۔25ر۔ 183ھ/اگست799ء کو۔وز جمعۃ المبارک امام موسیٰ کاظم فوت ہوکر بغداد میں مدفون ہوئے۔ان کی اور امام محمد تقی کی قبریں گنبد کے نیچے بغداد میں ہے جو کاظمین کے نام سے مشہور ہے۔

۲۰۔ر۔ 204ھ/دسمبر819ء میں امام شافعیؒ نے وفات پائی۔

۲۱۔18 ر۔ 218ھ/23جولائی833ء کو خلیفہ مامون الرشید فوت ہوا اور معتصم باللہ تخت نشین ہوا۔

۲۲۔14 ر۔ 256ھ/4جون870ء کو عباسی خلیفہ مہتدی باللہ ہلاک ہوا اور معتمد علی اللہ خلیفہ بنا۔

۲۳۔20 ر۔ 279ھ/27ستمبر892ء کو خلیفہ معتمد علی اللہ فوت ہوا اور معتضد باللہ تخت نشین ہوا۔

۲۴۔20 ر۔ 479ھ/10دسمبر1086ء کو یوسف بن تاشفین اور الفانسو ششم کے مابین میدانِ زلاقہ میں خونریز جنگ ہوئی۔20ہزار مسلمانوں نے 60ہزار عیسائیوں کو شکست دی اور الفانسو اپنی ساری فوج کٹوا کر چند سو آدمیوں کے ساتھ فرار ہوا۔

۲۵۔ر۔ 1320ھ/اکتو۔ 1902ء میں سید نذیر حسین محدث دہلویؒ نے وفات پائی۔

۲۶۔18ر۔ 1358ھ/3ستمبر1939ء کو دوسری جنگ عظیم کا آغاز ہوا۔

۲۷۔ر۔ 1366ھ/3جون 1947ء کو تقسیمِ ہند کا اعلان ہوا۔

۲۸۔4 ر۔ 1367ھ/14 مئی 1948ء کو یہودیوں نے فلسطین پ غاصبانہ قبضہ جمالیا اور اسرا کا قیام عمل میں آ۔

۲۹۔ر۔ 1384ھ/نومبر 1964ء میں شاہ فیصل بن عبدالعز: کو سعودی عرب کا دشاہ مقرر کیا ۔

۳۰۔22 ر۔ 1407ھ/23مارچ 1987ء کو قلعہ لچھمن سنگھ (لاہور) میں ا بم دھماکے میں علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ شدی زخمی ہوگئے اور 29 ر۔ /30مارچ کو خالق حقیقی سے جاملے۔انھیں بقیع الغرقد میں دفن کیا ۔

عاتِ ماہ ر۔

①صلاۃ الرغائب

صلاۃ الرغائ کے رے میں بیان کی جانے والی روای کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''ر۔ اللہ کا مہینہ ہے، شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔'' اس کے بعد حدی میں ر۔ کے کچھ جھوٹے فضائل ذکر کیے گئے ہیں، پھر آپ ﷺ کی طرف یہ ارشاد منسوب کیا ہے کہ ''جو شخص ر۔ کی پہلی جمعرات کے دن کا روزہ رکھے، پھر جمعہ کی رات کو مغرب وعشاء کے درمیان رہ رکعات دو دو کر کے اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۃ القدر اور رہ مرتبہ سورۂ اخلاص کی تلاوت کرے۔

ز سے فارغ ہو تو مجھ پ ستر مرتبہ درود شریف پڑھے:

پھر سجدہ میں جائے اور یہ دعا

ستر مرتبہ پڑھے:((اس کے

بعد سر اٹھا کر یہ دعا ستر مرتبہ پڑھے:

بعد ازاں وہ دوسرا سجدہ بھی اسی طرح کرے۔ اس کے بعد وہ جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگے گا اس کی ہر حا۔ پوری کی جائے گی۔''

فائدہ

اس جھوٹی روای۔ کے ر ے میں محدثین کے اقوال:

''یہ حدی۔ رسول اللہ ﷺ پ گھڑی گئی ہے اور محدثین نے اس کا الزام ابن جہضم پ لگای ہے جو ان کے ن۔دی جھوٹ بولتا تھا۔''

ابن رجب رحمہ اللہ کا قول

ابن ر۔ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''ماہ ر۔ کے پہلے جمعہ کی رات میں صلاۃ الرغائ۔ پڑھنے کے متعلق جو احادی۔ مروی ہیں وہ کی جھوٹی، ب۔طل اور غیر صحیح ہیں۔ یہ ز جمہور علماء کے ن۔دی ۔ ہے جو چوتھی صدی کے بعد ظاہر ہوئی۔''

امام نووي رحمہ اللہ کاقول

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''وہ ز جو صلاۃ الرغائ۔ کے ن۔م سے معروف ہے اور جس کی ر۔ہ رکعات ر۔ کے پہلے جمعہ کی رات کو مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھی جاتی ہیں

اور اسی طرح شعبان کی پندرہویں رات کی سو رکعات ز یہ دونوں زیں بہت . ی . ۔ ہیں۔ لہٰذا قوت القلوب اور احیاء علوم الدین میں ان کے ۔کرہ سے دھوکے میں نہیں پ٘ چاہیے۔ اور نہ ہی ان کے . رے میں روا۔ ۔ کی گئی حد۔ ۔ سے دھوکا کھا٘ چاہیے کیوں کہ وہ پوری کی پوری . طل ہے۔''

امام شوکانی رحمہ اللہ کا قول

امام شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''تمام حفاظِ حد۔ ۔ اس . ت پ متفق ہیں کہ یہ زمن گھڑت ہے اور اس کے من گھڑت ہونے میں فن حد۔ ۔ میں ادنیٰ سا علم ر ٘ والے شخص کو بھی شک و شبہ نہیں۔ فیروز آ . دی اور اسی طرح مقدسی نے بھی صراحتاً کہا ہے کہ یہ حد۔ ۔ . تفاق محدثین موضوع (بناوٹی) ہے۔''

②ماہ رجب کے مخصوص روزے

ماہ ر . . کی . عات میں سے ا۔ . ۔ یہ ہے کہ اس میں روزے کی مخصوص فضیلت کا اعتقاد ر ۔ ہوئے مخصوص روزے رکھنا۔ حالا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مہینہ کے روزوں کے . رے میں کچھ بھی صحیح ۔ . ۔ نہیں ہے۔

حضرت ٘ شہ بن حر بیان کرتے ہیں کہ:

'' میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ماہ ر . . میں روزہ ر ٘ والوں کے ہاتھوں پ٘ مارتے تھے حتی کی وہ اپنے ہاتھ کھانے میں داخل کرتے یعنی روزہ توڑ دیتے تھے''

ایک جھوٹی روایت

ماہ ر۔ ۔ میں روزوں کی فضیلت میں جو جھوٹی احاد۔ ث بیان کی جاتی ہیں ان میں سے ا۔ یہ ہے: کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرما۔:

''جو آدمی ر۔ ۔ میں ا۔ دن کا روزہ رکھے اور اس میں چار رکعات اس طرح پ ڑھے کہ پہلی رکعت میں سو مرتبہ آ۔ ۔ الکرسی اور دوسری رکعت میں سو مرتبہ سورۃ اخلاص پ ڑھے تو اس کو موت نہیں آئے گی یہاں ۔ کہ وہ ۔ ۔ میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے۔''اس کے ۔ رے میں ابن الجوزی کہتے ہیں:

''یہ رسول اللہ ﷺ پ گھڑی ہوئی حد۔ ث ہے۔''

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا قول

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''ماہ ر۔ ۔ کی فضیلت ۔ اس کے روزوں کی فضیلت ۔ اس میں کسی متعین دن کے روزہ کی فضیلت ۔ اس کی کسی متعین رات کے قیام کی فضیلت کے ۔ رے میں کوئی صحیح حد۔ ث وارد نہیں ہے جو قابل حجت ہو۔ اور مجھ سے پہلے یہی یقینی ۔ ت امام ابو اسماعیل الہروی نے بھی کہی ہے۔''

علي بن ابراهيم العطارد رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے علی بن ا۔ اہیم العطارد رحمۃ اللہ علیہ سے کیا ہے کہ انہوں نے کہا:

''ر۔ ۔ کے روزوں کے متعلق جو کچھ بھی روا۔ ۔ کیا ۔ ہے وہ ۔ من گھڑت، ضعیف اور بے ۔ ۔ د ہے۔''

ر. کی ستائیسویں رات کی عبادت اور اگلے دن کا روزہ

لوگوں میں یہ .ت مشہور ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اسراء ومعراج کا جو معجزہ ہے یہ ر. کی ستائیسویں رات کو پیش آ. تھا۔ اسی لیے وہ اس رات میں خصوصی عبادت کے قائل ہیں اور اگلے دن روزہ رکھنا مستحب سمجھتے ہیں۔

کیار. کی ستائیسویں کو آپ ﷺ کو معراج ہوا تھا...؟

اس سلسلہ میں پہلی .ت یہ ہے کہ واقعہ اسراء ومعراج کی ـ ریخ کے .رے میں اہل علم کے مابین شدـ اختلاف پـ جا ـ ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں دس سے زـ دہ اقوال کیے ہیں۔ ان میں سے اـ قول یہ ہے کہ یہ ہجرت سے اـ سال قبل (ماہ ربیع الاول ۱۲ ی) میں پیش آ.۔ یہ ابن سعد وغیرہ کا قول ہے اور یہی .ت نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی .لیقین کہی ہے، . کہ ابن .م رحمۃ اللہ علیہ نے اس پـ اجماع کیا ہے جو درـ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ابن ابی العز حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس ـ ریخ (ہجرت سے اـ سال قبل) کو .لجزم ذکر کیا ہے۔

اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ ہجرت سے آٹھ ماہ قبل (ماہ ر. ۱۲ ی) میں پیش آ.۔ تیسرا قول یہ ہے کہ یہ ہجرت سے چھ ماہ قبل اور چوتھا قول یہ ہے کہ یہ ہجرت سے ـ رہ ماہ قبل پیش آ.۔ اور کسی نے کچھ کہا اور کسی نے کچھ کہا۔

مولا. صفی الرحمٰن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ''الرحیق ا م'' میں اہل سیر کے چھ اقوال ذکر کیے ہیں، ان میں سے اـ قول علامہ منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے کیا ہے کہ یہ واقعہ ت کے دسویں سال ۲۷ ر. کو پیش آ.، پھر

انہوں نے اسے اس بنا پ صحیح ماننے سے انکار کیا کہ حضرت ٔ یجہ رضی اللہ عنہا کی وفات ز پنجگانہ کی فرضیت سے پہلے ہوئی، یعنی ت کے دسویں ماہ رمضان میں۔ ۔ کہ زیں معراج کی رات فرض کی گئیں۔ لہٰذا معراج کا زمانہ ان کے بقول اس کے بعد کا ہوگا اس سے پہلے کا نہیں۔ اسی طرح انہوں نے وہ دو اقوال بھی غیر صحیح قرار دیئے جو اس سے بھی پہلے کی ۔ ریخ بتاتے ہیں۔ رہے ۔ قی تین اقوال (ت کے ۔ رہویں سال ماہ رمضان میں، ت کے تیرہویں سال ماہ محرم میں اور ت کے تیرہویں سال ماہ ربیع الاول میں) تو ان کے متعلق ان کا کہنا ہے کہ ان میں سے کسی کو کسی پ ۔ ترجیح دینے کے لیے کوئی دلیل نہیں مل سکی۔ ۔ ہم ان کے بقول سورہ اسراء کے سیاق سے ا ٓ ازہ ہوتا ہے کہ یہ واقعہ مکی ز ٔ گی کے ۔ لکل آ ٓ خر دور کا ہے۔

معلوم ہوا کہ اس میں اہل سیر کا کثیر اختلاف پ ۔ جاتا ہے، بعض نے ۲۷ ر۔ ۔ بعض نے ماہ رمضان، بعض نے محرم، بعض نے ماہ ربیع الاول کہا ہے البتہ یہ ۔ ت در ۔ ہے کہ یہ واقعہ نبی کی مکی ز ٔ گی کے اخیر میں پیش آ ٓ ۔ ؎

خلاصہ کلام:

ماہ ر۔ ۔ میں کو ٹ وں کا بھر ٔ مخصوص روزے رکھنا اور د ٔ عقاء ٔ رکھ کر عبادات کر ٔ کسی بھی صحیح حدی ٔ ث سے ث ۔ ۔ نہیں، بلکہ یہ ۔ عتیں ہیں جن کا اسلام سے کچھ تعلق نہیں ۔ کچھ لوگ اپنی سمجھ کے مطابق ا ٔ کام شروع کرتے ہیں اور پھر اسے بطور عبادت وثواب سمجھ کر اس کی ۔ ویج شروع کر دیتے ہیں حالا ٔ ثواب والا عمل وہی ہے جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصدیق فرمائی ہو اللہ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو خسارے میں ہیں اور ان کے دنیوی ز ٔ گی کے تمام ۔ کام بے کار ہیں حالا ٔ ان

کا خیال ہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''(دین میں) ہر ا دکردہ کام . ۔ ہے اور ہر . ۔ گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوذخ میں لے جانے والی ہوتی ہے''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو یہاں (یعنی مدینہ میں) کوئی . ۔ جاری کرے گا اس پ اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام ا نوں کی لعنت ہے''

اللہ تعالیٰ ہم . کو ۔ کی پیروی اور . ۔ سے بچنے کی توفیق فرمائے۔ آمین

سید معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

(100)

''اور مہا ین اور ا ر میں سے سبقت کرنے والے سے پہلے لوگ اور وہ لوگ جو نیکی کے ساتھ ان کے پیچھے آئے، اللہ ان سے راضی ہوگا اور وہ اس سے راضی ہوگئے اور اس نے ان کے لیے ایسے غات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ یہ بہت ڑی کامیابی ہے۔''

تمہیدی کلمات

عظیم نیل حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ر ت سے آٹھ سال قبل پیدا ہوئے، فتح مکہ آٹھ ہجری میں اپنے والد ابوسفیان رضی اللہ عنہ سمیت مسلمان ہوئے۔ امام الہند ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں:

''مورخین کا اتفاق ہے کہ عرب کی سیا تین سروں میں جمع ہوگئی تھی، معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ، عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور زیاد بن ابیہ رحمہ اللہ۔ اتفاق سے یہ تینوں سرمل کرا

ہوگئے تھے انہوں نے سیاسی حکمت عملیوں سے اسلامی سیا ۔ کااس طرف پھیرد ۔ ھروہ پھیر چاہتے تھے۔'' ا موت کے دروازے پ :(ص۱۴۲) آج ہم اس ہستی کا ۔کرہ کریں گے۔

مختصرتعارف سید معاویہ رضی اللہ عنہ

معاویہ ۔م، ابوعبدالرحمٰن کنیت، والد کا ۔م ابوسفیان تھا۔ ان کی والدہ کا ۔م ہندہ تھا۔آپ رضی اللہ عنہ کا شجرہ پ نچویں پشت پ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جا ۔ ہے۔ان کا خا ان ''بنواُمیہ'' زمانہ جاہلیت سے قریش میں معزز وممتاز آ ۔ تھا۔ان کے والد ابوسفیان قریش کے قومی م میں ''عقاب'' یعنی علمبرداری کے عہدہ پہ ممتاز تھے فتح مکہ کے دِن ابوسفیان اور معاویہ دونوں مشرف ۔ اسلام ہوئے۔بعض روایتوں سے معلوم ہو ۔ ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ صلح حدیبیہ کے زمانہ میں دو ۔ اسلام سے بہرہ ور ہو چکے تھے۔ لیکن ۔پ کے خوف سے اس کا اظہار نہیں کیا تھاان کے مشرف ۔ اسلام ہونے کی خوشی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مبارکباد دی، قبول اسلام کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ۔۔ اور طائف کے غزوات میں شری ہوئے ۔۔ کے مال غنیمت میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سواو ٹ اور ۴۰ اوقیہ سو ۔ چا ی مرحمت فرما ۔ تھا۔اسی زمانہ میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے خا انی وقار کے لحاظ سے ان کو کتا ۔ وحی کا جلیل القدر منصب ۔دور ی کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ قری ۔ قری ۔ تمام معرکہ آرائیوں میں بہت ممتاز حیثیت سے شری رہے ان کی تفصیل بہت طویل ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے ر ۔ ۶۰ ھ میں وفات پ ئی جبکہ آپ کی عمر مبارک تقریباً اسّی سال تھی۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا محبوب گھرانہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روا۔ ۔ کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہند :۔ عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

:

:

:

''(ا۔ وقت تھا کہ) کہ روئے زمین پ مجھے . سے زیادہ پسند یہ تھا کہ آپ کے خیمے والے (یعنی آپ کے ۔ بع لوگ) ذلیل ہوں لیکن آج مجھے اس سے زیادہ پسند ۔ ہ کوئی . ت نہیں کہ آپ کے خیمے کے لوگ غا . رہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔ کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے ہاں ایسے ہی ؟ مجھے بھی تمہارا گھرانہ محبوب ہے؟ ہند نے عرض کیا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان ا۔ بخیل آدمی ہے کیا میرے لئے اس . ت میں کوئی حرج نہیں، اَ میں اس کے مال میں سے (اس کی اولاد کو) کھلاؤں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔ نہیں بشرطیکہ دستور کے مطابق ہو۔''

3825

(1714)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ کی وں میں

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روا یت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مسجد میں موجود ا یک حلقہ کے پاس سے گزر ہوا تو کہا:

:

:

:

:

:

''تم کو کس چیز نے بٹھا یا ہے انہوں نے کہا ہم اللہ کے ذکر کے لئے بیٹھے ہیں انہوں نے کہا تمہیں اللہ کی قسم صرف اسی بات نے بٹھا یا ہوا ہے انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم صرف اسی لئے بیٹھے ہوئے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے تم سے قسم کسی گمانی کی وجہ سے نہیں لی اور میرے مقام و مرتبہ والا کوئی بھی آدمی رسول اللہ سے مجھ سے کم حدیثوں کو بیان کرنے والا نہیں اور بے شک ا یک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ا یک حلقے کی طرف تشریف لے گئے تو فرما یا تمہیں اب کس بات نے بٹھلا یا ہوا ہے صحابہ نے عرض کا ہم اللہ کا ذکر کرنے اور اس کی اس بات پر حمد کرنے کے لئے بیٹھے

ہوئے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدا۔ فرمائی اور ہم پ اس کے ذریعہ احسان فرما۔ آپ ﷺ نے فرما۔ کہ اے اللہ کی قسم تمہیں اس .ت کے علاوہ کسی .ت نے نہیں بٹھا۔ صحابہ نے عرض کاٹ اللہ کی قسم ہم صرف اسی لیے بیٹھے ہیں آپ ﷺ نے فرما۔ میں تم سے قسم کسی .گمانی کی وجہ سے نہیں لی بلکہ میرے پ س جبرا آئے اور انہوں نے مجھے خبر دی کہ اللہ رب العزت تمہاری وجہ سے فرشتوں پ فخر کر رہا ہے۔''

(2701)

ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی نبی کریم سے ٔ ارش

ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا

:

معاویہ کو اپنے پ س بطور کا۔ رکھ لیں تو آپ نے فرما۔: ہاں ٹھیک ہے۔

7209 2501

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے میں یہ سمجھا کہ آپ میرے لیے تشریف لائے میں دروازے کے پیچھے چھپ ۔ تو آپ نے میری کمر پ تھپکی دے کر فرما۔:

''جاؤ معاویہ رضی اللہ عنہ کو میرے پ س بلا کر لاؤ اور وہ یعنی معاویہ کا۔ وحی تھے۔''

:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فقیہ ا ن تھے

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا ۔:

:

''کیا آپ کو امیرالمومنین معاویہ کے .رے میں علم ہے کہ وہ ا۔ ہی و۔ ادا کرتے ہیں تو ابن عباس فرمانے لگے انہوں نے در ۔ کیا ہے وہ فقیہ ہیں ۔''

3765

صحیح بخاری 3764 میں ہے چھوڑیے وہ تو نبی کے صحابی ہیں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علہ وآلہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی :

''اے اللہ اسے ہدا۔ ۔ والا اور ہدا۔ ۔ ۔فتہ بنا اور اس کے ذ ریعے لوگوں کو ہدا۔ ۔ دے''

17895 3842

عر.ض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کو سنا آپ نے ہمیں سحری کے لیے بلا۔ تو فرما۔: .. ۔ کھانے کی طرف آ ؤ پھر آپ نے یہ دعا فرمائی:

''اے اللہ معاویہ کو کتاب کا علم سکھا دے اور اسے عذاب سے محفوظ فرما۔''

3227 17152

معاویہ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں

عمرُ بن اسود عنسی سے روا۔ ۔ کرتے ہیں کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پ س گئے ۔ ۔ کہ وہ ساحل حمص میں اپنے ا۔ محل میں تھے، اور ان کے ہمراہ ان کی بی بی ام حرام بھی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم سے ام حرام نے بیان کیا کہ، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

: : :

:

: :

''میری امت میں ۔ سے پہلے جو لوگ در۔ میں ۔ کریں گے ان کے لئے ۔ ۔ وا۔ ۔ ہے۔ ام حرام کہتی تھیں میں نے عرض کی ۔ رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میں انہیں میں سے ہو جاؤں تو فرما۔ تم انہیں میں رہو، ام حرام کہتی ہیں، کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔ کہ میری امت میں ۔ سے پہلے جو لوگ قیصر کے شہر میں ۔ کریں گے، وہ مغفور ہیں میں نے عرض کی کہ ۔ رسول اللہ کیا میں ان لوگوں میں سے ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔ نہیں ۔''

2924

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسکراہٹ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی خالہ ام حرام ؓ ملحان سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتی تھیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں سو رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے میں نے عرض کی یا رسول اللہ:

:

:

:

:

!آپ ﷺ کیوں مسکراتے ہیں فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ اس وقت خواب میں میرے سامنے پیش کیے گئے اور وہ اس سبز دریا میں کشتی پر تخت نشین بادشاہوں کی طرح سوار تھے، ام حرام نے عرض کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا کیجئے، کہ وہ مجھے انہیں لوگوں میں کر دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دعا کی پھر آپ ﷺ دوبارہ سو رہے اور مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے تو ام حرام نے اسی قسم کی گفتگو پھر کی، اور آپ ﷺ نے اسی قسم کا جواب دیا، انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے انہیں لوگوں میں سے کر دے آپ ﷺ نے فرمایا تم پہلے لوگوں میں سے ہو چنانچہ وہ اپنے شوہر عبادہ بن صامت کے ہمراہ جہاد میں نکلیں اور وہ سے

پہلا جہاد تھا جس میں مسلمان حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ در یہ پر گئے تھے پھر
. . وہ لوگ جہاد سے فارغ ہو کر مملکت شام میں م لوٹے تو ، ام حرام ا یہ
جانور سے کرو ہیں انتقال کر گئیں۔

2799

یہ پیش گوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں پوری ہوئی . سے پہلے بحی لشکر کی قیادت
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہی کی تھی رومیوں کے بہت سے علاقے فتح کیے ،جن میں
. یہ قبرص اور روڈس وغیر ہیں۔

معاویہ رضی اللہ عنہ کے . رے حکومت کی پیش گوئی

حضرت ابو ہر یرۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم کو وضو کروا یا کرتے تھے ا یہ دن بیماری کے . ش یہ
. مت ا ا م دینے سے قاصر رہے تو معاویہ نے یہ . مت ا م دی . . آپ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروا رہے تھے تو نبی سے دو تین . رسر اٹھا یا اور فرما یا:

''اے معاویہ ا تجھے زمام حکومت ملے تو اللہ تعالیٰ سے ڈر . اور ا ف کر . ۔''
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ . . میں نے نبی کی . ت سنی اس دن سے مجھے
یقین ہو یہ کہ زمام حکومت میرے سپرد کی جائے گی حتیٰ کہ میں اس ابتلاء میں ڈال
د یہ ہوں۔

16933

اس سے قبل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں
تقریبا بیس سال شام کے گور نر رہ چکے تھے۔

علامہ البانی رحمہ اللہ نے طبرانی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

''پہلے نبوت اور رحمت پھر خلافت اور رحمت پھر ملوکیت اور رحمت ہوگی''

3270

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس حدیث کی روشنی میں فرماتے ہیں:

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت، رحمت اور رحمت تھی۔ خلفاء راشدین کی خلافت، خلافت ورحمت تھی اور معاویہ کی امارت و ملوکیت رحمت والی تھی اور اس کے بعد کاٹ کھانے والی ملوکیت شروع ہوئی۔''

154

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ساتھ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ٹیک لگائے بیٹھے تھے کہ ایک شخص حضرت علی اور حضرت معاویہ کے بارے میں طعن وتشنیع کرنے لگا تو وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے، پھر فرمایا: ایک اعرابی صحابی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں اصحابہ کی ہجو کی تو انہوں نے فرمایا: اے رسول اللہ کی شرف صحبت حاصل ہے، اگر یہ شرف اسے حاصل نہ ہوتا تو میں تمہاری

(ا رکی) کی طرف سے دفاع میں اس کے لیے کافی ہوجاتا۔

حافظ ابن حجر نے اس واقعہ کے . رے میں فرمایا ہے کہ اس کے . راوی ثقہ ہیں اور حضرت عھ اللہ عنہ نے اس اعرابی سے صرف صحابی ہونے کے ٔ طے درَ ٔ رفرمایا ہے۔

:

ورنہ وہ اسے صحابہ کی شان میں گستاخی کی سزا دیتے۔ حضرت ابوسعید نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کپیس منظر میں حضرت عمر کا فرمان سنا کر خبردار فرمایا ہے کہ صحابہ کرام کے . رے میں ایسی جسارت بہرنوع . ٔ مذمت اور مستو. . سزا ہے۔

امام اہل السنہ سے سوال:

امام احمد بن . رحمہ اللہ سے سوال کیا َ یہ کہ حضرت معاویہ افضل ہیں یا حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تو انہوں نے فرمایا:

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں، ہم کسی کو بھی صحابہ جیسا تصور نہیں کرتے۔''

:

امام احمد رحمہ اللہ سے ا یک شخص کے . رے میں پوچھا َ یہ کہ وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے افضل سمجھتا ہے تو امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا:

''نہ اس کے ساتھ بیٹھو، نہ اس کے ساتھ مل کر کھاؤ اور . بیمار پ جائے تو اس کی تیمارداری کے لیے نہ جاؤ۔''

:

سرحد اسلامی کی فکر

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ میں اختلافات سے قیصر روم نے فائدہ اٹھانہ چاہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ماتحت علاقوں پ قبضہ کرلے ۔اس سوچ سے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حریف ہونے کی وجہ سے کوئی مزاحمت نہیں کریں گے ۔۔ اس ۔پ ک عزم کی خبر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو انہوں نے قیصر روم کی طرف ا خط لکھا جس مضمون یہ تھا:

اللہ کی قسم !اے ملعون شخص !اَ تو ز نہ آ ۔اور اپنے وطن واپس نہ ہوا۔۔۔تو میں زمین کی وسعت کے ۔وجود اس کو تیرے لیے تنگ کردوں گا۔

:

عوامی ۔ مت کا ۔ بہ اور حدی ۔ ث رسول پ عمل

اس عظیم ۔ نیل کے تقریبا سالہ دور حکومت میں اسلامی سلطنت چھیاسٹھ لاکھ مربع میل ۔ پھیل چکی تھی لیکن اس ۔ کے ۔وجود رعا ی کی خبر گیری میں کوئی کمی نہ کرتے تھے ۔اس لیے کہ انہوں نے نبی کریم کا فرمان سن رکھا تھا :

حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ نے ا مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:'' اے معاویہ ! میں نے نبی صلی اللہ علہو وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے

جو حکمران ۔ والی ضرورت مندوں ، فقرلوں اور مسکنواں کے سامنے اپنے دروازے بندر ۔ ہے، اللہ تعالیٰ اس کی ضرور یت اور فقرومسکنت کے سامنے آسمان کے دروازے بند کر دیتا ہے، چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ضرور یت کی تکمیل کے لئے ا ۔ آدمی کو مقرر کر دی ۔''

18033

وہ شخص مہمان ،مسافر،نومولود،حا. ۔ مندوغیرہ کی خبرر ۔ ۔ کہ اس کی ضرورت پوری کی جاسکے۔

مومنوں کے ماموں

مشہور ثقہ عا. فقیہ امام معافی بن عمران الموصلی رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۵ھ) سے عمر بن عبدالعز ۔ رحمہ اللہ اور سید· معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے . رے میں پوچھا ۔ تو انھوں نے فرما ۔:

صلی اللہ علیہ وسلم

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ کوئی بھی . ا. نہیں قرارد ۔ جاسکتا۔معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کے صحابی،ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی،کا ۔ . اور اللہ کی وحی (لکھنے) کے امین ہیں۔''

امیر معاویہ رو رو کر ٹ ھال ہو گئے

حضرت شُفَیّا اصبحی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ لوگ ایک آدمی کے گرد جمع ہوئے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں..؟ کہا گیا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں، میں بھی ان کے قریب ہو گیا یہاں تک کہ ان کے بالکل سامنے بیٹھ گیا وہ لوگوں سے حدیث بیان کر رہے تھے۔ جب وہ خاموش ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ میں آپ سے اللہ کے واسطے ایک سوال کرتا ہوں کہ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جسے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اچھی طرح سمجھا ہو فرمایا: ضرور بیان کروں گا، پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا: میں تم سے ایسی حدیث بیان کروں گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اسی گھر میں بیان کی تھی اس وقت میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی تیسرا نہیں تھا اس کے بعد ابوہریرہ نے بہت زور سے چیخ ماری اور دوبارہ بے ہوش ہو گئے تیسری مرتبہ بھی اسی طرح ہوا اور منہ کے بل گرنے لگے تو میں نے انہیں سہارا دیا اور کافی دیر سہارا دیئے کھڑا رہا پھر انہیں ہوش آیا تو کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے دن اللہ تعالی بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے نزول فرما ہوں گے اس وقت ہر امت گھٹنوں کے بل گری پڑی ہوگی پس جنہیں سب سے پہلے بلایا جائے گا وہ تین شخص ہوں گے ایک حافظ قرآن دوسرا شہید اور تیسرا دولتمند شخص اللہ تعالی قاری سے پوچھیں گے کیا میں نے تمہیں وہ کتاب نہیں سکھائی جو میں نے اپنے رسول پر نزل کی عرض کرے گا کیوں نہیں یا اللہ اللہ تعالی پوچھیں گے تو نے اپنے حاصل کردہ علم کے مطابق عمل کیا وہ عرض کرے گا میں اسے دن اور رات پڑھا کرتا تھا اللہ تعالی فرما ئیں گے تم جھوٹ بولتے ہو اسی طرح فرشتے بھی اسے جھوٹ کہیں گے پھر

اللہ تعالیٰ فرما گے کہ تم اس لئے ایسا کرتے تھے کہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص قاری ہے چنانچہ وہ تو کہہ دیـ پھر مالدار آدمی کو پیش کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کیا میں نے تمہیں مال میں اتنی وسعت نہ دی کہ تجھے کسی کا محتاج نہ رکھا وہ عرض کرے گا، ہاں اے اللہ، اللہ تعالیٰ فرما گے، میری دی ہوئی دو ۔ سے کیا عمل کیا وہ کہے گا میں قرا۔ ۔ داروں سے صلہ رحمی کرتا اور خیرات کرتا تھا اللہ تعالیٰ فرما گے تو جھوٹ ہے فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹ ہے اللہ تعالیٰ فرما گے تو چاہتا تھا کہ کہا جائے فلاں ٹاسخی ہے سو ایسا کیا جا چکا پھر شہید کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو کس لئے قتل ہوا وہ کہے گا تو نے مجھے اپنے راستے میں جہاد کا حکم دیـ پس میں نے لڑائی کی یہاں ۔ کہ میں شہید ہوا، اللہ تعالیٰ فرما گے تیری یہ تھی کہ لوگ کہیں فلاں ٹابہادر ہے پس یہ ۔ت کہی گئی۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا د ۔ مبارک میرے زانوں پ مارتے ہوئے فرمایـ: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ!'' اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ۔ سے پہلے انہی تین آدمیوں سے جہنم کو بھڑکایـ جائے گا۔''

ولید ابوعثمان مدائنی کہتے ہیں مجھے عقبہ رضی اللہ عنہ نے بتایـ کہ یہی شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پس جلاد تھے کہتے ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پس ایـ آدمی آیـ اور انہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیـ ث بتائی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایـ تینوں کا یہ حشر ہے تو ۔قی لوگوں کا کیا حال ہوگا پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اتنا روئے یہاں ۔ کہ ہم سوچنے لگے کہ وہ اب فوت ہو جا گے اور ہم نے کہا یہ آدمی ہمارے پس شر لے کر آیـ ہے پھر ۔ ۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہوش آیـ تو آپ نے چہرہ صاف

کیااورفرمایا اللہ تعالی اوراس کے رسول نے سچ فرمایا پھر یہ آیت پڑھی:

"جوشخص دنیوی زندگی اور اس کی رونق چاہتا ہے ہم ایسے لوگوں کے اعمال کا بدلہ دنیا میں دیتے ہیں اوراس میں کوئی کمی نہیں کرتے یہ ایسے لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں دوزخ کے سوا کچھ نہیں پس جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا وہ ضائع ہوگیا اوران کے اعمال باطل ہوگئے۔"

معراج النبی ﷺ

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

''پ ک ہے وہ ذات، جس نے ا رات اپنے بندے کو مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ۔ جس کے گرد ہم نے . کتیں رکھی ہیں سیر کروائی۔ کہ اُسے اپنی (قدرت کی) ں دکھائے، بیشک وہ ٗ والا ، دیکھنے والا ہے۔''

تمہیدی کلمات

مکہ مہ سے فلسطین اور ۔۔ المقدس سے آسمانوں کی طرف پ واز، آ یت کبریٰ کے مشاہدات اور واپسی کا سفر ''اسراء ومعراج'' کہلا ہے ہمارے پیارے نبی جناب محمد ﷺ کا عظیم معجزہ ہے، یہ معجزہ کشف، عالم خواب اور روحانی مشاہدہ نہیں بلکہ عالم بیداری میں روح و. ن سمیت آپ کو پہلے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ اور پھر وہاں سے آسمانوں کی سیر اور . ۔ وجہنم کے مشاہدات کروائے گئے، آپ کو معراج . کروائی گئی اس میں اہل سیر کا کثیر اختلاف پ جا ہے، بعض نے ۲۷ ر. ، بعض نے ماہ رمضان، بعض نے محرم، بعض نے ماہ ربیع الاول کہا ہے البتہ یہ . ت در ۔ ہے کہ یہ واقعہ نبی کی مکی ز گی کے اخیر میں پیش آ ۔

سفر کا آغاز اور سواری ۔ اق

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اپنی آسمانوں کی سیر یعنی معراج کا واقعہ اس طرح بیان فرمایا کہ: میں ام ھانی (جو حضرت علی کی ہمشیرہ ہیں) کے گھر میں تھا ایا آنے والا میرے پاس آیا، وہاں سے مجھے اٹھایا اور حطیم (یہ حجر وہ جگہ جو قریش تعمیر بیت اللہ کے وقت رزق حلال کی کمی کی وجہ سے بیت اللہ شامل نہ کر سکے تھے) میں لایا اس نے وہاں مجھے الٹایا اور میرا سینہ حلق سے ناف تک چیرا اور میرا دل باہر نکالا پھر ایمان وحکمت سے لبریز سونے کا ایک طشت (تھال) میرے پاس لایا پس میرا دل دھویا پھر وہیں رکھ کر اسے سی دیا، پھر میرے پاس خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا ایک سفید جانور لایا جسے ۔ اق کہا جاتا تھا وہ اپنے منتہائے نظر پر اپنا قدم رکھتا تھا آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ ۔ ۔ ۔ اق میرے پاس لایا تو وہ شوخی کرنے لگا جبریل نے اس سے کہا: کیا تو محمد کے ساتھ اس طرح کر رہا ہے؟

"تجھے معلوم نہیں کہ اس سے پہلے تجھ پر کوئی آدمی ایسا سوار نہیں ہوا جو اللہ کے ہاں اس سے زیادہ معزز ہو"

۔ اق یہ بات سن کر پسینے سے شرابور ہوگیا

مجھے اس پر سوار کردیا اور وہ مجھے لے کر اڑا حتیٰ کہ مسجد اقصیٰ پہنچا (مسجد اقصیٰ جسے بیت المقدس بھی کہتے ہیں یہ فلسطین کے شہر القدس میں ہے جس کا پرانا نام ایلیا ہے، مکہ سے القدس کی مسافت دوری کے اعتبار سے ۴۰ دن کی تھی) وہاں میں نے اس ۔ اق کو ایسی کھونٹی سے باندھ دیا جہاں دوسرے انبیاء اپنی سواریاں باندھا کرتے

تھے۔

میرے نبی امام انبیاء بن گئے

پھر میں اندر داخل ہوا تو تمام انبیاء موجود تھے میں نے ان کو امامت کروائی اور دو رکعت نماز پڑھائی۔ میں باہر نکلا تو جبریل میرے پاس دو برتن لے آئے، ایک شراب کا اور ایک دودھ کا، میں نے دودھ کا برتن پسند کر لیا جس پر جبریل نے کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے آپ کو فطرت والی بات اختیار کرنے کی ہدایت دے دی۔ اور آپ نے فطرت کو پسند کر لیا، اگر آپ شراب کا پیالہ لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

مالک نے سلام میں پہل کر دی

کثیب احمر کے پاس میں نے حضرت موسیٰ کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا....اور حضرت عیسیٰ بن مریم کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ..... اور حضرت ابراہیم کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا..... پھر مجھے کہا گیا یہ جہنم کا داروغہ مالک ہے انہیں آپ سلام کریں، میں اس کی طرف مڑا تو اس نے پہل کر کے مجھے سلام کر دیا۔

آسمانوں کی طرف سفر

پھر وہاں سے مجھے سیڑھی کے ذریعے آسمانوں کی طرف لے جایا گیا۔ میرا ساتھی جبریل مجھے لے کر آسمان دنیا پر آیا اس کا دروازہ کھلوایا چاہا تو پوچھا گیا کون ہے...؟

کہا: جبریل علیہ السلام۔

پوچھا: تمہارے ساتھ کون ہے..؟

کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا کیا، انہیں بلایا گیا ہے..؟

کہا: ہاں! کہا گیا خوش آمدید! کتنی بہترین تشریف آوری ہے۔

پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ اور پہنچا تو وہاں میں نے حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا۔

جبریل علیہ السلام نے کہا یہ آپ کے والد آدم ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا اور کہا:

اے نبی صالح اور پسر صالح خوش آمدید۔

مزید جبریل کہنے لگے یہ آدم ہیں اور ان کے دائیں اور بائیں جانب چھائیاں، ان کی اولاد کی روحیں ہیں۔ان میں سے دائیں جانب والے جنتی اور بائیں جانب والے جہنمی ہیں۔ جب آدم اپنی دائیں جانب دیکھتے تو ہنستے (خوش ہوتے) اور جب اپنی بائیں جانب دیکھتے تو (غم کی وجہ سے) رو پڑتے

پھر جبریل علیہ السلام اوپر کو چلے حتیٰ کہ دوسرے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوایا چاہا پوچھا گیا کون ہے..؟

کہا: جبریل علیہ السلام پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے..؟

کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم؛ پوچھا: کیا انہیں بلایا گیا ہے۔؟

کہا: ہاں کہا گیا خوش آمدید آپ کی تشریف آوری کتنی مبارک ہے۔

پس دروازہ کھول دیا گیا۔ میں اوپر پہنچا تو وہاں یحیی علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا اور وہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں جبریل علیہ السلام نے کہا یہ یحییٰ عیسیٰ ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے

انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا:

. ادر صالح اور نبی صالح خوش آمدید ۔

پھر جبریل علیہ السلام مجھے تیسرے آسمان پ لے کر پ ڑھے اور دروازہ کھلوا چاہا پوچھا کون ہے۔؟ کہا: جبریل علیہ السلام پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے.؟

کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے..؟

کہا: ہاں! کہا گیا خوش آمدید آپ کی تشریف آوری کتنی اچھی ہے۔

اور دروازہ کھول دیا گیا . میں ا ر پہنچا تو وہاں یوسف علیہ السلام کو دیکھا جبریل علیہ السلام نے کہا یہ یوسف ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا:

اے . ادر صالح اور نبی صالح خوش آمدید ۔

مزید آپ نے فرمایا: میں نے یوسف کو دیکھا ،انہیں تو (د کا) آدھا حسن دیا گیا ہے یعنی وہ واقعی بہت حسین تھے

ر جبریل علیہ السلام مجھے او پ لے کر پ ڑھے حتیٰ کہ چوتھے آسمان پ پہنچے اور دروازہ کھلوا چاہا پوچھا گیا کون ہے..؟

کہا: جبریل علیہ السلام؛ پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے..؟

کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا انہیں بلایا گیا ہے..؟

کہا: ہاں! کہا گیا خوش آمدید ،کتنی اچھی تشریف آوری ہے۔آپ کی۔

پھر دروازہ کھول دیا . میں ا ر حضرت ادریس علیہ السلام کے پ س پہنچا تو جبریل نے کہا یہ ادریس علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا:

اے . ادر صالح اور نبی صالح خوش آمدید ۔

پھر وہ مجھے لے کر اوپر چڑھے حتیٰ کہ پانچویں آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے..؟ کہا: جبریل علیہ السلام؛ پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے..؟

کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم؛ پوچھا، کیا انہیں بلایا گیا ہے..؟

کہا: ہاں، کہا گیا خوش آمدید آپ کی تشریف آوری کتنی اچھی ہے۔

. . میں اندر پہنچا تو حضرت ہارون علیہ السلام ملے جبریل علیہ السلام نے کہا یہ ہارون ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا:

خوش آمدید ادر صالح اور نبی صالح۔

پھر جبریل لے کر مجھے اوپر چڑھے حتیٰ کہ چھٹے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا: جبریل؛ پوچھا؛ تمہارے ساتھ اور کون ہے..؟

کہا: محمد؛ پوچھا گیا انہیں بلایا گیا ہے..؟

کہا: ہاں؛ کہا گیا: خوش آمدید آپ کا تشریف لانا کتنا مسرت بخش ہے۔

. . میں اندر پہنچا تو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے جبریل علیہ السلام نے کہا یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا:

خوش آمدید ادر صالح اور نبی صالح۔

. . میں آگے بڑھا تو موسیٰ رونے لگے ان سے پوچھا گیا آپ کیوں رو رہے ہیں..؟

”کہنے لگے اس لئے رو رہا ہوں کہ میرے بعد ایک نوجوان کو (نبی بنا کر) بھیجا گیا جس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ تعداد میں داخل ہوں گے۔“

پھر جبریل علیہ السلام مجھے ساتویں آسمان پر لے کر گئے اور انہوں نے دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے..؟

کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا، کیا انہیں بلایا گیا ہے..؟

کہا: ہاں! کہا ۔ خوش آمد ۔ ! آپ کی تشریف آوری کتنی بہترین ہے۔

. . میں ا ر پہنچا تو حضرت ا. اہیم (علیہ السلام) ملے جبریل علیہ السلام نے کہا یہ آپ کے والد ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا:

پسر صالح اور نبی صالح خوش آمد ۔

۔ ۔ المعمور پ فرشتوں کی عبادت کا منظر

پھر میرے سامنے ۔ ۔ معمور پیش کیا ۔ ۔ میں نے اس کی . . ۔ جبریل سے پوچھا تو انہوں نے کہا: یہ ۔ ۔ المعمور ہے، فرشتوں کی عبادت گاہ۔ اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے ز پڑھتے ہیں ،پھر ۔ ۔ ہیں تو دو. رہ ان کی . ری نہیں آتی

پھر مجھے شراب دودھ اور شہد (اور پ نی) کا ا ۔ ا ۔ پیالہ پیش کیا ۔ ۔ میں نے دودھ لے لیا تو جبریل علیہ السلام نے کہا یہی فطرت ہے جس پ آپ ہیں اور اسی پ آپ کی امت رہے گی ۔

سدرۃ المنتہیٰ پ چند مشاہدے

پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہیٰ کا ظاہر کیا ۔ ۔ تو اس کے پھل مقام ہجر کے مٹکوں کی طرح اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح . ڑے تھے اور میں نے وہاں چار نہریں دیکھیں دو پوشیدہ اور دو ظاہر میں نے کہا جبریل یہ نہریں کیسی ہیں..؟ انہوں نے کہا: دو پوشیدہ نہریں سَیحان اور جَیحان تو . ۔ ۔ کی ہیں اور دو ظاہر نہریں نیل وفرات ہیں ۔ میں نے سدرۃ المنتہیٰ کے قر. . قلموں کے چلنے کی آوازیں بھی سنی ، جہاں فرشتے لوح محفوظ سے اللہ کے فیصلے کرتے ہیں اور یہ اتنی . ڑی تعداد میں ہیں کہ ان کی قلموں کے بیک وقت چلنے سے آوازوں کی ا ۔ کہکشاں

سج جاتی ہے (اسی سدرۃ المنتہیٰ کے قر۔ ۔ ۔ المأوی
ہے آپ نے اسی مقام پ جبریل کو دوسری مرتبہ ان کی
اصلی حا ۔ میں دیکھا تھا ''تحقیق دیکھا اس کو دوسری
مرتبہ (ی) ا۔ مرتبہ اور بھی اسے ا ۔ تے ہوئے دیکھا'' (دونوں ۔ جمے صحیح ہیں)

وہ تو نور ہے اسے میں کس طرح دیکھ سکتا ہوں

[سدرۃ المنتہیٰ کے قر۔ ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے وحی کے ذریعے قات کی
''پس اللہ نے اپنے بندے کی طرف وحی کی جو
وحی کی کچھ لوگ کہ دیتے ہیں کہ آپ نے وہاں اللہ تعالیٰ کو دیکھا تو وہ
جھوٹ بولتے ہیں کیو حضرت ابو ذر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے
پوچھا کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرما۔:

''وہ تو نور ہے اسے میں کس طرح دیکھ سکتا ہوں۔''[
ا۔ دوسری روا۔ ۔ میں ہے عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ ۔ بعی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت
ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہا: ا۔ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا تو آپ سے ضرور پوچھتا۔ حضرت
ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرما۔: تو کس چیز کی ۔ ۔ ۔ پوچھتا؟ عبداللہ بن شقیق نے کہا: میں آپ
سے پوچھتا کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ حضرت ابو ذر نے فرما۔: یہ ۔ ت میں
نے آپ سے پوچھی تھی تو آپ نے فرما۔ تھا:

''میں نے ایک نور دیکھا ہے۔''

''نور دیکھا ہے'' کا مطلب ''اللہ کو نہ دیکھنا'' ہے کیوں کہ نورانی شعاعیں ہی دراصل اللہ کے دیکھنے میں حائل ہیں۔ جیسے ایک حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ عزوجل سوتا ہے نہ سونا اس کے لائق ہی ہے۔ وہ ترازو کو پست کرتا ہے اور بلند کرتا ہے (یعنی اعمال کے مطابق رزق میں کمی بیشی کرتا ہے) اس کی طرف رات کے عمل، دن کے عمل سے پہلے، اور دن کے عمل، رات کے عمل سے پہلے اٹھائے جاتے ہیں۔ اس کا حجاب نور ہے (ایک اور روایت میں ''آگ'' کا لفظ ہے) اگر وہ اس حجاب کو ہٹا دے تو اس کے چہرے کی تجلیات، جہاں تک اس کی نظر پہنچے، اس کی مخلوق کو جلا ڈالے۔''

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے واضح ہے اور اس میں زیر بحث آیت نجم کی تفسیر بھی رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے۔ اس لحاظ سے یہ روایت فیصلہ کن ہے۔ حضرت مسروق (تابعی) بیان کرتے ہیں: میں حضرت عائشہ کے پاس ٹیک لگائے بیٹھا تھا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا: (ایک دوسری روایت میں ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ تو انہوں نے کہا: سبحان

اللہ! تیرے اس سوال پ تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ پھر فرما:
اے ابو عائشہ! تین ت ہیں۔ ان میں سے کوئی کسی بھی ت کا دعویٰ کرتا ہے تو اس نے یقیناً اللہ پ بہت ڑا بہتان ا ھا۔ میں نے کہا: وہ تین ت کون سی ہیں؟ فرما: جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو اس نے یقیناً اللہ پ ڑا بہتان ا ھا۔

مسروق کہتے ہیں کہ میں اٹھ کر بیٹھ ا اور کہا: ام المومنین ٹھہریں اور جلدی نہ کریں کیا اللہ نے یہ نہیں فرما: ''اور اس نے اسے آسمان کے کھلے کناروں پ دیکھا ہے'' اور ''اور اس سے اسے دوسری مرتبہ دیکھا'' تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرما: اس امت میں ہی وہ پہلی ہوں جس نے ان آیت کے رے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: پس آپ نے فرما تھا: ان آیت میں صرف جبریل علیہ السلام کا دیکھنا مراد ہے۔ میں نے انہیں ان دو مرتبہ دیکھنے کے علاوہ اس اصلی صورت میں کبھی نہیں دیکھا جس پ انہیں پیدا کیا ا ہے۔ میں نے انہیں دیکھا کہ وہ آسمان سے ا رہے ہیں۔ ان کے پیدا وجود کے حجم نے آسمان و زمین کے مابین تمام فضا کو بھر دیا ہے۔''

پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے مسروق! کیا تو نے نہیں سنا کہ اللہ نے فرما ہے:

''نگاہیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ نگاہوں کا ادراک کر تا ہے اور وہ بھید جاننے والا خبردار ہے۔'' .....دوسری یہ ت کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی کتاب سے کچھ چھپا لیا ہے تو اس نے بھی اللہ پ بہتان ا ھا

ہے.....اور تیسری یہ .ت کہ جو کہے رسول اللہ ﷺ کل کی .ت جا ہیں اس نے بھی اللہ پ بہتان .ھا ہے.....

معراج کے تین تحفے

نیز سدرۃ المنتہیٰ پ آپ کو کئی ا تحائف سے نوازا۔جن میں سے تین اہم یہ ہیں آپ سدرۃ المنتہیٰ۔ پہنچے جو ساتویں آسمان میں ہے' جو چیز آسمان کی طرف پ ڑھتی ہے وہ یہیں۔ ہی پہنچتی ہے اور یہاں سے ہی لے جائی جاتی ہے اور جو چیز او پ سے .زل ہوتی ہے وہ بھی یہیں۔ پہنچتی ہے' پھر یہاں سے آگے لے جائی جاتی ہے اور اسے سونے کی ٹ یں ڈھکے ہوئے تھیں۔

ﷺ

''وہاں آپ ﷺ کو تین چیزیں دی گئیں، پ نچ وقت کی زیں' سورہ بقرہ کے خاتمہ کی آیتیں اور توحید والوں کے تمام .ہوں کی بخشش''

.۔ اور جہنم کے چند مشاہدات

پھر آپ کو .۔ اور جہنم کے چند مشاہدات کرائے گئے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرما:

''پھر مجھے .۔ میں لے جا ۔ تو میں نے دیکھا کہ موتیوں کے قبے ہیں اور اس کی مٹی کستوری ہے۔''

میں نے کوث نہر کا مشاہدہ کیا

. ۔ میں آپ ﷺ نے کوثر نہر کا مشاہدہ بھی فرمایا:

''میں ایک نہر پر آیا اس کے دونوں کنارے موتیوں کے قبوں سے تھے، میں نے پوچھا جبریل یہ کیا ہے؟ جبریل نے کہا یہ کوثر ہے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دوسری روایت میں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا:

''میں ایک وقت . ۔ کی سیر کر رہا تھا کہ میں نے وہاں ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کنارے جوف دار موتیوں کے قبے تھے۔ میں نے پوچھا جبریل! یہ کیا ہے؟ جبریل نے کہا: یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو کی ہے، اس کی مٹی خوشبودار کستوری ہے۔

اے بلال! میں نے تیرے قدموں کی آواز سنی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے ز فجر کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا: ''اے بلال! مجھے اپنا اسلام میں کیا ہوا کوئی . سے زیادہ پُرامید عمل بتاؤ۔ بلاشبہ میں نے . ۔ میں اپنے سامنے (معراج کی رات) تمہارے جوتوں کی آہٹ (حر ۔) سنی ہے۔''

تو بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جو میرے ۔۔د اس سے زیادہ پامید ہو کہ میں نے رات اور دِن کے اوقات میں . بھی وضوء کیا اس کے ساتھ لازماً اس قدر ز پڑھی جتنی کہ میرے لیے پہلے سے لکھ دی گئی تھی (یعنی میں ہر وضوء

کے بعد دو رکعت زادا کرتے ہوں)۔

جبریل یہ خوشبو کیسی ہے..؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

''معراج کی رات میں نے ایک بڑی پاکیزہ خوشبو محسوس کی تو میں نے پوچھا: جبریل یہ خوشبو کیا ہے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ مشاطہ اس کا خاوند اور اس کی بیٹی ہے۔''

فرعون نے اپنے اہل خانہ کی خدمت کے لیے مشاطہ (جسے آج کل کی اصطلاح میں بیوٹی کہا جا سکتا ہے) رکھی ہوئی تھی۔ یہ فرعون کو نہیں بلکہ اللہ کو رب ماننے والی تھی۔ یہ ایک مرتبہ فرعون کی بیٹی کے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے کنگھی گئی تو اس کے منہ سے بے ساختہ یہ الفاظ نکل گئے ''فرعون ہلاک ہو'' تو بیٹی نے یہ بات اپنے باپ فرعون کو بتلا دی جس پر اس نے اسے قتل کروا دیا، اللہ نے اسے جنت عطاء فرما دی۔

وہ خشیت الٰہی سے کانپ رہا تھا

معراج کے موقع پر اللہ کے نبی نے حضرت جبریل علیہ السلام کا ایک اور منظر بھی ملاحظہ فرمایا اور یہ وہ منظر تھا۔ جبریل علیہ السلام پر اللہ کی خشیت طاری تھی اس خشیت الٰہی نے انہیں ایسے کر دیا تھا جیسے پرانا بوسیدہ کپڑا ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''میں نے معراج کو سدرۃ المنتہیٰ (فرشتوں کی مجلس) میں جبریل علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو وہ اللہ عزوجل کے خوف سے ایسے تھے جیسے پرانا بوسیدہ کپڑا ہوتا

ہے۔''

پیتل کے ناخنوں والے

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''معراج کے موقع پر میرا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ناخن پیتل کے تھے، وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے، میں نے پوچھا جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے اور ان کی بے عزتی کرتے تھے۔''

لوگوں کا گوشت کھانے سے مراد غیبت کرنا ہے، یعنی پیٹھ پیچھے لوگوں کے عیب بیان کرنا، اس غیبت کو قرآن کریم میں اپنے مردار بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے''

یہ اونٹ کا قاتل ہے

معراج میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کی ایک جھلک دیکھی تو اس میں آپ نے اس قاتل

کا بھی مشاہدہ کیا۔ آپ نے ایک سرخ رنگ نیلگوں آنکھوں والا، گھونگریلے بالوں والا، پراگندہ حال شخص دیکھا۔ آپ نے پوچھا جبریل! یہ کون شخص ہے؟ جبریل نے کہا: یہ اونٹ کا قاتل ہے۔

[اسے ابن کثیر نے تفسیر میں اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔]

حضرت صالح علیہ السلام کو ان کی قوم کے مطالبے پر معجزے کے طور پر ایک اونٹنی دی گئی تھی اور ان سے کہا گیا تھا کہ اس کو کچھ نہ کہنا۔ علاوہ ازیں پانی کی باری مقرر کر دی گئی تھی ایک دن اونٹنی کے لیے ایک دن قوم کے لیے۔ لیکن ان ظالموں نے اس اونٹنی کا بھی کوئی احترام نہیں کیا، جس کو اللہ نے اپنی اونٹنی قرار دیا تھا اور اس کو مار ڈالا۔

بے عمل خطباء کا انجام

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے معراج کی رات کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کے منہ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا یہ آپ کی امت کے وہ خطیب لوگ ہیں جو لوگوں کو تو بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور خود ان پر عمل نہیں کرتے، حالانکہ وہ کتاب بھی پڑھتے ہیں، پس وہ نہیں سمجھتے۔''

ا. اھیم علیہ السلام کا امت محمدیہ کے ۰م خصوصی پیغام

. . آپ واپسی سفر کرنے لگے تو ا. اھیم نے انہیں روکا اور امت محمدیہ کے ۰م خصوصی پیغام د۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''ٹ . معراج کو میری قات حضرت ا. اھیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے کہا اے محمد اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہیے اور ان کو بتلائیے کہ .۔ کی مٹی .ڑی عمدہ ہے، پ نی میٹھا ہے، لیکن وہ پ ٹ میدان ہے (اس میں کا ۔ کرنے کی ضرورت ہے) اس کی کا ۔ کاری ہے۔''

ا۔ دوسری روا۔ میں ہے، حضرت ا. اھیم علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرما۔:

''اپنی امت سے کہیں کہ وہ .۔ میں خوب کا ۔ کاری کریں، اس لیے کہ اس کی مٹی .ڑی عمد ہے اور اس کی زمین فراخ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: .۔ کی کا ۔ کاری کیا ہے؟ حضرت ا. اھیم علیہ السلام نے فرما۔:

''

پنج زیں پچاس کا ثواب

آپ نے فرما۔ کہ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پ س سے َ را تو انہوں نے در ِفت کیا آپ کو کیا حکم ہے..؟ میں نے کہا: یومیہ پچاس زوں کا حکم ہے حضرت موسیٰ

علیہ السلام نے کہا آپ کی امت یومیہ پچاس زیں ادا نہیں کر سکتی۔ بخدا میں نے آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کرلیا ہے اور بنی اسرا کے ساتھ بہت سخت .ۃ کیا ہے لہذا آپ اپنے رب کے پس واپس جائیے اور اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخوا ۃ کیجئے۔ میں واپس آ ۂ تو اللہ تعالیٰ نے (پہلے پانچ پھر دوسری مرتبہ اور پانچ یعنی کل)دس زیں معاف فرما دیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پس آ ۂ تو انہوں نے ویسا ہی کہا پھر میں واپس َ ۂ اور اللہ تعالیٰ نے (دو مرتبہ میں)دس زیں پھر معاف فرما دیں۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پس واپس َ ۂ اور اللہ تعالیٰ نے دو مرتبہ میں دس زیں معاف فرما دیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پس واپس آ ۂ تو انہوں نے پھر وہی کہا میں پھر واپس َ ۂ تو پانچ زیں پھر معاف ہو اور مجھے یومیہ دس زوں کا حکم ہوا، پھر واپس آ ۂ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر وہی کہا میں پھر واپس َ ۂ تو (پانچ زیں پھر معاف ہوئی حتیٰ کہ اب) مجھے یومیہ پانچ زوں کا حکم ہوا۔

میں پھر حضرت موسیٰ کے پس آ ۂ تو انہوں نے پوچھا آپ کو کیا حکم ہے؟ میں نے کہا یومیہ پانچ زوں کا انہوں نے کہا آپ کی امت یومیہ پانچ زیں نہیں پڑھ سکتی اور میں نے آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کرلیا ہے اور بنی اسرا کے ساتھ سخت .ۃ کیا ہے لہذا واپس جا کر اپنے رب سے اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخوا ۃ کیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اتنی (زیادہ)درخوا ۃ کی کہ اب مجھے (مزید درخوا ۃ سے)شرم آتی ہے لہذا اب میں راضی ہوں اور تسلیم کرتا ہوں۔ میں آگے بڑھا تو ایک منادی نے آواز دی کہ: میں نے اپنا فریضہ جاری کردیا اور اپنے بندوں سے تخفیف کردی۔ یعنی زیں پانچ پڑھنے والے کو اللہ پچاس کا ثواب عطا فرمائے گا۔

بخاری کی ا روا ت میں یہ ہے کہ . موسیٰ علیہ السلام نے دو ر ہ جانے کے لیے کہا اور آپ گئے تو رب نے کہا یہ پ نچ ہیں ثواب پچاس کا ملے گا اب ت میں تبد نہیں ہوگی ۔ میں موسیٰ علیہ السلام کے پ س آ ، کہنے لگے رب کے پ س دو ر ہ جاؤ میں نے کہا مجھے شرم آتی ہے۔

اللہ نے ی ت المقدس میرے سامنے کر دی

پھر آپ کو واپسی ی ت المقدس لا ئی وہاں سے ا ق پ بیٹھا کر مکہ میں چھوڑا ئی ، حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے روا ت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما :

میں نے اپنے آپ کو حطیم میں دیکھا اور قریش مجھ سے میرے معراج پ جانے کے ر ے میں سوال کر رہے تھے تو قریش نے مجھ سے ی ت المقدس کی چند ایسی چیزوں کے ر ے میں پوچھا جن کو میں دوسری اہم چیزوں میں مشغولیت کے ث محفوظ نہ رکھ سکا تھا، مجھے اس کا اتنا ز دہ افسوس ہوا کہ اتنا اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا اس کے بعد'' اللہ تعالی نے ی ت المقدس کے درمیان پ دے اٹھا کر میرے سامنے کر دی میں نے اسے دیکھ کر جس کے ر ے میں سوال کرتے وہ انہیں بتلا دیتا''

اور حضرت موسیٰ کو کھڑے ہوئے ز پ ھتے دیکھا گو کہ وہ گٹھے ہوئے جسم اور گھنگر لے ب لوں والے آدمی ہیں گو کہ وہ قبیلہ شنوء کے ا آدمی ہیں اور حضرت عیسیٰ بن مریم کو کھڑے ہوئے ز پ ھتے دیکھا تو لوگوں میں سے ز دہ ان سے مشابہ عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت ا اہیم کو

کھڑے ہوئے ز پڑھتے دیکھا لوگوں میں سے سے ز یدہ ان کے مشابہ تمہارے صا . ہیں اس کے بعد ز کا وقت آ تو میں امام بنا پھر میرے ز سے فارغ ہونے پ ا کہنے والے نے کہا کہ اے محمد ﷺ یہ مالک داروغہ جہنم ہے اس پ سلام کیجئے میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو پہلے اس نے مجھے سلام کیا۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تصدیق کر دی

نبی ﷺ نے . . صبح واپسی آ کر . . یہ بیان کیا کہ وہ رات کو اس اس طرح مسجد اقصیٰ گئے اور وہاں سے آسمانوں پ گئے تو بہت سے لوگوں نے اس پ یقین نہیں کیا حتی کہ بعض نئے نئے ایمان لانے والے بھی یہ واقعہ سن کر ایمان سے پھر گئے اور دوڑے دوڑے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پ س گئے اور کہا تم نے سنا، تمہارے ساتھی (پیغمبر) نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ آج کی رات .ت المقدس کی سیر کر کے آئے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: انہوں نے ایسا کہا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہا: ا انہوں نے کہا ہے تو واقعی سچ ہی ہو گا۔ لوگوں نے کہا: کیا تم اس .ت کی تصدیق کرتے ہو کہ وہ .ت المقدس گئے اور صبح ہونے سے پہلے ہی واپس بھی آ گئے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں میں تو ان کی اس سے بھی ز یدہ .ڑی .توں کی تصدیق کرت ہوں۔ میں ان کی صبح و شام ان کی .توں کی تصدیق کرت ہوں جو آسمان سے ان کے پ س آتی ہیں، چنانچہ اسی وجہ سے ابو بکر کا .م الصدیق رکھ دی ۔

غزوہ تبوک کی داستان

ارشاد ربی تعالیٰ ہے:

''اے ایمان والو! یہودیوں اور عیسائیوں میں سے ان لوگوں کے خلاف جنگ کرو جو نہ تو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ آخرت کو مانتے ہیں اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جنہیں اللہ اور اس کے رسول (موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام) نے ان پر حرام کیا تھا اور نہ اب اس دینِ حق (اسلام) کو اپنا دین ماننے پر تیار ہوتے ہیں۔ایسے لوگوں کے خلاف اس وقت تک سر پیکار رہو جب تک کہ یہ لوگ اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں اور ماتحت بن کر زندگی نہ گزارنے لگیں۔''

تمہیدی کلمات

جمادی الاولی ۸ہجری میں جنگ موتہ سے صلیبیوں کو جو نقصان ہوا (یعنی مسلمان ۳ ہزار اور ہرقل کا لشکر ایک لاکھ تھا عزت و فتح مسلمانوں کو ملی) اس کے

ازالے اور . لے کی ہوس لیے ہرقل ا ۔ رہر پور تیاری کر کے آرہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ملی تو آپ ﷺ جعفر کی شہادت کا . لہ ۔ کے لیے بے ۔ ب تے۔ آپ ﷺ نے ۹ھ ماہ ر . میں لگ بھگ تیس ہزار کا لشکر لے کر تبوک پہنچ گئے۔ تبوک کی طرف روانگی ان دنوں میں ہوئی جبکہ فصلیں تیار تھیں اور کٹائی شروع تھی۔ صحابہ پ امتحان کی گھڑی تھی اہل ایمان نے کسی چیز کی پ واہ کیے بغیر ر ۔ ت سفر . ھا چو فصلیں ابھی کاٹی نہیں گئیں تھیں لشکر کی تیاری میں کافی دشواری آئی آج ہم رب کے مہینے میں صحابہ کرام کے ایمانی اور جہادی ولولے کا آغاز غزوہ تبوک سے کرتے ہیں اور اپنا محاسبہ بھی کرتے ہیں۔

. کا واضح اعلان

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''آپ ﷺ . بھی کسی جنگی مہم کے لیے ۔ ت تو اپنے ہدف کے . رے میں مبہم الفاظ استعمال فرماتے لیکن اب کے آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔ وجہ واضح تھی کہ ی انتہائی شدید تھی، سفر بہت لمبا تھا، راستہ بیا . نوں صحراؤں اور جنگلوں پ مشتمل تھا اور دشمن کی فوجی تعداد اور استعداد بہت زیادہ سپر میسی کے حامل تھی، لہذا آپ ﷺ نے دشمن کے . رے میں واضح طور پ تعین فرما دیا ۔ کہ مجاہدین اپنی تیاری بخوبی کر لیں۔

رضی اللہ عنہ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ا ۔ روز آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا:

''ان شاء اللہ کل تم لوگ تبوک کے چشمے پ پہنچ جاؤ گے۔ . . ۔ دِن نہ پ ڑھ جائے تم وہاں نہیں پہنچو گے۔ آگاہ رہو! جو شخص بھی اس چشمے پ پہنچے، . . ۔ میں نہ پہنچ جاؤں وہ چشمے کے پ نی کو ہاتھ بھی نہ لگائے''۔

پھر . اگلے روز (دِن چڑھے) ہم اس چشمے کے پاس پہنچے تو ہم سے پہلے دو آدمی اس چشمے کے پاس پہنچ چکے تھے، چشمے کے پانی کا حال یہ تھا کہ جوتے کے تسمے کی طرح پانی کی باریک دھار ٹپک رہی تھی۔ آپ ﷺ نے ان دو آدمیوں سے پوچھا:

''تم نے اس پانی کو ہاتھ تو نہیں لگایا؟''

انہوں نے کہا: ''جی ہاں! لگایا ہے''۔

اس پر آپ ﷺ نے جو اللہ کو منظور تھا ان دونوں کو بھلا بھلا کہا (انہوں نے حکم کی خلاف ورزی کی ہے)۔

اس کے بعد آپ ﷺ کے حکم پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے چلوؤں سے تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا۔ آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اور چہرہ اس پانی میں دھوئے۔ پھر وہی پانی اس چشمہ میں ڈال دیا۔ اب تو وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا۔ پھر لوگوں نے پانی پینا اور پلانا شروع کر دیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس موقع پر آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

''اے معاذ رضی اللہ عنہ! اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھے گا کہ اس پانی کی وجہ سے یہاں باغات ہی باغات ہو جائیں گے''۔

ﷺ

یہ چشمہ آج بھی موجود ہے۔ البتہ سعودی حکومت نے یہاں ٹیوب ویل لگا دیئے ہیں۔ اس پانی کا اس دِن سے سلسلہ جاری و ساری ہے جس کی وجہ سے تبوک میں ہر جانب باغات ہی باغات ہیں۔

تبوک مدینہ منورہ سے ۷۷۸ کلو۔ٹ کے فاصلہ پ ہے اور اس غزوہ میں مسلمانوں کی تعداد تقریباً تیس ہزار کے قر۔ تھی۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس میں فتح نصیب فرمائی۔

جہاد فنڈ کی اپیل

عبدالرحمٰن بن عوف نے تبوک کے لیے چار ہزار درہم پیش کیے اور یہ ان کا نصف مال تھا۔

صحابیات نے اپنے کنگن، پ ز ، انگوٹھیاں اور ۔لیاں اسلامی لشکر کے لیے عائشہ کے گھر میں ا کپڑا بچھا کر جمع کرنی شروع کر دیں۔

عمر رضی اللہ عنہ نے ا سواوقیہ (چار ہزار درہم) صدقہ کیا۔

سید· عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں جہاد فنڈ کا اعلان کیا تو میرے پ س اس وقت مال کافی تھا میں نے سمجھا کہ آج میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سبقت لے جاؤں گا۔ چنانچہ میں نے اپنا نصف مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی · مت میں پیش کر د۔۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے در۔فت کیا: اے عمر! اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کیا: اسی کے مثل۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا پورا مال لا کر آپ کی · مت میں حاضر کر د۔۔

آپ نے ان سے پ چھا: اپنے بچوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟

فرما۔: ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آ۔ ہوں۔

میں نے کہا: میں کبھی کسی چیز میں آپ سے سبقت نہیں لے جا سکتا۔

حضرت ابومسعود ا ری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''. . ہمیں جہاد فنڈ دینے کا حکم ہوا تو ہم بوجھ اٹھا کر مزدوری کرنے لگے، چنانچہ حضرت ابوعقیل رضی اللہ عنہ نصف صاع (ا کلو کے قر.) کھجوریں لے کر آئے، جبکہ ا اور صحابی جو مال دار تھا وہ کہیں ز ادہ لے کر آئے۔ دونوں کے جہاد فنڈ کا یہ منظر منافقوں نے دیکھا تو دوسرے صحابی کے . رے میں کہنے لگے: ''اس صدمے کی بھلا اللہ کو کیا ضرورت تھی؟'' اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے . رے میں کہنے لگے: ''اس نے اتنا ٹا صدقہ کر کے دکھلاوا کر. چاہا ہے۔'' اس پ اللہ نے یہ آ. ت ز ل فرمائی:

'' جو (ذی استطا ت) مسلمان دل کھول کر خیرات کرتے ہیں اور جو (بیچارے غر.) صرف اتنا ہی کما ت ہیں جتنی مزدوری کرتے (اور سا تھوڑی سی کمائی میں سے بھی چ کرتے) ہیں میں ان پ جو (منافق) طعن کرتے اور ہنستے ہیں اللہ ان پ ہنستا ہے اور ان کے لئے تکلیف دینے والا عذاب (تیار) ہے۔''

ا ا ری صحابی ابوخیثمہ ا صاع کھجوریں لے کر آئے اور کہنے لگے میرے پ س صرف دو صاع کھجوریں ہیں یہ ا صاع اپنے رب کے لیے اور دوسرا صاع میرے . ل بچوں کے لیے۔ منافقین نے اس پ طنز کیا اور کہا ابن عوف

(ابوخیثمہ) تو صرف دکھلاوے لیے یہ مال لے کر آیا ہے بھلا اس ایک صاع کی اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت تھی اس پر یہ آیت اتری۔

''جو (ذی استطاعت) مسلمان دل کھول کر خیرات کرتے ہیں اور جو (بیچارے غریب) صرف اتنا ہی کما سکتے ہیں جتنی مزدوری کرتے (اور سارا تھوڑی سی کمائی میں سے بھی خرچ کرتے) ہیں میں ان پر جو (منافق) طعن کرتے اور ہنستے ہیں اللہ ان پر ہنستا ہے اور ان کے لئے تکلیف دینے والا عذاب (تیار) ہے۔''

عُلبہ بن زید بن حارثہ انصاریؓ کے پاس صدقہ وخیرات یعنی تبوک میں جہاد فنڈ دینے کے لیے کچھ نہ تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیٹھ گئے انھوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی۔

اے اللہ! میرے پاس کچھ نہیں جس کا صدقہ کروں اے اللہ! میں اپنی عزت کا صدقہ کرتا ہوں تیری مخلوق میں سے جو اسے چاہیے رسول اللہ ﷺ نے ایک منادی کو حکم دیا اس نے پکار لگائی۔

رب کو اپنی عزت کا صدقہ کرنے والا کہاں ہے؟

علبہ کھڑے ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تمھارا صدقہ قبول ہوا۔''

حضرت ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں: کہ . عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا جا چکا تھا تو انہوں نے او پ سے لوگوں پ جھانکا اور فرما یا کہ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں ،اور میں اللہ کا واسطہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کر دیتا ہوں کیا تم جا ہو کہ اللہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا تھا:

''جو شخص بئر رومہ ٔ می کنواں ٔ ے گا (جو کہ یہودی کی ملکیت تھا) تو اس کے لیے . ٔ ہوگی۔''

پھر وہ کنواں میں نے ٔ ا تھا۔کیا تم جا ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما یا تھا:

''جو شخص . ٔ تبوک کا لشکر (مال دے کر) تیار کرے گا، تو اسے . ٔ ملے گی ۔'' پھر وہ لشکر بھی میں نے تیار کیا تھا۔

روای کہتا ہے: کہ لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کی . توں کی تصدیق کی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''غزوہ تبوک کی تیاری کے وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ا ہزار دینار اپنی آستین میں چھپا کر لائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جھولی میں بکھیر دیئے۔''

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

''آپ ﷺ نے دینا روں کو اپنی جھولی میں الٹاتے پلٹاتے ہوئے دو مرتبہ فرمایا کہ آج کے بعد عثمان کو کوئی عمل نقصان نہ دے گا۔''

ا یہ روایت میں ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک میں لشکر اسلام کیلئے نو سو چالیس (۹۴۰) اونٹ اور ساٹھ گھوڑے فراہم کیے، ا یک ہزار کی گنتی کی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر دس ہزار دینار (تقریباً ساڑھے پانچ کلو سونے کے سکے) نبی کریم ﷺ کی آغوش میں بکھیر دیے۔ رسول اللہ ﷺ انہیں الٹ پلٹ جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے:

''آج کے بعد عثمان جو بھی کریں انہیں ضرر نہ ہوگا۔''

اس غزوہ میں انفاق کرنے میں عثمان رضی اللہ عنہ سب سے آگے رہے۔

تبوک کی تیاری میں کمزور مسلمانوں کا غم

کچھ غریب لوگ آپ کے پاس سواری کا مطالبہ لے کر آئے تو آپ نے معذرت کی وہ سچے مسلمان نہ جانے کے غم میں روتے ہوئے واپس ہو گئے تو اللہ نے قرآن نازل کر دیا۔

’’نہ تو ضعیفوں پ کچھ ہ ہے اور نہ بیماروں پ اور نہ ان پ جن کے پ س چ موجود نہیں (کہ شریکِ جہاد نہ ہوں یعنی) جبکہ اللہ اور اس کے رسول کے خیرا یش (اور دل سے ان کے ساتھ) ہوں نیکوکاروں پ کسی طرح کا ارزام نہیں ہے اور اللہ بخشنے والا مہر ن ہے۔ اور نہ ان (بے سروسامان) لوگوں پ (الزام) ہے کہ تمہارے پ س ي ئے کہ ان کو سواری دو اور تم نے کہا کہ میرے پ س کوئی ایسی چیز نہیں جس پ تمہیں سوار کروں تو وہ لوٹ گئے اور اس غم سے کہ ان کے پ س چ موجود نہ تھا ان کی آنکھوں سے آ بہہ رہے تھے۔‘‘

مدینہ منورہ میں بہت سے ایسے لوگ .قی ہیں کہ تم یہاں بھی چلو اور جس وادی سے بھی ر وہ تمھارے ہاتھ ہوتے ہیں۔ صحابہ نے تعجب سے پوچھا، مدینہ میں ہونے کے .وجود فرما:

’’مدینہ میں ہونے کے .وجود انھیں کسی نہ کسی عذر نے روک رکھا ہے۔‘‘

منافقین نے اجازت مانگی

یہ منافق جنھوں نے اسلام کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے، ان کا اپنا حال تو یہ تھا کہ اللہ کے رسول سے آ آ کر کہتے تھے: ہمیں اجازت دے دیں تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں اجازت دے دی، ارشاد ہوتا ہے:

''اور ان میں کوئی ایسا بھی ہے جو کہتا ہے کہ مجھے تو اجازت ہی دیجئے اور آفت میں نہ ڈالئے دیکھو یہ آفت میں پڑ گئے ہیں اور دوزخ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔''

منافقین جھوٹے اور جعلی عذر پیش کر رہے تھے آپ نے اجازت دے دی اس پر اللہ تعالیٰ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا:

''اللہ تمہیں معاف کرے تم نے پیشتر اس کے کہ تم پر وہ لوگ بھی ظاہر ہو جاتے جو سچے ہیں اور وہ بھی تمہیں معلوم ہو جاتے جو جھوٹے ہیں ان کو اجازت کیوں دی؟''

منافقین کا مزید تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اگر مالِ غنیمت سہل الحصول اور سفر بھی ہلکا سا ہوتا تو تمہارے ساتھ (شوق) سے چل دیتے لیکن مسافت ان کو دُور (دراز) آئی (تو عذر کریں گے) اور اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم طاقت رکھتے تو آپ کے ساتھ نکل کھڑے ہوتے یہ (ایسے عذروں سے) اپنے تئیں ہلاک کر رہے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔''

جہاد پ نہ ' ' کا مشورہ دیتے اور حوصلہ شکنی کرتے ہوئے کہتے :

''َ می .ڑی ہے جہاد کے لیے مت نکلو۔''

جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

''جہنم کی آگ اسَ می سے کہیں زیدہ سخت ہے۔''

الغرض ،ان منافقوں کا ایہ اور رخ یوں تھا کہ جو مسلمان جہادفنڈ دے رہے ہیں ، ' ' کی تیاریں کر رہے ہیں، یہ ان کا مذاق اڑاتے ، پھر یہ منافق اپنے اس طرز عمل کو .ڑی دا ئی خیال کرتے ،روشن خیالی سے تعبیر کرتے ،وہ سمجھتے کہ یہ ' دان اور ' .تی مسلمان کیا کر رہے ہیں ۔؟ کہاں یہ کلوکلو کھجوریں اکٹھی کرنے والے ' دار مزدور اور کہاں د کی مالدار ترین سپر پور؟ ہم .ڑے سمجھدار ہیں جو کمال دا ئی کے ساتھ اپنی د اور ز ' گانی کو محفوظ بنائے ہوئے ہیں ۔اپنے اس روشن خیالی والے طرز عمل پ وہ اللہ کے بقول : ﴿ .ڑے خوش ہوتے ہیں ۔

تبوک کی طرف سفر

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے جمعرات کے دن مدینہ منورہ سے نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن ' ' پسند فرمایا کرتے تھے۔''

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک کے غزوہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین بنایا۔

. . آپ ﷺ ثنیۃ الوداع کے مقام پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور عرض کرنے لگے: ''اے اللہ کے رسول ﷺ آپ مجھے ان لوگوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں جو جہاد . . کے بجائے پیچھے بیٹھ رہنا پسند کرتے ہیں۔'' صحیح ہی میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا: ''آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے درمیان چھوڑ کر جا رہے ہیں۔'' آپ ﷺ نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

))

((

''کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جاؤ جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے۔ جس طرح موسیٰ نے کوہ طور پر جاتے ہوئے ہارون علیہ السلام کو اپنا جانشین بنایا تھا اسی طرح میں تمہیں اپنا جانشین بنا کر جا رہا ہوں۔ فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

کاش یہ ابوخیثمہ ہو..!

ابوخیثمہ اری بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گیا میں اپنے باغ میں داخل ہوا وہاں میں نے (انگوروں کا) ایک چھپر دیکھا جس پانی کا چھڑکاؤ ہو چکا تھا بیویاں بیٹھی تھیں میں نے دل میں کہا یہ تو انصاف نہیں کہ رسول اللہ ﷺ تو شدید گرمی میں لو کے تھپیڑت کھا رہے ہیں اور میں یہاں ٹھنڈی چھاؤں اور نعمتوں میں مست بیٹھا رہوں چنانچہ میں فوراً اپنے اونٹ کی طرف بڑھا کچھ کھجوریں لیں اور نکل کھڑا ہوا۔ . میں لشکر کے قریب پہنچا تو لوگ مجھے پہنچاننے

کی کوشش کرنے لگے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کرے ابوخیثمہ ہو۔''

میں پہنچا تو آپ نے مجھے دعا دی۔

کاش یہ ابوذر ہو..!

ایک روایت میں ہے کہ راستے میں ابوذر رضی اللہ عنہ کا اونٹ سست ہو گیا انھوں نے اپنا سامان اتار کر پشت پر ڈالا اور پیدل ہی رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چل دیے۔ رسول اللہ ﷺ کسی منزل پر فروکش ہوئے تو ایک مسلمان نے دور سے دیکھا کہ ایک شخص اکیلا پیدل آرہا ہے۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی آپ نے فرمایا:

اللہ کرے ابوذر ہو۔

وہ قریب پہنچے تو پتہ چلا کہ ابوذر ہی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ ابوذر پر رحم کرے یہ اکیلا چلتا ہے اکیلا ہی فوت ہوگا اور اکیلا ہی اٹھایا جائے گا۔

امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

تبوک میں پیچھے رہنے والے

کعب والی روایت

لشکر اسلام تبوک میں

مقام تبوک سے آپ نے دومۃ الجندل کے حکمران اکیدر کی طرف خالد بن ولید کو روانہ کیا وہ اپنے قلعے کے . ہرنیل گائے کا شکار کر رہا تھا خالد اسے َ فتار کر کے رسول اللہ ﷺ کے پ س لے آئے آپ ﷺ نے اس سے . ٔ یہ کی شرط سے صلح کر لی۔

مسلمانوں نے اکیدر کی بنی ہوئی قبا (لمبی قمیص) دیکھی تو اس کی خوبصورتی پ تعجب کیا۔ خالد رضی اللہ عنہ نے اس کی قبا رسول اللہ ﷺ کے پ س بھیجی تھی تو آپ نے فرمایا: تم اس کی خوبصورتی پ تعجب کرتے ہو۔
قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے . ٔ ۃ میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے ز یدہ خوبصورت ہیں۔

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے چارسو بیس سوار دے کر اکیدر کی طرف بھیجا تھا۔ اس دستے نے آٹھ سو قیدی، ہزار اونٹ ، اور چارسو زرہیں اور چارسو ے بطور مال غنیمت حاصل کیے۔

تبوک کے میدان میں آپ ﷺ کو ایلہ کے . دشاہ نے تحفے میں آپ کو سفید خچر بھیجی آپ نے بھی اسے ای چادر تحفہ دی اور . ٔ یہ پ صلح ہوئی۔

قیام تبوک کے دوران کسی وجہ سے آپ ز سے پیچھے رہ گئے تو صحابہ کرام نے عبدالرحمٰن بن عوف کی اطا ۃ میں ز شروع کر دی تھی رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف کے پیچھے ز پڑھی اور بقیہ ز پوری فرمائی۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ اس سفر میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی کر یتے تھے، اسی طرح مغرب اور عشاء اکٹھی کر یتے تھے۔

تبوک کے قیام کے دوران ذوالبجادین اللہ کو پیار ے ہو گئے۔ ان کا نام عبداللہ بن عبدنہم تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قبر میں خود ات ے۔ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے میت پکڑائی، . . آپ نے انھیں قبر میں ات ارا تو فرمایا:

''اے اللہ! میں (اس کی وفات ت) اس سے راضی تھا تو بھی اس سے راضی ہو جا۔''

راوی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے کاش یہ میری قبر ہوتی۔

حضرت ابوہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ تبوک کے دِن . لوگوں کو بھوک نے پ یشان کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! جو تھوڑا بہت توشہ لوگوں کے پ س بچا ہوا ہے اس کو منگوا لیجیے اور پھر اس توشہ پ ان کے لیے اللہ سے . ت کی دعا فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہت اچھا''۔ اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کا دستر خوان منگوا کر بچھوا یا اور لوگوں سے ان کا بچا ہوا توشہ لانے کے لیے کہا ی ۔ چنانچہ لوگوں نے چیزیں لانی شروع کیں۔ کوئی مٹھی بھر چنے لا یا، کوئی مٹھی بھر کھجور لے کر آ یا، اور کوئی روٹی کا ٹکڑا لا یا۔ اس طرح دستر خوان پ . سے تھوڑی تھوڑی چیزیں جمع کی گئیں:

''پھر رسول اللہ ﷺ نے دعائے . - فرمائی''۔

اور پھر . لوگوں سے فرما:

''جس کا جتنا جی چاہے اس میں سے اپنا . تن بھر لے''۔

چنانچہ لوگوں نے اپنے اپنے . تن میں ۔ شروع کیا۔ یہاں - کہ لشکر میں کوئی ایسا . تن نہیں بچا جس کو بھر نہ لیا ۔ ہو۔

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر سارے لشکر نے خوب پیٹ بھر کر کھا۔ (اس کی تقریباً تعداد ابن سعد (۲/۱۲۵) نے تیس ہزار لکھی ہے)، اور پھر بھی بہت سارا کھا· بچ ۔ ۔اس کے بعد رسول کریم ﷺ نے فرما:

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ یقیناً میں اللہ کا رسول ہوں (لہٰذا ۔ درکھو) ایسا ہر · نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص ان دو گواہوں کے ساتھ کہ جن میں اس کو کوئی شک و شبہ نہ ہو، اللہ تعالیٰ سے جا کر ملے اور پھر اس کو . - میں جانے سے روکا جائے''

تبوک سے واپسی

دشمن سے . ۔ لڑے بغیر آپ بیس دن ٹھہرنے کے بعد فتح ۔ ب ہو کر واپس تشریف لے آئے۔

واپسی ۔ مسلمانوں کا ۔ · رثمود کے علاقے حجر سے ہوا جن کی · فرمانی اور صالح علیہ السلام کی اونٹ · کو ذبح کر دینے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے غضبناک ہو کر اس علاقے ۔ عذاب · زل فرما تھا۔

. . لوگ ان کے گھروں میں داخل ہونے کے لیے چلے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور فرمایا:

ان لوگوں کے گھروں میں داخل نہ ہو جنھوں نے اپنے آپ پ ظلم کیا تھا ایسا نہ ہو کہ تمھیں بھی وہ عذاب آئے جو ان پ نازل ہوا تھا۔ ہاں یہ کہ داخل ہوتے وقت تم رو رہے ہو پھر آپ نے اپنا سر اور چہرہ ڈھانپ لیا اور سواری تیز کر کے اس وادی سے گزر گئے۔

. . لوگ حجر میں اترے تو انھوں نے اس کے کنووں سے پانی لیا اور اس پانی سے آٹا بھی گوندھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کام سے منع کر دیا اور گوندھا ہوا آٹا اونٹوں کے سامنے ڈالنے اور پانی بہا دینے کا حکم دیا اور تاکید کی کہ وہ اس کنویں سے پانی لیں جس سے صالح علیہ السلام کی اونٹنی پانی پیتی تھی۔

آپ ﷺ مدینہ فتح کی خوشی کے ساتھ داخل ہوئے تو بچے آپ کے استقبال کو ثنیۃ الوداع آ پہنچے اور اشعار پڑھنے شروع کر دیے جو ہجرت کے وقت آمد رسول پ پڑھے تھے۔

''ہم پ کوہ وداع کی گھائیوں سے چودھویں کا چاند پڑھ آیا''

''ہم پ اللہ کا شکر واجب ہے جب تک دعا مانگنے والے دعا مانگیں''

''ہے اطا - فرض تیرے حکم کی بھیجنے والا ہے تیرا کبر۔''

تبوک کی کہانی عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ کی زبانی

عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔یہ (عبداللہ) حضرت کعب کے بیٹوں میں سے ان کا رہبر تھا۔ وہ نابینا ہوگئے تھے یہ کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے باپ) کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو وہ واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ وہ غزوہ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے۔حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے (بیان) فرمایا:

۔ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی غزوہ (جہاد) کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہا سوائے غزوہ تبوک کے البتہ غزوۂ بدر میں بھی پیچھے رہا تھا لیکن غزوہ بدر میں پیچھے رہنے والوں پر ناراضی کا اظہار نہیں کیا گیا تھا۔اس غزوہ میں تو دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان قافلہ قریش کے تعاقب میں نکلے تھے (یعنی ابتداء جہاد کی نہیں تھی) یہاں تک کہ اللہ نے ان کو اور ان کے دشمنوں کو بغیر وعدے (بغیر ارادہ واعلان قتال) کے ایک دوسرے کے مقابل جمع (صف آرا) کر دیا اور عقبہ کی رات (منیٰ میں) میں حاضر تھا۔ ہم نے اسلام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد وفا کیا تھا۔اگرچہ واقعہ بدر کا چرچا لوگوں میں عقبہ کی رات سے زیادہ ہے لیکن مجھے بدر کی حاضری سے اس رات کی حاضری زیادہ محبوب ہے (کیونکہ اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے) اور میرے غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہنے کا واقعہ اس طرح ہے کہ میں اتنا زیادہ قوی اور اتنا زیادہ خوش حال کبھی نہیں تھا جتنا اس وقت تھا۔ میں غزوہ تبوک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہا۔اللہ کی قسم میرے پاس کبھی اکٹھی دو سواریاں نہیں ہوئی تھیں

جبکہ اس موقع پہ مجھے بیک وقت دو سواریں میسر تھیں (مطلب یہ ہے کہ اسباب ووسائل کے اعتبار سے میرے پیچھے رہنے کا کوئی جواز نہیں تھا) اور رسول اللہ ﷺ بھی کسی غزوے کا ارادہ فرماتے تو آپ ﷺ اس کے غیر کے ساتھ توریہ فرماتے (یعنی سفر کی اصل سمت چھوڑ کر عام طور پہ دوسری سمت کا ذکر فرماتے تھے کہ دشمن سے اصل حقیقت مخفی رہے) آں کہ یہ غزوۂ تبوک ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے سخت گرمی کے موسم میں یہ غزوہ فرمایا۔ سفر دور کا اور جنگل بیابانوں کا تھا اور مدمقابل دشمن بھی بہت بڑی تعداد میں تھا اس لئے آپ نے (توریے کی بجائے) مسلمانوں کے معاملے (یعنی اس محاذ) کو مسلمانوں کے سامنے کھول کر بیان فرمادیا کہ وہ اس کے مطابق بھرپور تیاری کرلیں پس آپ ﷺ نے انہیں وہ سمت بھی بتلا دی جس کا آپ ﷺ ارادہ فرمارہے تھے۔ مسلمان رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بڑی تعداد میں تھے اور کوئی رجسٹر یا دداشت کی کتاب ایسی نہیں تھی جس میں ان کے نام درج ہوتے۔ اس سے ان کی مراد رجسٹر تھا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اس لئے اگر کوئی شخص غیر حاضر رہتا تو وہ یہی گمان کرتا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے مخفی رہے گا اور وحی الٰہی کے بغیر اس کی غیر حاضری آپ ﷺ کے علم میں نہیں آئے گی اور یہ غزوہ بھی رسول اللہ ﷺ نے اس وقت فرمایا جب پھل پک چکے تھے اور ان کا سایہ عمدہ اور خوشگوار تھا اور انہی (پھلوں اور سایوں) کی طرف میلان رہتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کیساتھ مسلمانوں نے تیاری کی۔ (اور میرا یہ حال تھا کہ) صبح کو آتا کہ آپ ﷺ کے ساتھ تیاری کروں، لیکن بغیر کوئی فیصلہ کئے لوٹ جاتا اور اپنے دل میں کہتا کہ میں جاہوں گا (جاؤں گا کیونکہ) میں پوری طرح اس پہ قادر (وسائل سے بہرور) ہوں۔ میری یہی (گومگو کی) حالت رہی اور لوگ جہاد کی تیاری میں لگے رہے۔ پھر رسول

اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ مسلمان ا ۔ صبح کو جہاد پ روانہ ہو گئے اور میں اپنی تیاری کے سلسلے میں کوئی فیصلہ ہی نہ کر پ ، پھر میں صبح کے وقت آ ۔ اور لوٹ ۔ اور کوئی فیصلہ نہ کر سکا ۔ پس میری کیفیت یہی رہی ، حتی کہ مجاہدین تیزی سے آگے چلتے گئے اور جہاد کا معاملہ بھی آگے ۔ ٹھ ۔ ، میں نے ارادہ کیا کہ میں بھی سفر پ روانہ ہو جاؤں اور ان کو جا ملوں ، اے کاش ! کہ میں ایسا کر ۔ ۔ لیکن یہ میرے مقدر میں نہ ہوا ۔

رسول اللہ ﷺ کے چلے جانے کے بعد ۔ ۔ میں لوگوں میں ۔ ۔ تو یہ ۔ ت میرے لئے ۔ن و ل کا ۔ ش ۔ ۔ کہ میرے سامنے اب کوئی نمونہ ہے تو صرف ایسے شخص کا جو ق سے مطعون ہے (۔ ق کی وجہ سے لوگوں میں حقیر ہے) ۔ ایسے کمزور لوگوں کا جن کو اللہ نے معذور قرار دی ۔ (سارے راستے) رسول اللہ ﷺ نے مجھے ۔ د نہیں فرما ۔ یہاں ۔ کہ آپ تبوک پہنچ گئے تبوک میں ۔ ۔ آپ لوگوں میں تشریف فرما تھے تو آپ ﷺ نے پوچھا کعب بن مالک نے کیا کیا ؟ بنو سلمہ کے ا ۔ آدمی نے کہا اس کو ان کی دو چادروں اور اپنے دونوں پہلوؤں کو دیکھنے نے روک لیا ہے (یعنی رات اور اس کے عجب اور تکبر نے اسے نہیں آنے دی) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا تو نے ٹھیک نہیں کہا ۔ اللہ کی قسم ! ۔ رسول اللہ ہم نے اس (کعب) کے ا ۔ ر خیر کے علاوہ کچھ نہیں جا ۔ ۔ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے ۔ یہ ۔ تیں ہو رہی تھیں کہ آپ نے ا ۔ سفید پوش آدمی کو ریگستان سے آتے ہوئے دیکھا ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرما ۔ ابو خیثمہ ہو ۔ اور واقعی وہ ابو خیثمہ ا ۔ ری تھے اور یہ وہ شخص ہیں جنہوں نے (ا ۔ مرتبہ) ا ۔ صاع کھجور (ڈھائی کلو تقریباً) کھجور کا صدقہ کیا تو منافقین نے انہیں طعنہ د ۔ تھا (یعنی اس کے تھوڑے ہونے کا) حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا ۔ ۔ مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے تبوک سے واپسی کا سفر شروع فرما دی ہے تو مجھ پ غم کی کیفیت

چھا گئی اور جھوٹے بہانے گھڑنے کا سوچنے لگا اور (دل میں) کہتا کہ کل (. آپ واپس تشریف لا گے تو) آپ ﷺ کی ۔ راضگی سے میں کیسے بچوں گا؟ اور اس معاملے میں میں اپنے گھر کے ہر سمجھدار آدمی سے بھی مدد طلب کر رہا۔ . مجھے بتلایَ کہ اب رسول اللہ ﷺ آنے ہی والے ہیں تو (جھوٹے بہانے گھڑنے کا) طل خیال میرے دل سے دور ہوَ اور میری سمجھ میں یہ ت آگئی کہ بلاشبہ میں جھوٹ سے کبھی بھی بچاؤ حاصل نہیں کرسکوں گا چنانچہ میں نے سچ بولنے کا پختہ ارادہ کرلیا۔ صبح رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور آپ ﷺ کا معمول تھا کہ . . سفر سے واپس تشریف لاتے تو . سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت زاد افرماتے پھر لوگوں کے سامنے بیٹھ جاتے (اس سفر سے واپسی پ) . . آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا تو منافقین نے آکر عذر پیش کرنے اور حلف اٹھانے شروع کردیئے اور یہ کچھ اسی (۸۰) سے او پ آدمی تھے۔ آپ ﷺ نے ان کے ظاہری عذر کو قبول فرمالیا ان کی طنی کیفیت کو اللہ کے سپرد کردی۔ میں بھی آپ ﷺ کی ۔ مت میں حاضر ہوَ . . میں نے سلام کیا تو آپ ﷺ نے ۔ راض آدمی والا تبسم فرمای پھر فرمای آگے آجاؤ! میں آگے آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ َ آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا تمہیں کس چیز نے (جہاد سے) پیچھے رکھا؟ کیا تم نے اپنی سواری نہیں ۔ ی تھی؟ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم! میں آپ کے علاوہ کسی اور کے پ س بیٹھا ہو تو یقیناً میں کوئی (جھوٹ موٹ) عذر کرکے اس کی ۔ راضگی سے بچ جا مجھے بحث وتکرار کا ڑا ملکہ حاصل ہے۔ لیکن اللہ کی قسم! مجھے معلوم ہے کہ ا آج میں آپ کے سامنے جھوٹ بول کر سرخ رو ہوجاؤں اور آپ ﷺ مجھ سے راضی ہوجا تو عنقر . اللہ تعالیٰ (وحی کے ذریعے سے مطلع فرما کر) آپ ﷺ کو مجھ سے ۔ راض کردے گا اور ا میں آپ ﷺ سے سچی

. ت عرض کردوں گا تو اس کی وجہ سے آپ ﷺ مجھ پ ۔ راض ہوں گے لیکن اس میں مجھے اللہ سے اچھے ا م کی امید ہے ۔(اس لئے سچ سچ عرض کرتا ہوں)اللہ کی قسم !(آپ ﷺ کے ساتھ جانے میں)مجھے کوئی عذر نہیں تھا اللہ کی قسم میں اتنا طاقتور اور خوش حال کبھی نہیں رہا جتنا میں اس وقت تھا ۔ ۔ آپ ﷺ سے پیچھے رہا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص نے یقیناً سچ کہا ہے پس تم (یہاں سے)کھڑے ہو جاؤ یہاں ۔ کہ تمہاری ۔ ۔ اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے ۔میرے پیچھے بنو سلمہ کے کچھ لوگ آئے اور مجھ سے کہا اللہ کی قسم !ہمیں نہیں معلوم کہ اس سے قبل تم نے کوئی ۔ ہ کیا ہے تم رسول اللہ ﷺ کے سامنے کوئی ایسا عذر پیش کرنے سے کیوں قاصر رہے ،جیسا دوسرے پیچھے رہنے والوں نے پیش کیا؟تمہارے ۔ ہ (کی معافی)کے لئے یہی کافی تھا کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے لئے مغفرت کی دعا فرماتے ۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم !مجھے وہ (میری سچائی پ) مت کرتے اور ڈا ٹ رہے یہاں ۔ کہ میرے جی میں آ ۔ کہ میں رسول اللہ کی ۔ مت میں دو ۔ رہ حاضر ہو کر اپنی پہلی ۔ ت کی تکذ ۔ ۔ کردوں گا (کوئی جھوٹ عذر پیش کردوں)لیکن پھر میں نے ان سے پوچھا کہ میرے ساتھ والا معاملہ کسی اور کو بھی پیش آ ۔ ہے ؟انہوں نے کہا ہاں تمہارے جیسا معاملہ دو اور آدمیوں کو بھی پیش آ ۔ ہے اور انہوں نے بھی وہی ۔ ت کہی ہے جو تم نے کہی ہے اور انہیں بھی (۔ رگاہ رسا ۔ ۔ سے)وہی کچھ کہا ۔ ہے جو تمہیں کہا ۔ ہے ۔میں نے ان سے پوچھا وہ دو شخص کون ہیں ؟انہوں نے کہا مرارہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ الواقفی ۔یہ دونوں آدمی جن کا انہوں نے میرے سامنے ذکر کیا تھا اور یہ ۔ ۔ ۔ رمیں شر ۔ ہوئے تھے اور ان میں میرے لئے نمونہ تھا۔جس وقت انہوں نے ان دونوں آدمیوں کا میرے سامنے ذکر کیا تو میں اپنے

سابقہ مؤقف پہ جم گئے۔رسول اللہ ﷺ نے پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہم تینوں سے لوگوں کو گفتگو کرنے سے روک دیا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، لوگ ہم سے کنارہ کش ہوگئے یہ کہا کہ لوگ ہمارے لئے بدل گئے، حتیٰ کہ زمین میں بھی میرے لئے تنگ ہوگئی، یہ زمین میرے لئے وہ نہ رہی جو میری جانی پہچانی تھی۔اس طرح پچاس راتیں ہم نے گزاریں۔میرے دوسرے دوساتھی تو عاجز آگئے اورگھروں میں بیٹھے روتے رہے۔لیکن میں بالکل جوان اورنہایت قوی وتوانا تھا،پس میں گھر سے باہر نکلتا مسلمانوں کے ساتھ نماز میں حاضرہوتا اور بازاروں میں گھومتا پھرتا،لیکن مجھ سے کلام کوئی نہ کرتا،میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا اورآپ ﷺ نماز کے بعدتشریف فرماہوتے تو آپ ﷺ کوسلام عرض کرتا اوراپنے دل میں کہتا کہ سلام کے جواب میں آپ ﷺ اپنے مبارک لبوں کوجنبش دیتے ہیں یا نہیں؟ پھرآپ ﷺ کے قریب ہی نماز پڑھتا اوردُزدِیدہ نظر سے آپ ﷺ کو دیکھتا (تو میں نے دیکھا کہ جب میں نماز میں متوجہ ہوتا تو آپ ﷺ میری طرف فرماتے اور جب میں آپ ﷺ کی طرف رخ کرتا تو آپ ﷺ مجھ سے اعراض فرماتے۔یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی (میرے ساتھ) سختی اور بے رخی زیادہ دراز ہوگئی تو ایک روز میں ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پھاند کر گیا اوروہ میرا چچازاد بھائی اورلوگوں میں مجھے محبوب ترین تھا۔میں نے اسے سلام کیا لیکن اللہ کی قسم !اس نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا میں نے اس سے کہا کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ! میں تجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تو میری جا ہے کہ میں اللہ سے اوراس کے رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتا ہوں؟ وہ خاموش رہا میں نے دوبارہ قسم دے کر پوچھا تو بھی وہ خاموش رہا،حتیٰ کہ تیسری مرتبہ قسم دے کر

سوال دہرایا تو اس نے یہ کہا کہ اللہ اور اس کا رسول اللہ ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ جس پر میری آنکھوں سے (بے اختیار) آنسو جاری ہو گئے اور میں (جیسے آیا تھا ویسے ہی) دیوار پھاند کر واپس آ گیا۔

اسی اثناء میں (ایک روز) مدینے کے بازار میں جا رہا تھا کہ اچانک اہل شام کے قبطیوں میں سے ایک قبطی کو جو مدینے میں غلہ بیچنے کے لئے آیا تھا کہتے ہوئے (میں نے سنا) کہ کون ہے جو کعب بن مالک کی طرف میری رہنمائی کرے؟ لوگ اسے میری طرف اشارہ کرنے لگے یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور اس نے مجھے شاہ غسان کا ایک خط دیا، میں پڑھا لکھا تو تھا ہی میں نے اسے پڑھا اس میں اس نے لکھا تھا۔ امابعد! ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ تمہارے ساتھی نے تم پر ظلم کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں ذلت کے گھر میں رہنے یا ضائع کرنے کے لئے نہیں بنایا ہے ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں کہ ہمارے پاس آ جاؤ ہم تم سے پوری ہمدردی کریں گے جس وقت میں نے یہ پڑھا تو میں نے کہا یہ بھی ایک آزمائش ہے، میں نے اسے تنور میں ڈال کر جلا ڈالا حتیٰ کہ پچاس دنوں میں سے چالیس دن گزر گئے اور (میرے بارے میں) وحی کا سلسلہ بھی (ابھی تک) موقوف ہی تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ایک قاصد کو اپنے پاس آتے ہوئے دیکھا اس نے آ کر کہا رسول اللہ ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم اپنی بیوی سے (بھی) علیحدگی اختیار کر لو! میں نے پوچھا کیا میں اسے طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ اس نے کہا (طلاق) نہیں اس سے علیحدگی اختیار کرو۔ پس اس کے قریب مت جاؤ! اور میرے دوسرے دو ساتھیوں کو بھی آپ نے یہی پیغام بھجوایا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ اور انہیں کے پاس رہو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس معاملے کا فیصلہ فرما دے، (میرے ایک ساتھی) ہلال بن امیہ کی

بیوی رسول اللہ ﷺ کے پ س آئی اورآپ ﷺ سے فرما یہ کہ ہلال بہت بوڑھے ہیں ان کے لئے کوئی خادم بھی نہیں ہے کیا اَ میں ان کی ٔ مت کروں تو آپ کو ٔ پسند ہے ؟ آپ ﷺ نے فرما نہیں ،لیکن وہ تم سے قر ۔ ۔ (صحبت) نہ کریں، بیوی نے کہا اللہ کی قسم !اب ان میں کسی چیز کی طرف حر ۔ کی طاقت ہی نہیں ہے ،علاوہ ازیں اللہ کی قسم !. . یہ معاملہ ہواہے اس وقت سے اب ۔ ان کا ساراوقت روتے ہوئے َ رتہ ہے(حضرت کعب فرماتے ہیں)مجھ سے (بھی) میرے بعض گھر والوں نے کہا اَ تم بھی رسو ل اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے .رے میں اجازت طلب کرلو(تو اچھا ہے)آپ نے (اجازت طلب کرنے پ)ہلال بن امیہ کی بیوی کو بھی توان کی ٔ مت کرنے کی اجازت فرمادی ہے۔ میں نے کہا میں اس کی . . ۔ رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہیں مانگوں گا مجھے نہیں معلوم . . آپ ﷺ سے اجازت مانگوں گا تو آپ ﷺ کیا جواب دیں گے کیو میں تو نوجوان آدمی ہوں (. . کہ ہلال .لکل بوڑھے ہیں)پس اس طرح دس راتیں (مزی) َ رگئیں اور . . سے لوگوں کو ہم سے .ت پی ۔ کرنے سے روکا َ تھا اب ۔ ہماری پچاس راتیں مکمل ہوگئی تھیں۔ میں نے پچاسویں رات کو صبح اپنے گھروں میں سے ا گھر کی چھت پ فجر کی ز پڑھی، پس میں (ز پڑھ کر)ابھی اسی (افسردگی) حا ۔ میں بیٹھا تھا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ہماری . . ۔ فرما یہ ہے کہ میرا دل مجھ سے تنگ ہو َ ا اور ز مین .وجود فراخی کے مجھ سے تنگ ہوگئی کہ میں نے ا پکارنے والے کی آواز سنی جو سلع پہاڑی پ ٹھا ہوا تھا وہ بہ آواز بلند کہہ رہا تھا اے کعب بن ما لک! خوش ہو جاؤ میں اسی وقت (فرط خوشی میں)سجدے میں َ پڑا اور مجھے ا ٔ ازہ ہو َ ا کہ (اللہ کی طرف سے) کشادگی (معافی) آ گئی ہے ،رسول اللہ ﷺ نے جس وقت فجر کی ز پڑھ لی لوگوں

کو بتلایا کہ اللہ عزوجل نے ہماری (تینوں کی) توبہ قبول فرمالی ہے، پس لوگ ہمیں خوشی دینے کے لئے آنے شروع ہوگئے، میرے دونوں ساتھیوں کی طرف بھی خوشی دینے والے گئے، ایک شخص نے نہایت تیزی سے میری طرف گھوڑا دوڑایا اور پہاڑ پر چڑھا۔ پس اس کی آواز گھوڑے سے بھی تیز رفتار تھی، آواز میں نے سنی تھی تو میں نے اس کی خوشی کے لئے میں اپنے جسم کے دونوں کپڑے اتار کر اسے پہنا دیئے۔ اللہ کی قسم! اس روز ان کے علاوہ میں کسی اور چیز کا مالک بھی نہیں تھا اور میں نے خود دو کپڑے عاریتاً لے کر پہنے۔ (پھر) میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کا قصد کرکے (راستے میں) لوگ مجھے فوج کے فوج ملتے اور قبول توبہ کی مبارکباد دیتے اور مجھ سے کہتے کہ تمہیں مبارک ہو اللہ نے تمہاری توبہ قبول فرمالی۔ حتیٰ کہ میں مسجد میں داخل ہوا۔ (میں نے دیکھا کہ) رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور آپ ﷺ کے گرد لوگ ہیں پس طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ لپکتے ہوئے کھڑے ہوئے، حتیٰ کہ مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد پیش کی۔ اللہ کی قسم! مہاجرین میں سے ان کے علاوہ کوئی اور کھڑا نہ ہوا۔ پس کعب طلحہ کی اس بات کو کبھی فراموش نہ کرتے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں سلام عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک رہا تھا تمہیں یہ دن مبارک ہو جو تمہاری زندگی کا بہترین دن ہے سے تمہیں ماں نے جنا ہے سے بہترین دن ہے۔

میں نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ خوشی آپ ﷺ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا (میری طرف سے) نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے اور رسول اللہ ﷺ خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ اس طرح گلنار ہوتا گویا کہ

وہ چا٘ کا ا٘ ٹکڑا ہے اور اس سے ہم آپ ﷺ کی (خوشی کو) پہچان ٘ت ٘۔ ٘ میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ ٘ تو میں نے کہا کہ میں اپنا (سارا) مال اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے راستے میں صدقہ کر٘ ہوں، آپ ﷺ نے فرما٘ اپنا کچھ مال اپنے لئے رکھ لو یہ تمہارے لئے بہتر ہے میں نے کہا اچھا میں اپنا وہ حصہ رکھ ٘ت ہوں جو خیبر میں ہے اور میں نے (یہ بھی کہا٘ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ ت سچائی کی ٘ و ٘ ت فرمائی ہے اس لئے یہ بھی میری توبہ کا ا٘ حصہ ہے کہ (میں عہد کر٘ ہوں کہ) ٘ ٘ ت میری ز٘ گی ہے میں ہمیشہ سچ ہی بولوں گا۔ پس اللہ کی قسم! ٘ ٘ سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے (اس عہد صدق کا) ذکر کیا میں نہیں جا کہ مسلمانوں میں سے کسی پ اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کے صلے میں وہ بہترا م فرما٘ ہو جس سے اللہ نے مجھے نوازا۔ اللہ کی قسم! ٘ ٘ سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسکا ذکر کیا ہے آج ٘ ت میں نے جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید ہے کہ ٘ قی ز٘ گی میں بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ رکھے گا۔ حضرت کعب فرماتے ہیں ہمارے ٘ رے میں جو آ٘ ت ٘ زل ہو وہ ٘ ذیل ہیں۔

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے پیغمبر پ اوران مہا. ین وا ر پ رجوع فرما یہ جنہوں نے تنگی کے وقت میں اس پیغمبر کی پیروی کی بعداس کے کہ قر. تھاان میں سے کچھ لوگوں کے دل پھر جا ،پھر رجوع کیااللہ نے ان پ ،بے شک وہ بہت شفیق اورنہا. مہر. ن ہے اوران تین شخصوں پ بھی رجوع فرما (یعنی ان کی توبہ قبول فرمائی)جو پیچھے رہ گئے ، یہاں کہ . ان پ زمین .وجود فراخی کے تنگ ہوگئی اورخودان کے اپنے بھی ان پ تنگ ہوگئے اورانہیں یقین ہوَ یہ کہ ان کواللہ سے بچانے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں پھراللہ نے ان پ رجوع فرما کہ وہ توبہ کریں ،یقیناً اللہ تعالیٰ بہت رجوع کرنے والا،نہا. مہر. ن ہے ۔اے ایمان والو!اللہ سے ڈرو!اورسچوں کے ساتھ ہوجاؤ''

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ،اللہ کی قسم!. سے مجھے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ہدا. سے نوازا اسکے بعداللہ نے جوا مات مجھ پ فرمائے ان میں . سے ٹا م میرے ند یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سچ بولا اورجھوٹ بولنے سے یَ کیا۔اَ میں جھوٹ بول دیتاتواسی طرح ہلاک ہوجا جس طرح جھوٹ بولنے والے ہلاک ہوئے،اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے . وحی نزل فرمائی تو جھوٹ بولنے والوں کوجس طرح . ابھلا کہا،اس طرح کسی کوبھی نہیں کہا،چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی . فرما۔

’’. . تم ان کی طرف لوٹ کر آؤ گے ،تو یہ تمہارے لئے قسمیں کھا گے ۔ کہ تم ان سے اعراض کرلو پس (واقعی) ان سے اعراض فرماؤ یہ پلید ہیں اوران کا ٹھکا· جہنم ہے بہ . . اس کے جو یہ کمائی کرتے رہے، یہ تمہارے لئے قسمیں کھا گے۔ کہ تم ان سے راضی ہوجاؤ پس اَ ان سے راضی بھی ہو گئے تو بیشک اللہ· فرمانوں سے (کبھی) راضی نہیں ہوگا‘‘۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم تینوں پیچھے رکھے گئے ان لوگوں کے معاملے سے جن کی (جھوٹی) قسموں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (لاعلمی کی وجہ سے) قبول فرمالیا تھا اوران سے بیعت لی اوران کے لئے مغفرت کی دعا بھی فرمائی اور ہمارے معاملے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مئو· فرماد یحتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیت میں اس کا فیصلہ فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! (اور تینوں شخصوں پ رجوع فرما جو پیچھے رکھے گئے تھے) یہ پیچھے رکھے جانے کا ذکر ہے تو اس سے مراد ہمارا غزوہ میں پیچھے رہنا نہیں بلکہ اس کا مطلب ہمیں پیچھے چھوڑ دینا اور ہمارے معاملے کو ان لوگوں کے معاملے سے مئو· کر دینا ہے۔ جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حلف اٹھا اور عذر پیش کیا جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے قبول فرمالیا۔

اورا دوسری روا· میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے جمعرات کے دن نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن سفر کر· پسند فرماتے تھے۔ا اورروا· میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے دن کو، چا· کے وقت ہی واپس آتے (یعنی رات کو نہ آتے) اور آ کر . سے پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے وہاں دو رکعتیں پڑھتے اور پھر وہاں بیٹھ جاتے (اور کچھ د کے بعد گھر تشریف لے جاتے)

پانچ نصیحتیں

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو مجھ سے کلمات سیکھ کر ان پر عمل کرے یا اسے سکھائے جو ان پر عمل کرے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سیکھتا ہوں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں شمار کیں آپ نے فرمایا حرام کاموں سے پرہیز کرو سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے اللہ کی تقسیم پر راضی رہو اس سے تم لوگوں سے بے پرواہ ہو جاؤ گے اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرو اس سے تم مومن ہو جاؤ گے لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اس سے تم

مسلمان ہو جاؤ گے زیادہ مت ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے‘‘

تمہیدی کلمات:

آج کے خطبہ میں پیارے پیغمبر جناب محمد ﷺ کی ایک پانچ نصیحتوں پر مشتمل سنہری حدیث کا ذکر کریں گے‘اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ اللہ ہمیں آپ ﷺ کے فرامین پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔وہ پانچ کلمات بترتیب یہ ہیں:

۱.....حرام کاموں سے پرہیز کرو تو سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے۔

۲.....اللہ کی تقسیم پر راضی رہو اس سے تم لوگوں سے بے پرواہ ہو جاؤ گے۔

۳.....اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرو اس سے تم مومن ہو جاؤ گے۔

۴.....لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اس سے تم مسلمان ہو جاؤ گے۔

۵.....زیادہ مت ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

۱۔حرام سے اجتناب کا نتیجہ

’’اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور ہر وہ چیز حرام کی ہے جس پر غیر اللہ کا نام پکارا جائے۔‘‘

''کہہ دے کہ میرے رب نے تو صرف بے حیائیوں کو حرام کیا ہے، جو ان میں سے ظاہر ہیں اور جو چھپی ہوئی ہیں ،اور گ ہ کو اور حق زیدتی کو اور یہ کہ اللہ کے ساتھ تم اسے شریک بناؤ جس کی اس نے کوئی دلیل نہیں ا تاری اور یہ کہ تم اللہ پر وہ کہو جو تم نہیں جانتے۔''

''کہہ دو آؤ! میں پڑھوں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے (اس نے تاکیدی حکم دیا ہے) کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ، اور ماں باپ کے ساتھ خوب احسان کرو، اور اپنی اولاد کو مفلسی کی وجہ سے قتل نہ کرو، ہم ہی تمہیں رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی۔ اور بے حیائیوں کے قریب نہ جاؤ جو ان میں سے ظاہر ہیں اور جو چھپی ہوئی ہیں ،اور اس جان کو قتل نہ کرو جسے اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے حق کے ساتھ۔ یہ ہے تاکیدی حکم اس نے تمہیں دیا ہے تاکہ تم سمجھو۔''

''اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے خون، مال اور عزتیں حرام کر دی ہیں جس طرح تمہارے اس شہر میں اور اس مہینے میں اس دن کی حرمت ہے۔''

ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روا یت کرتے ہیں کہ آپ نے فرما یا کہ:

لوگوں پ ایسا زمانہ آئے گا . آدمی اس کی پ واہ نہیں کرے گا حلال یا حرام کس ذریعے سے اس نے مال حاصل کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہتی ہیں کہ . سورہ بقرہ کے آ کی آیت ، زل ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے اور فرما یا:

''شراب کی تجارت حرام کردی گئی ہے۔''

جا . بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روا یت ہے کہ:

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح کے سال . کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب مردار سور اور بتوں کی یا وفرو یت کو حرام کیا ہے

سید ، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روا یت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا کہ:

اللہ تعالیٰ نے تم پ ماؤں کی ٠ فرمانی، اور بیٹیوں کا زٔ ہ درگور کرٔ اور کسی کو نہ دینا لیکن خود مانگنا حرام کیا ہے، اور تمہارے لئے قیل و قال (فضول . کرٔ) بہت سوال کرنے اور مال کے ضائع کرنے کو وہ سمجھا ہے۔

حضرت ابو ہریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایٔ کہ:

اللہ تعالیٰ غیرت کرتٔ ہے اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ کوئی مومن حرام فعل کرے (اللہ کو وہ . امعلوم ہوتٔ ہے)۔

۲۔اللہ تعالیٰ کی تقسیم پ راضی رہنے کا فاٗ ہ؛بے زی

''اللہ کی تقسیم پ راضی ہوجاتو . لوگوں سے زیدہ غنی ہوجائے گا۔''
فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کا قول:

''اے بیوقوف! تو کس قدر جاہل ہے! کیا تو اس .ت سے راضی نہیں کہ تو کہے کہ میں مومن ہوں ،اور یہ کہے کہ میں کامل ایمان والا ہوں؟ اللہ کی قسم! بندہ اس وقت - کامل (ایمان والا) نہیں ہوسکتا. . - اللہ کے فرائض جو اس کے ذمے ہیں ادا نہ کرے اور جو اس پ اللہ نے حرام کیا ہے اسے اجتناب نہ کرے ،اور اس چیز پ راضی نہ ہو جائے جو اللہ نے کے لیے تقسیم کی ہے۔ پھر اس کے ساتھ ڈر بھی ہے کہ مبادہ کہ اسکا یہ عمل قبول نہ ہو۔''

بنو سلیم کے ایـ صحابی سے مروی ہے (کہ نبی ﷺ نے فرمایـ) کہ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو جو کچھ دے رکھا ہو- ہے وہ اس میں اس کا امتحان یـ- ہے سو جو شخص اللہ کی تقسیم پ راضی ہو جائے اللہ اسے . - اور وسعت دے دیتا ہے اور جو راضی نہ ہو اس کو . - نہیں ملتی۔

''محمد بن حسین رحمہ اللہ نے کسی زاہد کی طرف خط لکھا اور کہا کہ اللہ تجھے عزت دے میں تیرا بھائی ہی ہوں، مجھے میرے ۔ ہوں نے . دکردی، اور میرے عیوب زیادہ ہوگئے ہیں، مجھے بتلایئے کہ عقل مند آدمی نفع بخش چیز پر کیسے مطلع ہوسکتا ہے؟ اور دمیں نقصان دہ چیز سے کیسے بچ سکتا ہے۔؟

''تو اس نے جواب میں اسے یہ تحریر کیا، اللہ کے م سے جو بہت مہربان اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ اے شخص آگاہ ہوجاؤ جو اپنے عیوب پر نگاہ رکھتا ہے وہ دوسروں کے عیوب کی تاک میں نہیں رہتا، جو تقویٰ کا لباس اتار پھینکے وہ کسی بھی لباس سے چھپ نہیں سکتا، جو اللہ کی تقسیم پر راضی ہوجاتا ہے تو وہ اس پر غمزدہ نہیں ہوتا جو لوگوں کے پاس ہے، جو دوسرے کی پردہ دری کرتا ہے تو اس کے گھر کے پردے فاش ہوجاتے ہیں، جو اپنے لغزشیں بھول جاتا ہے اسے دوسروں کی لغزشیں بڑی آتی ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ سے امر مروّت سے متعلقہ اشیاء کے بارے میں سوال کیا: پوچھا غنی کیا ہے؟

-

-

دل کواللہ کی تقسیم پ راضی کر۔ ا َ چہ وہ تھوڑا ہی ہو۔غنی صرف دل کا غنیٰ ہے ۔پوچھا فقر کیا ہے؟ تو جواب دیا: دل کا ہر چیز کی حرص کر. فقر ہے۔''

شقیق بلخی رحمہ اللہ کا قول ہے:

''جس آدمی نے تین کام کر لیے اللہ تعالیٰ اسے . ۔ دے دے گا۔
ا۔دل، ز. ن، کان اور اپنے تمام جوارح کے ساتھ اللہ کی معرفت حاصل کر لے۔
۲۔اس . ت کا یقین کر لے جو اللہ کے پ س ہے وہ ز یدہ محفوظ ہے اس سے جو اس کے ہاتھوں میں ہے۔
۳۔جو اللہ نے اس کے لیے تقسیم کیا ہے اس پ راضی ہو جائے اور وہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی اطلاع ہے۔

حسد، بغض، کینہ اور ۔ شکری سے ت مل جاتی ہے۔ یہ ساری چیزیں جھگڑوں کا . ش ہیں مال تھوڑا ملے ۔ ز ۔ دہ صرف بیٹیاں ملیں ۔ ..ٹ ۔ کچھ بھی نہ ملے یہ اللہ کی رضا پ راضی رہتا ہے۔

۳۔ پڑوسی سے حسن سلوک تکمیل ایمان کا . .

اپنے پ ڑوسی سے اچھا سلوک کرو اس سے تم مومن ہو جاؤ گے

. ے پ ڑوسی سے ت کی دعا کرنے کا حکم ہے

ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ روا ۔ ت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما ۔:

تم لوگ . ے پ ڑوسی سے پناہ مانگو رہائش کی جگہ میں کیو جنگل کا پ ڑوسی تو ہٹ جا ۔ ہے (یعنی جنگل کا پ ڑوس اس قدر مستحکم نہیں ہے کہ جس قدر بستی اور آ . دی کا پ ڑوس ہے کیو وہ اپنی جگہ قائم رہتا ہے)۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

میں نے عرض کیا۔ رسول اللہ ﷺ کو ۔ہ . سے .ڑا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا۔ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شری۔ کر. حالا اللہ ہی نے تجھے پیدا کیا ہے، پوچھا پھر کو ؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ یہ کہ تو اپنے بچے کو اپنے ساتھ کھانے کے خوف سے قتل کردے، پوچھا پھر کو ؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اپنے پڑوسی کی بیوی سے ز. کر.، تو اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے قول کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

-

ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا ایک ہمسایہ ہے جو مجھے تکلیف دیتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: جا اپنا سامان راستے میں دے دے۔ وہ شخص گیا اور اس نے اپنا سامان باہر نکال دیا، لوگ اس کے گرد جمع ہوگئے اور پوچھنے لگے تیرا کیا معاملہ ہے؟ کہنے لگا میرا ہمسایہ ہے وہ مجھے تکلیف دیتا ہے میں نے نبی ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا سامان باہر راستے میں دے دے۔ تو لوگ یہ کہنا شروع ہوگئے اے اللہ اس پر لعنت فرما، اسے ذلیل ورسوا کردے۔ اس ہمسائے کو یہ بات پہنچی

تو آ کر کہنے لگا اپنے گھر واپس ہو جاؤ میں کبھی بھی آپ کو تکلیف نہیں دوں گا۔''

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''جو شخص اللہ اور آ ت کے دن پ ایمان ر تا ہے وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے۔''

حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہوسکتا، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہوسکتا
، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہوسکتا، پوچھا کون اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا: وہ کہ جس کا ہمسایہ اس کی تکلیف سے محفوظ نہیں ہے۔''

رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''مومن وہ نہیں جو سیر ہو کر کھا ہے اور اس کا ہمسائیہ بھوکا رہتا ہے۔''

㉓ ①①②

①②⑨

رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے زنا کے متعلق سوال فرمایا:

''تو وہ کہنے لگے کہ وہ حرام ہے اسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا دس عورتوں سے زنا کا ارتکاب کرنا کم ہے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرنے سے۔ اور آپ ﷺ نے ان سے چوری کی ... پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ حرام ہے اسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس گھروں سے چوری کرنا کانا ہمسائے کے گھر سے چوری کرنا کے مقابلے میں کم ہے۔''

۴۔ تکمیل اسلام کا ..

''اور لوگوں کے لیے وہ پسند کرو جو اپنے لیے کرتے ہو تو کامل مسلمان بن جاؤ گے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی اس وقت ۔ مومن نہیں ہوسکتا۔ ۔ ۔ وہ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے اپنے بھائی کے لیے پسند نہ کرلے۔''

۵۔زیادہ رؤ کم ہنسو

''اے امت محمد ﷺ! اللہ کی قسم! اگر تم جان لو میں جانتا ہوں تو تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ۔''

''پس وہ بہت کم ہنسیں اور بہت زیادہ روئیں، اس کے بدلے جو وہ کمائی کرتے رہے۔''

چنانچہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''تم میں سے جو رونے کی استطاعت رکھتا ہے، پس اسے (خشیت الٰہی سے) روؤ چاہیے اور جو رونے کی استطاعت نہیں رکھتا تو کم از کم بناوٹی رو لے۔''

ابوسلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''آنکھوں کو رونے،اور دل کو فکر کرنے کی عادت ڈالو۔''

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روا۔ ۔ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:
میں وہ ۔ تیں دیکھتا ہوں جن کو تم نہیں دیکھتے اور ۔ ہوں جن کو تم نہیں ۔ ۔ آسمان پ ۔ پ کر رہا ہے اور کیونکر پ ۔ پ نہ کرے گا اس میں چار انگلیوں کی جگہ بھی ۔ قی نہیں ہے جہاں ا۔ فرشتہ اپنی پیش نی رکھے ہوئے اللہ تعالی کو سجدہ نہ کر رہا ہو قسم ۔ ا کی اَ تم وہ جا جو میں جا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور ز۔ دہ روتے اور تم کو بچھونوں پ ۔ اپنی عورتوں کے ساتھ مزہ نہ آ ۔ اور تم جنگلوں کو نکل جاتے اللہ تعالی سے فر۔ د کرتے ہوئے۔(ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) قسم ۔ ا کی مجھے تو آرزو ہے کاش میں ا۔ در ۔ ۔ ہوتا جس کو لوگ کاٹ ڈالتے۔

سید۔ عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے حواریوں کو وعظ کرتے ہوئے یہی فرما۔:

''۔ ۔ میں اس شخص کیلئے طوبی (در ۔ ۔ کا سایہ) ہے جو اپنی خطاؤں پ ۔ امت کے آ بہائے،اپنی ز۔ ن کی حفاظت کرے اور اسکا گھر اسکو وسیع ہوجائے۔''

۔ اور تجارت

ارشاد ۔ ری تعالیٰ ہے:

''لوگو! جو چیزیں زمین میں حلال طیب ہیں وہ کھاؤ اور شیطان کے قدموں پ نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔''

تمہیدی کلمات:

رسول اللہ ﷺ خود ا ۔ بہترین ۔ ۔ تھے ۔ ۔ ۔ ت کی ذمہ داری نہ سو گئی تو اس وقت ۔ تجارت کے پیشہ کو اختیار کیے رکھا اسی طرح ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور د صحابہ اور صالحین اسی پیشہ کو اپنائے ہوئے تھے ۔ خود رسول اللہ ﷺ اسی کی تلقین کرتے تھے جیسا کہ ا ۔ حدی ۔ ث میں ہے کہ ا ۔ ا ری صحابی رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگنے آ ۔ تو آپ ﷺ نے اس سے اس کے گھر سامان (ا ۔ ٹ اور ا ۔ پیالہ) منگوا کر اسے دو درہم میں فرو ۔ ت کر دی ۔ پھر وہ درہم اسے دے کر کہا جاؤ ا ۔ درہم سے کھا ۔ ۔ کر گھر والوں کو دے دو اور دوسرے سے کلہاڑا ۔ ۔ کر میرے پ س آؤ (کچھ د ۔ بعد) وہ کلہاڑا لے آ ۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس میں لکڑی کا دستہ ٹھونس د ۔ اور ا ری سے کہا جاؤ اس سے لکڑیں کاٹو اور لے جا کر ۔ زار میں

بیچو اور پندرہ دن ۔ میں تجھے (مانگتا ہوا ادھر) نہ دیکھوں وہ آدمی (جنگل کی طرف) ۔ وہ (روزانہ) لکڑیں کاٹتا اورانھیں لے جا کر (بازار میں) ۔ دیتا پھر ۔ وہ واپس آ ۔ تو اس نے دس درہم کما لیے تھے وہ بازار ۔ اور اس نے کچھ درہموں سے اناج ۔ لیا اور کچھ سے کپڑا، پھر آپ ﷺ نے (اسے مخاطب کر کے) فرمایا:

''یہ تیرے لیے اس سے بہتر ہے کہ تو روز قیامت آئے اور یہ سوال تیری پیشانی پر داغ بنا ہوا ہو۔''

ابن حجر فرماتے ہیں کہ امام ترمذی نے حسن کہا ہے

تاجر اگر امانت ودیانت اور نیکی کے راستے پر چل کر ایسے پیشے کو اپنائے گا تو اللہ کے ہاں انبیاء کے بعد مقام پائے گا لیکن اگر خیانت، دھوکہ دہی اور جھوٹ فریب سے کام لے گا تو اللہ کی رحمت سے محروم کر دیا جائے گا اس مقام پر ہم اپنے تاجر بھائیوں کے لیے قرآن و سنت سے چند نصیحتیں پیش کریں گے جن پر عمل پیرا ہو کر تاجر دارآخرت کی کامیابیاں سمیٹ سکتا ہے۔

ذریعہ معاش طیب حلال تلاش کریں

تاجروں کو چاہئے کہ وہ تجارت کریں جس سے آمدن حلال آئے اسی کی تلقین اللہ عزوجل نے کی ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اے اہلِ ایمان! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں فرمائی ہیں اُن کو کھاؤ

اور اَ اللہ ہی کے بندے ہو تو اُس (کی نعمتوں) کا شکر بھی ادا کرو۔''

''پس اللہ نے جو تم کو حلال طیب رزق دیہے اسے کھاؤ اور اللہ کی نعمتوں کا شکر کرو اَ اسی کی عبادت کرتے ہو۔''

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حلال کھانے کا حکم دیہے یعنی حرام سے بچنے کا حکم بھی اسی ضمن میں شامل ہے بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا ''. . حرام کھا۔ ہے اللہ اسے . ۔ میں داخل نہیں کرے گا:

''. ۔ میں وہ جسم داخل نہیں ہوگا جسے حرام کی غذا دی گئی۔''

اور روز قیامت جو . سے پہلے سوالات ہونے والے ہیں ان میں سے ا سوال ا ن کے ذرائع معاش کے متعلق بھی ہونے والا ہے کہ وہ کہاں سے کما۔ اور کیا کھا۔ یعنی حرام یہ حلال کھا۔ تھا۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے دن کسی بندے کے دونوں قدم حر ۔ بھی نہ کر سکیں گے حتی کہ اس سے چار چیزوں کے متعلق سوال کیا جائے گا اس کی عمر کے متعلق کہ اس نے اس کو کہاں فنا کیا؟ اس کی جوانی کے متعلق کہ اس نے اسے کہاں بوسیدہ کر دیا؟ اس کے مال کے متعلق کہ اس نے کہاں سے کما۔ اور کہاں

چ کیا اور اس کے علم کے متعلق کہ اس نے اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا؟''

رزق حلال کمانے اور کھانے کا حکم ہے تو پھر ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ذرائع معاش اور رزق حاصل کرنے کے طر کو دیکھیں کہ کہیں وہ حرام تو نہیں کیو حرام سے د صدقہ قبول نہیں ہو اور حرام سے پلا جسم . میں نہیں جائے گا رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''لوگوں پ ا وقت آئے گا کہ آدمی پ واہ نہیں کرے گا کہ اس نے کس طر سے کما، حلال طر سے، حرام طر سے۔''

لہٰذا ان کو ہمیشہ اپنی روزی، روٹی کے لیے ایسے ذرائع معاش کو اختیار کر چاہیے جو حلال ہوں اور ا کوئی ایسی چیز ہے جس کے متعلق شبہ ہے تو اس سے بھی پ ہیز کر چاہیے۔

سے پہلے . زار میں داخل ہونے کی دعا پڑھیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرما:
جو شخص . زار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے

''اللہ کے سوا کوئی معبود . حق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شر نہیں،

. دشاہی بھی اسی کی ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی ہی کے لائق ہیں وہی ز ہ کرتا ہے وہی مارتا ہے، وہ ہمیشہ ز ہ رہے گا اسے موت نہیں آئے گی، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پ قدرت ر ' والا ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس لاکھ . ائیاں مٹا دیتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دیتا ہے۔

تجارت کا آغاز صبح سویے کریں

ہمارے ہاں یور ممالک کی دیکھا دیکھی دوپہر کے وقت دوکان کھولی جاتی ہے ' ۔ وفرو ' ۔ کا آغاز ہوتا ہے اور رات گئے ۔ جاری رہتا ہے حالا اللہ تعالیٰ نے رات کو آرام اور دن کو کام کاج کرنے کے لیے بنایا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ۔ غیب دی ہے کہ ' ۔ وفرو ' ۔ اور تجارتی قافلوں کی روانگی صبح صبح کی جائے کیو اس وقت میں اللہ تعالیٰ نے . ۔ رکھی ہے بلکہ اس وقت کو . . ۔ بتانے کے لیے خود رسول اکرم ﷺ نے . رگاہ الٰہی میں دعا کی ہے آپ نے فرمایا:

''اے اللہ! میری امت کی صبحوں میں . ۔ فرما۔''

اسی طرح جامع الترمذی (۱۲۱۲) میں ہے کہ آپ . . بھی کوئی لشکر ۔ دستہ کسی جا . روانہ فرماتے تو دن کے ابتدائی حصے میں اسے روانہ فرماتے حضرت صخر رضی اللہ عنہ مدینہ کے ا صحابی ہیں جن کے متعلق ہے:

''حضرت صخر رضی اللہ عنہ ا ۔ تھے وہ اپنی تجارت (کا سامان) دن کے ابتدائی حصے میں روانہ کیا کرتے تھے تو وہ امیر ہو گئے اوران کے مال میں اضافہ ہو ۔''

۴۔ لین دین میں ٰ می اور فیاضی سے کام لیں

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما :

''اللہ تعالیٰ نے ا آدمی کو ۔ ۔ میں صرف اس وجہ سے داخل کر د کہ وہ ٰ ۔ تے وقت ،فرو ٰ ۔ کرتے وقت، فیصلہ کرتے وقت اور تقاضا کرتے وقت ٰ می اور فیاضی سے کام ۔ تھا۔''

اللہ تعالیٰ نے ایسے خوش نصیب کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کی دعا فرمائی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما :

اللہ تعالیٰ ایسے شخص پ رحم فرمائے جو بیچتے وقت اور ٰ ۔ تے وقت اور تقاضا کرتے وقت ٰ می اور فیاضی سے کام ۔ ہے۔

حضرت ٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما : پہلے زمانہ کے ا شخص کے پ س موت کا فرشتہ اس کی روح قبض کرنے آ ۔ میت سے پوچھا ۔ :

''کیا تو نے ز ٰ گی بھر کوئی نیک عمل بھی کیا تھا؟''

اس نے کہا کہ مجھے تو اپنا کوئی نیک عمل نہیں آ۔ اسے کہا ۔ سوچ لے۔ چنانچہ اس نے سوچ کر کہا کہ مجھے اور تو کوئی نیکی نہیں آ رہی البتہ یہ ہے کہ میں لوگوں سے ۔ وفرو۔ ۔ کرتا تھا اور میں اپنی رقم کا مطالبہ کرتا (اگر اس کے پاس پیسے نہیں ہوتے تھے تو) اگر وہ شخص مال دار ہوتا تھا تو اسے مہلت دے دیا کرتا تھا اور اگر وہ غریب ہوتا تھا تو اسے معاف کر دیا کرتا تھا۔

اللہ نے فرمایا تو بندہ ہو کر معاف کرتا رہا تو میں رب ہو کر تجھے معاف کیوں نہ کر دوں

''پھر اللہ نے اسے معافی دے کر ۔ ۔ میں داخل کر دیا۔''

ہمیشہ جھوٹ سے بچیں

عموماً دیکھا جاتا ہے کہ اشیاء خورد و نوش فرو۔ ۔ کرنے والے بہت زیادہ جھوٹ بولتے ہیں بن پوچھے ہی کہہ دیں گے اللہ کی قسم مجھے اتنے کی پڑی ہے میں آپ کو اتنے کی دیتا ہوں حالانکہ بسا اوقات اس کی کچھ ضرورت نہیں ہوتی ایسے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ نے خصوصی طور پر جھوٹ سے بچنے کی تلقین کی ہے جیسا کہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تجارت پیشہ لوگ تھے رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو فرما رہے تھے:

''اے تا۔ وں کی جما ۔ ! جھوٹ سے بچو۔''

حضرت عبدالرحمٰن بن سہل بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''بلاشبہ ۔ ۔ ہگار لوگ ہیں، لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا اللہ تعالیٰ نے تجارت حلال نہیں کی، آپ ﷺ نے فرما ۔:

''کیوں نہیں لیکن یہ لوگ ۔ ت کرتے وقت جھوٹ بو لتے ہیں اور قسمیں کھاتے ہیں اور ۔ ۔ ہ گار ہوتے ہیں۔''

قسمیں اٹھانے سے بچیں

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما ۔:

''تین آدمی ایسے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی طرف قیامت کے دن رحمت نہیں فرما گے، بوڑھا زانی، متکبر فقیر اور ایسا شخص جسے اللہ تعالیٰ نے ساز وسامان د ۔ اور وہ اسے ۔ ۔ تے اور فرو ۔ ۔ کرتے وقت قسم کھا ۔ ہے۔''

معلوم ہوا دوکا ۔ ار ۔ ۔ اور ہر قسم کی چیز فروش کرنے والے اور ۔ ۔ نے والے کو قسمیں نہیں کھانی چاہیے بلکہ بہت زیادہ قسمیں کھانے والے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔ نیز آپ ﷺ نے بہت زیادہ قسمیں کھانے سے بھی فرما ۔ ہے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرما ۔:

''تجارت میں بہت زیادہ قسمیں کھانے سے بچو کیو زیادہ قسمیں کھانے

سے سودا تو . جاتا ہے . ختم ہو جاتی ہے۔''

ا یک دوسری روا یت میں ہے آپ ﷺ نے فرما یا:

چار بندوں سے اللہ تعالیٰ ت کرتے ہیں بہت زیادہ قسمیں کھا کر
یک وفرو خت کرنے والا، متکبر فقیر، بوڑھا زانی اور ظلم حکمران۔''

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے مروی ہے کہ ا یک آدمی نے . زار میں سامان دکھا کر قسم اٹھائی کہ اس کی اتنی قیمت لگ چکی ہے حالا اس کی اتنی قیمت نہیں لگی تھی اس قسم سے اس کا مقصد ا یک مسلمان کو دھوکہ دینا تھا اس پ یہ آ یت نازل ہوئی:

''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت کے
. لے بیچتے ہیں ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔''

ہمیشہ صاف گوئی سے کام لیں

صحیح بخاری میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے آپ ﷺ نے فرما یا:

''فروخت کنندہ اور ید ار دونوں کو . ا ہونے پر سودا فسخ کرنے کا

اختیار ہے اَ دونوں صاف گوئی سے کام لیں (یعنی سوچ بولیں) اور مال کے عیب کو واضح کردیں تو ان کے سودے میں . ۔ ڈال دی جاتی ہے اوراَ جھوٹ بولیں ۔ عیب چھپا تو ان کے سودے سے . ۔ ختم کر دی جاتی ہے۔''

تجارتی وعدے معاہدے پورے کریں

۔ وفرو۔ ۔ ہو ۔ شعبہ ہائے ز۔ گی کا کوئی بھی کام اَ اس میں کوئی عہد و پیمان کر لیا جائے تو پورا کر۔ ضروری ہے خصوصاً کارو۔ ر میں لین دین کے معا ت میں صاف گوئی، پکا عہد ووعدہ کامیاب ۔ . کی نی ہے ورنہ شریعت نے وعدے سے پھرنے والے اوروعدوں کی خلاف ورزی کرنے والے کو منافق کہا ہے:

ارشاد ۔ ری تعالیٰ ہے:

''اے ایمان والو! عہدوں کو پورا کرو۔''

''اورتم عہد کو پورا کرو یقیناً عہد کے ۔ رے پوچھا جائے گا۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرما ۔:

''اس شخص کا کوئی ایمان نہیں ہے جوامانت دار نہیں ہے''۔

''اس شخص کا کوئی دین نہیں ہے جو اپنے وعدے کا پکا نہیں ہے''۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مجھے اپنی طرف سے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں''

جنت کروسچ بولو
وعدہ کروتو پورا کرو
امانت کولٹاؤ جب امانت رکھی جائے
شرم گاہوں کی حفاظت کرو
نگاہیں نیچی رکھو
تکلیف دینے سے ہاتھوں کوروکے رکھو۔

ماپ تول میں کمی مت کریں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

’’ ۔پ اورتول میں کمی کرنے والوں کے لئے ۔ابی ہے۔ جولوگوں سے ۔پ کر لیں تو پورا کریں اور ۔ ۔ ان کو ۔پ کر ۔ تول کر دیں تو کم دیں۔ کیا یہ لوگ نہیں جا کہ اٹھائے بھی جا گے؟ (یعنی) ا ۔ بڑے (سخت) دن میں ،جس دن (تمام) لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔‘‘

’’اور ماپ اورتول میں کمی نہ کیا کرو۔‘‘

ماپ تول میں کمی کرنے والی قوم قوم شعیب کی طرح ذلیل ورسوا کر دی جاتی ہے اوران ۔ مالی بحران مسلط کر دیا ۔ ہے نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

’’جوقوم ماپ تول میں کمی کرتی ہے وہ قحط سالی سے دوچار کر دی جاتی ہے۔‘‘

نبی کریم ﷺ ۔ مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے ۔شندے ماپ تول میں شد ۔ غلط کاریوں میں ملوث تھے تو اللہ تعالیٰ نے سورہ مطففین کے احکام ۔زل فرمائے ابن عباس فرماتے ہیں:

’’اس کے بعد لوگوں نے ماپ تول انتہائی اچھا کر دیا۔‘‘

حد ۔ث مبارکہ میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں۔

’’جوقوم ماپ تول میں کمی کرتی ہے اللہ تعالیٰ ان سے رزق کو کاٹ

دیتے ہیں۔''

سودے میں عیب ہوتو واضح کردیں

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور کسی مسلمان کے لیے حلال وجائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو کوئی عیب دار چیز فروخت کرے سوائے اس کے کہ وہ عیب بیان کرے۔''

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دونوں سودا کرنے والوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں۔ پس اگر دونوں سچ بولیں اور چیز کی حقیقت صحیح صحیح بیان کردیں (یعنی کوئی عیب وغیرہ ہوتو بتلادیں) تو ان کے سودے میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر وہ چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو ان کے سودے سے برکت مٹادی جاتی ہے۔''

امام مالک رحمہ اللہ اپنی مؤطا میں روایت لائے ہیں کہ سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک غلام آٹھ سو

درھم میں بیچا جو کہ بکل بے عیب تھا کچھ دنوں کے بعد غلام میں کوئی عیب آ ۔
ی ۔ ار نے سید عثمان کی عدا ت میں مقدمہ کر دی کہ انہوں نے مجھے عیب دار غلام فرو ت کر دی تھا اور بتا نہیں تھا سید عثمان رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو طلب کیا اور کہا کہ یہ کیا ما ہ ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اسے بے عیب غلام دی تھا ۔ ی ۔ ار نے انکار کیا تو سید عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو قسم دینے کا کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حلف (قسم) دینے کی بجائے اسی قیمت پ غلام واپس رکھ لیا چند د بعد غلام بکل در ت ہو ی تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پندرہ سو درہم میں فرو ت کر دی۔

رحمہ اللہ

کسی کے ساتھ دھوکہ مت کریں

ت ، دوکا ار اور ی وفرو ت کرنے والے ہر شخص کو دھوکہ دہی سے دور رہنا چاہیے ورنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ات کا اظہار کر دیں گے ا محبوب ہی روٹھ ی تو روز قیامت کون پ سان حال ہوگا۔

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلے کے ا ڈھیر کے پ س سے ر رے تو آپ نے اس ڈھیر میں اپنا ہاتھ داخل کیا۔ آپ کی انگلیوں کو ی محسوس ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما:

''اے غلے کے ڈھیر کے مالک یہ کیا ہے؟''

اس نے کہا اے اللہ کے رسول! اس پ ر ش پ گئی تھی (جس کی وجہ سے ا ر ی ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما:

تو نے اسے غلے کے اوپر کیوں نہیں رکھا تاکہ لوگ اسے دیکھ لیتے (اور سودا واضح ہو جاتا) پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

جس نے کسی کو دھوکہ دیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

ایک دوسری حدیث میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں اور چالبازی و دھوکہ دہی جہنم کی آگ میں لے جانے والی ہے۔''

حرام اشیاء کی تجارت مت کریں

ہر وہ چیز جس کا کھانا حرام ہے اس کی تجارت اور خرید و فروخت حرام ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام کیا تو انھوں نے اسے پگھلا کر اس کی قیمت کھالی پھر آپ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کسی قوم پر کوئی چیز کھانا حرام کر دیتے ہیں تو اس کی قیمت بھی حرام کر دیتے ہیں۔''

مثلاً شراب پینا اور اس کا کاروبار حرام ہے اسی طرح جو چیزیں آور ہیں وہ اور ان کی خرید و فروخت اور ان کی قیمت کھانا حرام ہیں۔

تجارت میں زیں ضائع نہ کریں

د اورد کے مال ومتاع کی حقیقت اللہ کے ند یا مچھر کے پ سے بھی حقیر ہے لیکن افسوس اللہ کی بندگی اور عبادت چھوڑ دیتا ہے رب کو بھی ناراض کر بیٹھتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ شاید اذان ز کے اوقات میں دوکانداری زیادہ ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ بندہ اللہ کے امتحان میں ناکام ہوتا ہے اور اللہ ایسے بندے سے رحمتوں، برکتوں کو اٹھا لیتا ہے۔

تاجر اور خریدوفروخت سے منسلک لوگ ز جمعہ کا خصوصی خیال رکھا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''مومنو! جب جمعے کے دن ز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد (یعنی ز) کے لئے جلدی کرو اور (خرید و) فروخت ترک کر دو اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔''

سودی کاروبار نہ کریں

سود حرام ہے کوئی بھی کام جس کے متعلق سود کا شائبہ ہو اس کو نہ کیا جائے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے۔

دوسرے مقام پ فرمایا:

’’مومنو! اللہ سے ڈرو اور اَ ایمان ر ۃ ہو تو جتنا سُود ۔ قی رہ َ ۔ ہے اُس کو چھوڑ دو، اَ ایسا نہ کرو گے تو خبردار ہو جاؤ (کہ تم) اللہ اور رسول سے ۔َ کرنے کیلئے (تیار ہوتے ہو) اور اَ توبہ کر لو گے (اور سود چھوڑ دو گے) تو تم کو اپنی اصل رقم ۔ ٗ کا حق ہے جس میں نہ اوروں کا نقصان اور نہ تمہارا نقصان ۔‘‘

حضرت جا. ؓ سے مروی ہے

رسول اللہ ﷺ نے سود ۔ ٗ والے، دینے والے، اس کے تحر ۔ کرنے والے اور اس کے گواہوں پ لعنت کی ہے نیز فرما ۔ (َ ۔ہ کے اعتبار سے) یہ ۔ ۔ا. ہیں ۔‘‘

حضرت ابن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما ۔:
’’جس قوم میں ز ۔ اور سود عام ہو جا ۃ ہے وہ اپنے نفسوں پ اللہ کا عذاب حلال کر ۔ ۃ ہیں ۔‘‘

کسی کے سودے پ سودے نہ کریں

اَ ا ۔ آدمی نے سودا پکا کر لیا ہے تو دوسرا پھر اس پ سودا نہ کرے اسے بیع پ

بیع کہا جاتا ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے اور کسی بھی مومن کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع مت کرے۔''

بولی لگا کر بھاؤ نہ بڑھا

کوئی شخص محض سودے کی قیمت میں اضافہ کرنے، مارکیٹ خراب کرنے یا کسی کو اس میں پھنسانے کے چکر میں بولی لگانا شروع کر دیتا ہے اور بولی بڑھاتا جاتا ہے جبکہ اس نے خود خریدنا نہیں ہوتا ایسا کرنا منع ہے اور وہ شریعت میں مجرم ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

''رسول اللہ ﷺ نے بولی بڑھانے سے فرمایا ہے۔''

ایسی بیع کو بیع کیا جاتا ہے جو کہ جائز ہے۔

اے تاجروں کی جماعت! صدقے کو لازم پکڑیں

حضرت قیس بن ابوغرزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو فرمایا:

''اے ت . و کی جما ت ! بلاشبہ ٰ ی وفرو ٰ ت میں فضول . تیں اور قسمیں اٹھائی جاتی ہیں تمھیں چاہیے کہ صدقہ وخیرات کیا کرو۔''

ا ی دوسری روا ی ت میں یہ لفظ ہیں آپ ﷺ نے فرما ی:

''اے ت . و کی جما ت ! بلاشبہ ٰ ی وفرو ٰ ت میں شیطان اور َ ہ بھی موجود ہوتے ہیں اس لیے تجارت کے ساتھ ساتھ صدقہ وخیرات بھی کرتے رہا کرو۔''

ت . وں کو اپنے لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نمونہ بنا چاہیے جس نے تبوک میں سارا گھر کا مال لاکر میدان جہاد کے لیے رکھ د ی تھا۔عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جس نے آدھا گھر کا مال صدقہ کر د ی تھا،عثمان کو جس نے اس قدر گھوڑے اور او ٹ سامان سے لاد کر د یے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہہ د ی:

آج کے بعد عثمان جو بھی عمل کرے وہ اسے نقصان نہیں دے گا۔''

ت . وں کو . زار سے واپسی پ تلاوت کی تلقین ی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما ی:

''اے ت . و! کیا تم میں سے کوئی ا ی اس . ت کی طاقت نہیں ر ت کہ

. . وہ . زار سے واپس لوٹے تو دس آیت کی تلاوت کرے اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر آ۔ ۔ کے . لہ میں نیکی لکھ دیں۔''

یہ نصیحت رسول اللہ ﷺ نے شا۔ اس لیے فرمائی کہ . زار میں ہونے والی چھوٹی موٹی غلطیوں کا ازالہ ہو جائے اور آدمی کی سارے دن کی تھکان تلاوت قرآن سے ملنے والی نیکیوں کے . . حاصل ہونے والی خوشی سے دور ہو جائے ۔

اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ

شعبان

اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ شعبان ہے جس کا معنی ہے جمع کرنا اور ملانا۔ شعبان کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس مہینے میں عرب لوگ پانیوں کی طلب کے لیے ادھر نکل جاتے تھے اور پھیل جاتے تھے اور ملک کے اطراف واکناف میں جا کر سامان تجارت تلاش کرتے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس مہینے میں وہ لوٹ مار کے لیے نکلتے تھے۔

ماہ شعبان کے خطبات

① ماہ شعبان اور ش . اُت

② زکوٰۃ و وصدقہ فطر

③ نیکی اور اسکے فوائد

④ نیکی پہ تعاون کیجئے

⑤ گ . ہوں کے نقصانات

⑥ تقویٰ کے فوائد

ماہ شعبان اور ث . أت

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''ہم نے اس کو مبارک رات میں · زل فرما ہم تو سیدھا راستہ دکھانے والے ہیں اسی رات میں تمام حکمت کے کام فیصل کئے جاتے ہیں (یعنی) ہمارے ہاں سے حکم ہوکر بیشک ہم ہی (پیغمبر کو) بھیجتے ہیں۔''

تمہیدی کلمات:

شعبان اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ ہے اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ عرب حرمت والے مہینہ ر. . کی وجہ سے ہر قسم کی لڑائی جھگڑا اور لوٹ مار روک دیتے تھے جونہی یہ مہینہ · رجا تو دو. رہ لوٹ مار کے لیے نکل جاتے۔ شعبان کا معنیٰ وہوں میں تقسیم ہو· چو اس مہینہ میں مختلف قبیلے اور جماعتیں مختلف مقاصد کے لیے نکل کھڑی ہوتی تھیں، کوئی تجارت کے لیے، کوئی لوٹ مار کے لیے اسی منا . سے اس ماہ کو شعبان کہا جا ہے۔ اس کے اور دوسرے · م بھی ہیں، جیسے عاذل، وعل اور موہب بھی ہیں، اور اس کو شعبان المعظم بھی کہا جا ہے۔

یہ تو لوگوں کے یت ہیں اللہ تعالیٰ نے شروع دن سے ہی مہینوں کی تعداد . رہ رکھی ہے ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔ اس کا معنیٰ یہ ہوا کہ ان کے · م بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔

شعبان کے روزوں کے فضائل:

حضرت عائشہ صد رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روزوں کے . رے فرما. :

''آپ روزے ر تے رہتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ روزے ہی ر تے رہیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افطار کرتے تو ہم کہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افطار ہی کرتے رہیں گے اور میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعبان کے مہینہ سے زیادہ کسی اور مہینہ میں اتنی کثرت سے روزے رکھے ہوں آپ شعبان کے تھوڑے روزوں کے علاوہ پورا مہینہ روزے ر تے تھے۔''

①①⑤⑥

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روا. تے ہے:

''رسول اللہ روزہ ر کے لئے شعبان کو بہت پسند فرماتے تھے پھر آپ شعبان کو رمضان سے دیتے تھے۔''

②④③①

اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ماہ شعبان کے علاوہ کسی دوسرے ماہ میں اس طرح سے (یعنی پابندی سے) روزہ رکھتا ہوا نہیں دیکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ مہینہ وہ مہینہ ہے کہ جس کی طرف (اور عظمت) سے لوگ غافل ہیں اور ماہ رجب اور ماہ رمضان کے درمیان یہ وہ مہینہ ہے کہ جس میں اعمال اوپر قدوس کے پاس اٹھائے جاتے ہیں اور میری خواہش ہے کہ میرا عمل اس وقت پیش ہو جس وقت میرا روزہ ہو۔''

②③⑤⑦

استقبالیہ روزہ کی مما :

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی رمضان سے ایک دو دن پہلے روزے نہ رکھے وہ شخص جو اس دن سے روزہ رکھتا تھا تو وہ اس دن روزہ رکھ لے۔''

①⑨①④

شب برات، پندرہ شعبان، کی حقیقت

پندرہ شعبان کی فضیلت میں سورہ دخان کی ابتدائی آیت پیش کی جاتی ہیں۔ حالا ان کاتعلق لیلۃ القدر سے ہے۔ ان آیت میں بھی قرآن کے ·ول کاذکر ہے اور یہ .ت واضح ہے کہ قرآن رمضان کے مہینہ میں لیلۃ القدر کو· زل ہوا۔

اور پھر یہ .ت بھی دونوں یعنی سورہ دخان کی ابتدائی آیت اور سورہ قدر میں یکساں ہے کہ اس رات قسمت کے فیصلے ہوتے ہیں۔ لہذا اس آ۔ ۔ کو پندرہ شعبان کی فضیلت میں پیش کر· در ۔ نہیں ہے۔ جیسا کہ تمام ۔ . ائ واخبارات اور میڈ۔۔ پورے زوروشور سے یہ ش. ۔ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

اللہ تبارک وتعالیٰ بیان فرما ۔ ہے کہ اس عظیم الشان قرآن کریم کو . . ۔ رات یعنی لیلۃ القدر میں · زل فرما ۔ ہے۔ جیسے ارشاد ہے آ۔ ۔

ہم نے اسے لیلۃ القدر میں · زل فرما ۔ ہے۔

اور یہ رات رمضان المبارک میں ہے۔ جیسے اور آ۔ ۔ میں ہے

رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن ا ۔ را ۔۔ سورہ بقرہ میں اس کی پوری تفسیر گذر چکی ہے اس لئے یہاں دو. رہ نہیں لکھتے بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ لیلہ مبارکہ جس مے قرآن شریف ہوا وہ شعبان کی پندرہویں رات ہے یہ قول سراسر بیدلیل ہے۔ اس لئے کہ نص قرآن سے قرآن کا رمضان میں · زل ہو· ش. ۔ ہے۔''

ماہ شعبان کی پندرہ۔ ریخ کو کچھ واعظین اور صوفی حضرات بہت اہمیت دیتے ہیں اور اسکی فضیلت میں بہت سی من گھڑت ۔ تیں بیان کرتے ہیں ۔مثلاً کہ اللہ کے عرش کے نیچے ا۔ در۔ ۔ ہے جس کے ہر پتے پ ہرا ن کا ۔م لکھا ہوا ہے ۔پندرہ شعبان سے لیکر ا۔ سال۔ جنہوں نے مر۔ ہو۔ ہے ان کے پتے جھڑ جاتے ہیں اور جنہوں نے پیدا ہو۔ ہو۔ ہے ان کے پتے اگ آتے ہیں ۔پھر اس دن اور رات کو خصوصی ز وظائف اور کئی ۔ عات کرتے اور اسکی ۔ وتج میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔حالا ان کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں اور نہ ہی ان کا اسلام سے کچھ تعلق ہے۔

صلاۃ الفیہ

علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ الموضاعات میں یہ روا۔ ۔ لائے ہیں:

جو شخص نصف شعبان کی رات سو رکعت زادا کرے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اس کی تمام ضرورتیں پوری ہو جاتی ہیں۔

ا ۔ بخت ہو تو نیک بخت لکھ دیا جا۔ ہے ستر ہزار فرشتے اس کی نیکیاں لکھنے اور ۔ ہ مٹانے کے لیے اور درجات میں اضافہ کے لیے مقرر کر دیے جاتے ہیں ۔۔ عدن میں ستر ہزار ۔ سات لاکھ فرشتے محل تعمیر کرنے ۔ در۔ ۔ لگانے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اسی رات مر جائے تو شہید کہلائے گا۔ سورہ اخلاص کے ہر ہر حرف کے ۔ لے نوے حوریں ملیں گی ہر حور کے لیے ا۔ نوکر اور ا۔ نوکرانی ہوگی۔۔۔

②⑤⑩

اسی طرح چودہ رکعت پڑھنے والے کو مقبول حج کا ثواب اور بیس سال کے روزوں کا ثواب جیسی روایت بھی موضوع ہیں۔

قبیلہ کلب کی بکریوں کے .لوں کی تعداد کے . ا. لوگوں کی جہنم سے آزادی کی روای۔ بھی ضعیف ہے۔

①③⑧⑨

اللہ تعالیٰ کا ہر رات آسمان د پ ا۔ صحیح حدی۔ ث سے ث. ۔ ہے۔

حضرت ابو ہری۔ہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روای۔ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمای:

''ہمارا . ۔ اور بلند پروردگار ہر رات کو آسمان د پ ا۔ ہے . . کہ رات کا آ ٓ ی تہائی حصہ .قی رہتا ہے، پھر فرما۔ ہے کہ کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کو قبول کروں؟ اور کوئی ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو دوں؟ کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت چاہے تو میں اس کو بخش دوں؟۔ ''

⑦④⑨④

. عات شعبان:

آتش .زی

شعبان کی پندرہ۔ ریخ بعض لوگ آتشبازی ، پ اغاں اور پہاڑیں بنا کر .تیں روشن کرتے ہیں اور اس کو دین ،ثواب سمجھتے ہیں جبکہ اس کا دین اسلام سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔یہ . سے پہلے اہل مصر اور شام کے آتش پ ستوں نے کام

شروعکیا۔صا . تحفۃ الأ حوذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:''اصل میں یہ رسم . امکہ اور ہنود کی ہے جو آتش پ تھے ۔اسلام لانے کے بعد یہ لوگ اپنی رسوم جاہلیت پ قائم رہے ان کی دیکھا دیکھی دوسرے مسلمان بھی اس رسم . میں ملوث ہو گے۔

اصل میں آتش کدوں کی آگ روشن کرنے والوں کو''. مک'' کے م سے د کیا جا تھا مجوسیوں کے ہاں ان کا . سے .ڑا مذہبی عمدہ یہی تھا۔نصف صدی کے بعد وزارت کے عہدے پ خالد . مکی فائ ہوا ۔۱۶۳ھ میں خالد . مکی کا انتقال ہو تو خلیفہ ہارون الرشید نے خالد کے .ٹے یحییٰ . مکی کو وزارت کے عہدے پ بیٹھا دیا۔ چو یہ سابقہ آتش پ تھے اور اب اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوئے تھے لیکن دل میں آگ کی محبت مکمل موجود تھی جس کے رکے لیے اس یحییٰ . مکی نے . سے پہلے شعبان کی پندرہ تاریخ کو مسا . اور گھروں میں پ اغاں کرنے کی رسم کو شروع کیا' اور اس کی نسبت اسلام کی طرف کر دی حالا اس کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

قار کرام ! اسلام تو وہ دین ہے کہ . ابتدائے اسلام میں فرضیت ز کا حکم ہوا تو ز کی ادائیگی کے لیے بغیر اطلاع کے جمع ہو مشکل ہو تو نبی کریم ﷺ نے مجلس شوریٰ قائم کی اس پ یشانی کا حل کیا کیا جائے اس پ کئی مشورے آئے۔

۱۔عیسائیوں کی طرح قوس بجا جائے۔

۲۔ یہودیوں کی طرح بگل، سنکھ بجا جائے۔

۳۔مجوسیوں کی طرح آگ کو روشن کیا جائے۔

آپ ﷺ نے تمام گفتگو کو سما کرنے کے بعد فرما: اسلام ہمیں کسی غیر کی لی کی اجازت نہیں دیتا' حتی کہ خود اللہ نے ز کے لیے اذان کہنے کا حکم دے

دیے۔

غور کیجئے! . اسلام اہم تین فریضہ ز کے لیے بطور اطلاع بھی آگ کو روشن کر· پسند نہیں کرتا تو بناوٹی خوشیوں کے موقعوں پ اس کی اجازت کیسے دے سکتا ہے۔ ش . أت کو پ اغاں کر· ،قندیلیں روشن کر· اور اسے کار ثواب تصور کر· سراسر گمراہی اور . ت ہے۔

اور یہ فضول· چی بھی ہے فضول· چ لوگ شیطان کے بھائی ہیں۔

27

''فضول· چی کرنے والے تو شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پ وردگار کا· فرمان ہے۔''

حلوہ خوری

ش . ات کی . عات اور رسومات میں سے ا حلوہ خوری بھی ہے۔ اس کا اہتمام اس قدر کہ اتنا افسوس فرائض وسنن کے ت ک پ نہیں جتنا اس کے ت ک پ ہوتا ہے۔ جو اس کا اہتمام نہ کرے وہ کنجوس اور بخیل سمجھا جاتا ہے۔ قرون اولیٰ اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

حلوہ خوری کے ثبوت کے لیے یہ کہا جاتا ہے کہ ب احد میں . آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دا· شہید ہوئے تو حلوہ شریف تناول فرما۔ . کہ یہ . ت لکل واضح ہے کہ آپ کے دا· غزوہ احد میں شہید ہوئے اور غزوہ احد شوال تین ہجری میں ہوا۔

کچھ لوگ حضرت حمزہ کی شہادت کی ز میں حلوہ پکاتے اور تقسیم کرتے ہیں حالا آپ کی شہادت بھی ب احد میں شوال میں ہوئی۔ اور کچھ لوگ اسے اویس

قرنی رحمہ اللہ کی ز کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے سارے دا٠ ۔ توڑ لیے تھے ۔ ۔
انہیں پتہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دا٠ ۔ شہید ہوئے تھے۔
غیر اللہ کی ز دینا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

173

''اس نے تو صرف تم پ مردار خون اور خنز یر کا گو ۔ حرام کیا ہے اور ہر وہ چیز بھی جو غیر اللہ کے ٠ م سے مشہور کر دی جائے۔ پھر جو شخص ایسی چیز کھانے پ مجبور ہو جائے درآ لیکہ وہ نہ تو قانون شکنی کرنے والا ہو اور نہ ضرورت سے ز یدہ کھانے والا ہو، تو اس پ کچھ ٠ ہ نہیں۔ (کیو) اللہ تعالیٰ یقیناً ٹ ا بخشنے والا اور نہا یۃ رحم والا ہے۔''

علامہ عبدالحی حنفی لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

'' ر ۔ اور شعبان میں ہونے والے سبھی کام (ز ،حلوہ، آتشبازی وغیرہ) ۔ عات میں سے ہیں''

۔ تنوں کا ۔ لنا اور گھروں کی ۔ پوتی کر٠

بعض لوگ ٹ ۔ ۔ ات کو گھروں کی ۔ پوتی کرتے ہیں مٹی کے پ انے ۔ تن تبدیل کرتے ہیں حالا یہ ہندووں کی رسم ہے جسے دیوالی کہتے ہیں مسلمان ان کی دیکھا دیکھی یہ سارے کام کرتے ہیں۔

روحوں کی حاضری کا عقیدہ

دور حاضر میں دین سے دور ا یہ طبقے کا خیال ہے کہ ہر جمعرات اور ش . اُت کو روحوں کی آمد ہوتی ہے حالا مردے . زخی ز ندگی سے وابستہ ہیں،ان کا عالم د سے کوئی تعلق نہیں۔ارشاد ری تعالیٰ ہے:

''ان (مردوں) کے پیچھے ا یہ پردہ ہے جو قیامت تک رہے گا''

سورۃ القدر میں

سے بعض لوگ روحوں کا ات مراد یتے ہیں،حالا اس ''روح'' سے مراد جبرا علیہ السلام ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں کئی ا یہ مقامات پ اس کی صرا ت موجود ہے۔

''کہہ دیجئے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم)! اس کو جبرا نے تیرے رب کی طرف سے حق کے ساتھ نزل کیا ہے''

اَ کوئی اس سے روحوں کی آمد کا دعوی کرتا ہے تو وہ تحریف قرآن کا مرتکب ہو چکا ہے ۔اسے جلد توبہ کر لینی چاہیے اس سے پہلے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جائے۔

علی قاری حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس رات خاص طور سے فقراء کے لیے انواع واقسام کے کھانے تقسیم کر۔، اس ۔رے میں کوئی حدی۔ث مروی نہیں نہ مرفوع نہ موقوف نہ صحیح اور نہ ضعیف اور یہ اعتقاد رکھنا کہ اس رات مردوں کی روحیں حاضر ہوتی ہیں اور ان کی تکریم کے لیے گھروں کو صاف کر۔ اور دیواروں (اور قبروں) کی ۔پائی کر۔ اورضرورت سے زی۔دہ چ۔اغوں اور قند ں کو روشن کر۔ تمام ۔عات' گمراہی کے کاموں میں سے ہے''

ابوبکر العربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''نصف شعبان کی رات اور اس کی فضیلت کے ۔رے میں کوئی حدی۔ث بھی قابل اعتماد نہیں اور نہ ہی اس رات موت کے فیصلے کی منسوخی کے متعلق کوئی (صحیح) روای۔ت ہے۔ لہذا آپ ان ۔قابل اعتماد روای۔ت کی طرف ذرہ بھی التفات نہ کریں''

حضرت مسروق سے روای۔ت ہے کہ ہم نے حضرت عبداللہ سے اس آی۔ت کے ۔رے میں سوال کیا جنہیں اللہ کے راستہ میں قتل کیا جائے انہیں مردہ گمان نہ کرو بلکہ وہ زن۔ہ ہیں اپنے رب کے پ۔اس سے رزق دیئے جاتے ہیں تو انہوں نے کہا ہم نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ۔رے میں سوال کیا تھا تو آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی روحیں سرسبز پ ں کے جوف میں ہوتی ہیں ان کے لئے ایسی قندیلیں ہیں جو عرش کے ساتھ ٹ ہوئی ہیں اور وہ روحیں . ۔ میں پھرتی رہتی ہیں جہاں چاہیں پھر انہیں قند ں میں واپس آ جاتی ہیں ان کا رب ان کی طرف مطلع ہو کر فرما ہے:

''کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے وہ عرض کرتے ہیں ہم کس چیز کی خواہش کریں حالا ہم جہاں چاہتے ہیں . ۔ میں پھرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے اس طرح تین مرتبہ فرما ہے . . وہ دیکھتے ہیں کہ انہیں کوئی چیز مانگے بغیر نہیں چھوڑا جائے گا تو وہ عرض کرتے ہیں اے رب ہم چاہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری روحیں ہمارے جسموں میں لوٹ دیں یہاں کہ ہم تیرے راستہ میں دوسری مرتبہ قتل کئے جا . . اللہ دیکھتا ہے کہ انہیں اب کوئی ضرورت نہیں تو انہیں چھوڑ دیا جا ہے۔''

①⑧⑧⑦

. عات سے بچ جاؤ

معلوم ہوا کہ شعبان کی پندرہ ریخ (ش . اء ت) کو قبرستان جا، ساری رات مخصوص عبادت میں مشغول رہنا، پ اغاں کر، قبروں اور گھروں کی خاص اس دن کے

لیے ۔ پئی کر ۔ ،آتش ۔ زی کر ۔ اور روحوں کی آمد کا عقیدہ رکھنا ۔ ۔ طل اور بے : ۔ د ہے ان تمام چیزوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی اس سلسلے میں کوئی صریح صحیح حدی ۔ ث موجود ہے ۔اس رات کی فضیلت کے سلسلے میں وارد ہونے والی تمام روایت ضعیف، موضوع اور من گھڑت ہیں ۔اس کے ۔ وجوداَ کوئی ثواب کی سے اس رات مذکورہ ۔ لا افعال میں سے کچھ کرتا ہے تو وہ ۔ ۔ کا مرتکب ہے اور ۔ عتی کا دین میں کچھ حصہ نہیں :

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

'' (دین میں) ہر ا دکردہ کام ۔ ۔ ہے اور ہر ۔ ۔ گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہوتی ہے''

صحیح جامع الصغیر(١٣٥٣)وابو داؤد(٤٦٠٧) والنسائی (١٥٧٨)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

'' جو یہاں (یعنی مدینہ میں) کوئی ۔ ۔ جاری کرے گا اس پ اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام ا نوں کی لعنت ہے''

کچھ لوگ اپنی سمجھ کے مطابق ا کام شروع کرتے ہیں اور پھر اسے بطور عبادت وثواب سمجھ کر اس کی ۔ ویج شروع کر دیتے ہیں حالا ثواب والا عمل وہی ہے جس کی رسول اللہ ﷺ نے تصدیق فرمائی ہو اللہ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ کتنے ہی ایسے لوگ

ہیں جو خسارے میں ہیں اور ان کے دنیوی زندگی کے تمام کام بے کار ہیں حالانکہ ان کا خیال ہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم کو نبی کی پیروی اور بدعت سے بچنے کی توفیق فرمائے۔ آمین

زکوٰۃ و صدقہ فطر

ارشاد ری تعالیٰ ہے کہ

''جو لوگ مال میں جو اللہ نے اپنے فضل سے اُن کو فرما یہ ہے بخل کرتے ہیں وہ اُس بخل کو اپنے حق میں اچھا نہ سمجھیں (وہ اچھا نہیں) بلکہ اُن کیلئے بُرا ہے، وہ جس مال میں بخل کرتے ہیں قیامت کے دن اسکا طوق بنا کر اُن کی دنوں میں ڈالا جائے گا۔''

تمہیدی کلمات:

لغت میں زکوٰۃ کے معنی پ ک ہو ، بڑھنا، نشو و پ اور اصطلاح میں زکوٰۃ سے مراد کہ سال ر نے پ ہر صاحبِ ب مسلمان اپنے مال میں سے شریعت کی مقرر کی ہوئی مقدار کے مطابق زکوٰۃ نکالے اور مستحق لوگوں میں دے دے۔ زکوٰۃ مال پ ک کرتی ہے اور اللہ اپنے فضل سے اس میں خیر و ت فرما تا ہے اور آ ت میں بھی ا. و ثواب سے نواز تا ہے۔

اس مقام پ ہم زکوٰۃ کے متعلق تین چیزیں بیان کریں گے۔

۱.....زکوۃ دینے کے فوائد

۲.....زکوۃ نہ دینے کے نقصانات

۳.....زکوۃ کے چند اہم مسائل

زکوۃ کی ادائیگی کے چند فوائد

جنت میں لے جانے والا عمل ہے

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ یہ سن کر لوگوں نے کہا کہ یہ آخر کیا چاہتا ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو بہت اہم ضرورت ہے (تو یہ رکھو) اللہ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ، نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دیہاتی کو جنت میں داخلے کا یہ فارمولا بتایا تو اس نے کہا:

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں ان عملوں پ کوئی زیدتی نہیں کروں گا۔ . وہ پیٹھ پھیر ۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اَ کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہتا ہے جو . ۔ والوں میں سے ہوتو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔''

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع میں خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ فرمارہے تھے کہ

''اپنے رب سے ڈرو، پنج زیں ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوۃ ادا کرو اور امیر کی اطا ۔ کروتم اپنے رب کی . ۔ میں داخل ہو جاؤ گے۔''

زکوۃ وخیرات مال اور ا. وثواب میں اضافے کا. ہے

ارشاد . ری تعالیٰ ہے کہ

''اور جوتم زکوٰۃ دیتے ہو اور اس سے اللہ کی رضامندی طلب کرتے ہوتو (وہ موجبِ . ۔ ہے اور) ایسے ہی لوگ (اپنے مال کو) دوچند کرنے والے

ہیں۔''

صدقہ وزکوۃ سے مال میں کمی واقع نہیں ہوتی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''صدقہ کسی مال کو کم نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے کی وجہ سے بندے کی عزت ہی بڑھاتا ہے اور جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے لیے جھکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بلند کر دیتے ہیں۔''

حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''تین باتوں پر میں قسم اٹھاتا ہوں اور میں تمھیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں اسے یاد کر لو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقے سے بندے کے مال میں کمی نہیں آتی اور جس بندے پر بھی ظلم کیا گیا اور اس نے صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اسے عزت وشرف میں مزید بڑھا دیں گے اور جس بندے نے بھی سوال کا دروازہ کھولا تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیں گے۔''

زکوۃ مال کا شر ختم کر دیتی ہے

حضرت جا. رضی اللہ عنہ سے روا۔ ہے کہ

''ا۔ آدمی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے بتایئے ا آدمی اپنے مال کی زکوۃ ادا کرے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔: جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دی تو یقیناً اس سے اس (مال) کا شر ۔''

مستدرک حاکم کی روا۔ میں یہ الفاظ ہیں:

''. تو اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دے تو یقیناً تو نے خود سے اس کا شر دور کر دی۔''

زکوۃ اموال کی حفاظت کا. ہے

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روا۔ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''زکوۃ کے ذریعے اپنے اموال محفوظ کرو۔''

زکوۃ ادا کرنے والا صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

''قضاعہ قبیلے کا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا، بلاشبہ میں نے یہ شہادت دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں نے پنجوں زیں ادا کیں اور رمضان کے روزے رکھے اور اس کا قیام کیا اور زکوۃ ادا کی۔ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسی عمل پر فوت ہوا وہ صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔''

زکوۃ وخیرات گناہوں کا کفارہ ہے

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فتنہ سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث آپ لوگوں میں کس کو یاد ہے؟ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا میں اس طرح یاد رکھتا ہوں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بیان فرمایا تھا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں اس کے بیان پر جرأت ہے۔ اچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟ میں نے کہا کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا) ان کی آزمائش (فتنہ) اس کے خاندان اولاد اور پڑوسیوں میں ہوتی ہے اور نماز، صدقہ اور اچھی باتوں کے لیے لوگوں کو حکم کرنا اور بری باتوں سے منع کرنا اس فتنے کا کفارہ بن جاتی ہیں۔''

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''صدقہ خطاء کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو مٹا دیتا ہے۔''

صدقہ وخیرات سے رب کا غضب ختم ہو جاتا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بلاشبہ صدقہ پروردگار کا غضب ختم کر دیتا ہے۔''

صدقہ روز قیامت مومن پہ سایہ کرے گا

مرثد بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا:

''بلاشبہ روز قیامت مومن پہ اس کا صدقہ سایہ کرے گا۔''

زکوۃ نہ دینے کے نقصانات

زکوۃ ادا نہ کرنے والے کو اس کے مال کا طوق پہنایا جائے گا

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

''جو لوگ مال میں جو اللہ نے اپنے فضل سے اُن کو فرمایا ہے بخل کرتے ہیں وہ اُس بخل کو اپنے حق میں اچھا نہ سمجھیں (وہ اچھا نہیں) بلکہ اُن کیلئے بُرا ہے، وہ جس مال میں بخل کرتے ہیں قیامت کے دن اسکا طوق بنا کر اُن کی دنوں میں ڈالا جائے گا۔''

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’جسے اللہ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ نہیں ادا کی تو قیامت کے دن اس کا مال نہایت زہریلے گنجے سانپ کی شکل اختیار کر لے گا۔ اس کی آنکھوں کے پاس دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ جیسے سانپ کے ہوتے ہیں پھر وہ سانپ اس کے دونوں جبڑوں سے اسے پکڑ لے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال اور خزانہ ہوں۔‘‘

مانع زکوۃ کو روز قیامت اسی کے خزانے سے داغا جائے گا

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

’’اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کے رستے میں خرچ نہیں کرتے ان کو اس دن کے عذابِ الیم کی خوشی سنا دو۔۳۴۔ جس دن وہ مال دوزخ کی آگ میں (خوب) گرم کیا جائے گا پھر اس سے ان (بخیلوں) کی پیشانیں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا) یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا سو جو تم جمع کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو۔‘‘

زکوۃ روکنے علامت کفر وشرک اور موجب ہلاکت ہے

ارشاد ری تعالیٰ ہے کہ

''اور مشرکوں پ افسوس ہے۔ جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آ ت کے بھی قائل نہیں۔''

زکوۃ ادا نہ کرنے والے ملعون ہیں

مسروق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''سود کھانے والا، اس کا کھلانے والا، اس کے دونوں گواہ جبکہ انھیں اس کا علم ہو، ل گو ھنے والی، ل گندوانے والی اور صدقہ وزکوۃ کو ادائیگی میں ٹ ل مٹول کرنے والا..... ز ن محمد کے مطابق روز قیامت ملعون ہوں گے۔''

زکوۃ روکنے والوں کے لیے جہنم کی وعید سنائی گئی ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''زکوۃ ادا نہ کرنے والا روز قیامت آگ میں ہوگا۔''

زکوۃ ادا نہ کرنے والوں کو قحط سالی میں مبتلا کر دیا جاتا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جن لوگوں نے اپنے اموال کی زکوۃ روک لی ان کے لیے آسمان سے بارش روک دی گئی۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جنھوں نے زکوۃ روک لی ان سے بارش روک دی گئی۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''زکوۃ روکنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ قحط سالی سے دوچار کر دیتے ہیں۔''

زکوۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف قتال کیا جائے گا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد زکوۃ کا انکار کرنے والوں کا کہنا تھا کہ زکوۃ کا صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی خاص تھا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

کہ

’’ اُن کے مال میں سے زکوٰۃ قبول کرلو کہ اس سے تم اُن کو (ظاہر میں بھی) پ ک اور (.طن میں بھی) پ کیزہ کرتے ہو اور اُن کے حق میں دعائے خیر کرو کہ تمہاری دعا اُن کیلئے موجبِ تسکین ہے ۔‘‘

اورتطہیر، ت کیہ اور دعا جو پیغمبر کو حاصل ہے وہ کسی اور کو نہیں۔لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کی اس دوراز کار ت ویل کی ت دی کی اور ان کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔

اسی طرح بہز بن حکیم عن ابیہ عن . ہ روای ت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمای:

’’جو شخص حصول ثواب کی سے زکوۃ ادا کرے گا س کو اس کا ثواب ملے گا اور جس نے زکوۃ روک لی تو ہم ز. دستی وصول کریں گے اور اس کا مزی کچھ مال بھی (. مانے کے طور پ ضبط کرلیں گے)۔‘‘

زکوہ کے چند اہم مسائل

زکوٰۃ کے وجوب کی شرائط

1 **مسلمان ہو:** غیر مسلم پ زکوٰۃ وا. نہیں ہے۔

2 **ب کا مالک ہو:** یعنی اتنے مال واسباب کا مالک ہو جس پ شریعت نے زکوٰۃ

وا. قراردی ہے۔

3 **عاقل ہو**: یعنی ا ن عقل مند ہو اور جو عقل اور سمجھ سے محروم ہو، دیوانہ اور مجنون ہو اس پ زکوٰۃ وا. نہیں ہے۔

4 **بالغ ہو**: زکوٰۃ کے وجوب کی ا شرط .لغ ہو بھی ہے اس لیے .لغ پ زکوٰۃ وا. نہیں ہے۔

5 **مقروض نہ ہو**: کسی شخص کے پ س بقدر ب مال ہے لیکن اس پ دوسروں کا قرضہ بھی ہے تو اس پ زکوٰۃ وا. نہ ہوگی۔ البتہ اَ قرض کی مقدار منہا کرنے کے بعد بھی بقدر ب مال .قی رہے تو اس صورت میں .قی مال میں زکوٰۃ وا. ہوگی۔

6 **مال پ پورا سال َ ر**: بقدر ب مال کا مالک ہونے کے ساتھ ہی زکوٰۃ وا. نہیں ہو جاتی بلکہ اس پ ا پورا سال َ رنے کے بعد زکوٰۃ وا. ہوتی ہے۔

7 **ب کا ضرورت اصلیہ سے زائ ہو**: وجوب زکوٰۃ کے لیے ا شرط یہ بھی ہے کہ آدمی کے پ س جو مال ہے وہ اس کی :ی ضروریت سے زائ ہو۔ جیسے کھا :ی، لباس، رہنے کا مکان، پیشہ ور آدمی کے اوزار اور مشینیں وغیرہ، سواری کا گھوڑا، سائیکل، موٹ سائیکل وغیرہ اور گھرداری کا سامان یہ ساری چیزیں ضرورت اصلیہ میں شمار ہوں گی اور ان پ زکوٰۃ وا. نہ ہوگی۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کے صحیح ہونے کی شرائط

زکوٰۃ صحیح طور پ ادا ہونے کی چند شرائط ہیں۔ یہ شرائط موجود ہوں تو زکوٰۃ ادا ہوگی ورنہ نہیں۔

1 **مسلمان ہو**: زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ زکوٰۃ دینے والا مسلمان ہو اَ کوئی غیر مسلم زکوٰۃ ادا کرے گا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

2زکوٰۃ ادا کرنے کی کر: یعنی زکوٰۃ نکالتے وقت ۔ مستحق کو دیتے وقت یہ اورارادہ ضروری ہے کہ زکوٰۃ دی جارہی ہے لیکن جسے دی جارہی ہے اسے بتا· ضروری نہیں ہے۔

3مالک بنا·: زکوٰۃ ادا کرتے وقت، زکوٰۃ ۔ ' والے کو اس کا مالک بنا· ۔

4 مقررہ مدّوں میں ' چ کر·: زکوٰۃ صرف ان مدّوں میں ' چ کی جائے جو قرآن میں بیان کی گئی ہیں۔ان کے سوا کسی دوسری مدّ میں زکوٰۃ ' چ کی گئی تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

سونے چا· ی اور زیورات کی زکوٰۃ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما·:

''. . تیرے پ س دوسو (۲۰۰) درہم ہوں اور ان پ پورا سال ' ر جائے تو ان میں پ نچ درہم زکوٰۃ ہے اور . . تیرے پ س بیس (۲۰) دینار نہ ہوں ۔ ان پ پورا سال نہ ' را ہو تو تجھ پ کوئی چیز نہیں، . . بیس دینار ہوں تو نصف دینار زکوٰۃ ہے اور جو اس سے ز ید ہ (سو· ۔ چا· ی) ہوگا تو اسی حساب سے زکوٰۃ ہوگی یعنی ان میں سے بھی چالیسواں حصہ نکال لیا جائے گا۔خواہ ا ۔ درہم ۔ ا ۔ دینار ہی ز ید ہ ہوا ہو۔''

فا ' ہ:

موجودہ وزن کے مطابق بیس دینار ساڑھے سات (۵۰:۷) تولے یعنی ستاسی (۸۷) ' ام اور دوسو درہم ساڑھے . ون (۵۰:۵۲) تولے یعنی چھ سو . رہ (۶۱۲) ' ام کے . ا. ہے۔معلوم ہوا کہ سو· ا ' ساڑھے سات تولہ سے کم ہو تو کوئی زکوٰۃ نہیں ا ' اس

سے زیادہ ہے تو چالیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے۔ اور اگر کسی کے پاس سونا ساڑھے سات تولہ یا اس سے زیادہ ہو تو زکوٰۃ دیتے وقت فی تولہ سونے کی قیمت معلوم کر لی جائے اور جتنی رقم ہو اس میں سے اڑھائی فیصد (فی ہزار ۲۵ روپے) کے حساب سے زکوٰۃ ادا کر دے۔ اسی طرح چاندی اگر ساڑھے باون تولہ سے کم ہے تو زکوٰۃ نہیں اتنی یا زیادہ ہے تو چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ روپوں کی صورت میں بھی اڑھائی فیصد ادا کرنا ہوگی۔

موجودہ کاغذی کرنسی کی زکوٰۃ

عہد رسالت میں سونا، چاندی ہی کرنسی تھی۔ کہ عصر حاضر میں کاغذی روپے بطور کرنسی استعمال ہوتے ہیں۔ لہٰذا روپے کی تمام مالیت کو چاندی کے اعتبار سے زکوٰۃ ادا کریں گے کیونکہ اس سے غرباء و مساکین کو زیادہ نفع ہوتا ہے یعنی جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس سے زیادہ کے برابر رقم موجود ہے اس پر اڑھائی فیصد زکوٰۃ واجب ہے۔

مالِ تجارت کی زکوٰۃ

آلات تجارت پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔ کہ سامانِ تجارت پر زکوٰۃ ہے۔ جس کے نکالنے کا طریقہ یہ ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے والے کو چاہیے کہ اس کے پاس جتنا بھی سامانِ تجارت موجود ہے اس کی قیمت لگا لے پھر اپنی نقدی کو اس میں جمع کر لے۔ اگر کسی کو کچھ بطور قرض دی ہو اور اس کے ملنے کی بھی امید ہو تو اسے بھی شمار کر لے اور اگر کسی کا قرض دینا ہو تو بقدر قرض رقم الگ کرے پھر جو باقی ہو اس میں سے اڑھائی فیصد کے حساب سے (۴۰واں) حصہ زکوٰۃ ادا کر دے۔

جانوروں کی زکوٰۃ

دوسرے اموال کی طرح جانوروں پ بھی زکوٰۃ وا. . ہے جو ان کی زکاۃ نہیں دیتا روز قیامت یہ جانور اس کو اپنے پ وں تلے رو یں گے اور اپنے سینگوں سے اسے ماریں گے۔

وہ جانور جن پ زکوٰۃ ہے وہ اونٹ ، گائے ،بھینس اور بکری، بھیڑاور دنبہ ہیں۔مویشیوں میں زکوٰۃ کی دوشرطیں ہیں۔

ا.... ب کو پہنچنے کے بعد سال ر جائے۔

۲....سال کا اکثر حصہ ان کی پ ورش جنگلوں، پہاڑوں،صحراوں اور سبزے کے میدانوں میں پ نے سے ہوتی ہو۔ اَ ان کی پ ورش چارہ ڈال کر ہوتی ہو تو ان پ زکوٰۃ نہیں۔ہاں اَ یہ جانور بطور تجارت استعمال ہوتے ہوں تو ہر سال ان کی قیمت کا ا ازہ کر کے اڑھائی فیصد زکاۃ ادا کی جائے گی۔یہی طر جانوروں کے فارموں وغیرہ کی زکاۃ کا ہوگا۔نیز گھوڑوں ،گدھوں اور خچروں ..وغیرہ میں زکاۃ نہیں ہے۔

او ں کی زکوٰۃ

پ نچ سے کم او ں میں زکاۃ نہیں ہے۔پ نچ سے نو او ں - ایک بکری زکاۃ ہے۔ اسی طرح دس سے چودہ - دو بکریں۔پندرہ سے ا - تین بکریں۔اور بیس سے چوبیس او ں - چار بکریں زکاۃ میں لی جا گی۔

۲۵ سے ۳۵ او ں - (ایک سالہ اونٹنی)

۳۶ سے ۴۵ او ں - دوسالہ اونٹنی

۴۶ سے ۶۰ - تین سالہ اونٹنی

۶۱ سے ۷۵ او ں۔ چار سالہ اونٹ

۷۶ سے ۹۰ او ں۔ دو اونٹنیاں دو سالہ

۹۱ سے ۱۲۰۔ دو اونٹنیاں تین سالہ

۱۲۰ سے آگے ہر چالیس میں ایک اونٹ دو سالہ اور ہر پچاس میں ایک تین سالہ اونٹ زکاۃ ہوگی۔

گائے کی زکوٰۃ

تیس سے کم گایوں میں زکاۃ نہیں۔اور ہر تیس گایوں میں سے ایک تبیع یا تبیعہ (ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی جو دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو) اور ہر چالیس گایوں میں سے ایک مُسِنّہ (دو سال سے زیادہ کا مادہ جس کا سامنے کا دانت چکا ہو) زکاۃ ہے۔

بکریوں کی زکوٰۃ

چالیس سے کم بکریوں میں زکاۃ نہیں ہے۔ چالیس سے ایک سو بیس تک ایک بکری ہے۔ایک سو بیس سے دو سو تک دو بکریاں ہیں، دو سو ایک سے تین سو تک تین بکریاں ہیں، اس کے بعد ہر سو پر ایک بکری زکاۃ پڑے گی۔

گندم، چاول، کپاس..... وغیرہ میں (زکوٰۃ)

زمین پیداوار میں سے زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے اسے کہتے ہیں۔اس کا نصاب پانچ وسق ہے، وسق کے وزن میں اختلاف ہے۔۱۔صغیر کے علماء وسق کا وزن بیس من کہتے ہیں۔۲۔حافظ محمد گوندلوی صاحب پندرہ من تیس کلو کہتے ہیں۔۳۔استاد محترم حافظ

عبد السلام بھٹوی صا . فرماتے ہیں کہ احتیاط اسی میں ہے کہ . . کوئی جنس پندرہ من کو پہنچ جائے تو اس میں سے ادا کیا جائے۔ یعنی ۱۵ من سے بیسواں حصہ . . بیس من سے تجاوز کر جائے تو ہر بیس من پ ا یـ من ادا کیا جائے گا۔

گندم، کپاس، چاول، َ. ،مکئی،سورج موکھی، چنے،سرسوں، دالیں.....وغیرہ اَ (۱۵ من) سے کم ہیں تو نہیں اَ زیدہ ہے تو وا. . ہے۔

اَ زمین . رانی ہے یعنی . رش، قدرتی چشموں وغیرہ سے سیراب ہوتی ہے۔ اور اس پ کچھ چ نہیں ہو تو اس کی پیداوار سے دسواں حصہ ( ) ادا کیا جائے۔ اَ زمین غیر . رانی ہے یعنی نہری ہے جس کی سیرابی پ آبیانہ وغیرہ کی صورت میں ا اجات . داشـ کرنے پڑتے ہیں ۔ ٹیوب ویل کے ذریعے سے اسے سیراب کیا جاتـ ہے تو اس سے نصف (بیسواں حصہ یعنی بیس من میں سے ا یـ من) ادا کیا جائے گا اس کی ۔ یـ داس حدیـ ث پ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایـ:

''اُس پیداوار میں جسے آسمان (یعنی . رش) یـ (قدرتی) چشمے سیراب کریں یـ وہ زمین نمی والی ہو (یعنی نہر اور دریـ کے ساتھ ہونے کی وجہ سے اس میں اتنی نمی رہی ہو کہ اسے پ نی دینے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے) (دسواں حصہ) ہے اور جسے ڈال (یـ ٹیوب ویل وغیرہ) سے سیراب کیا جائے۔ اس میں نصف (۲۰ واں حصہ) ہے۔''

صدقۃ الفطر (فطرانہ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کو اس لیے فرض کیا ہے تـ کہ روزہ دار (دورانِ روزہ کی ہوئی) لغو اور فحش حرکات سے پ ک ہو جائے اور مساکین کو کھانے کا سامان مل سکے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے غلام، آزاد، مرد، عورت، بچے، بوڑھے . پ صدقہ فطر فرض کیا ہے۔ ا۔ صاع (تقریباً اڑھائی کلو) کھجوروں سے ا۔ صاع جو سے اور اس کے متعلق حکم د۔ ہے کہ یہ فطرانہ زِعید کے لیے ' ' سے پہلے ادا کر د۔ جائے۔''

نوٹ: فطرانہ موجودہ خوراک گندم، چاول..... وغیرہ سے ا۔ صاع (تقریباً اڑھائی کلو۔ دوکلو۱۰۰ ام) ہے جو گھر کے تمام افراد پ فرض ہے۔ بہتر یہی ہے کہ فطرانہ میں جنس دی جائے نہیں تو اس کے مطابق قیمت دے دی جائے۔

زکوٰۃ، ،صدقات وخیرات دینے کی جگہیں

زکوٰۃ، ،صدقہ فطر..... وغیرہ کہاں ' چ کیے جائے۔ اور یہ کن کن پ ' چ کیے جا ' ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آٹھ مصارف ذکر کیے ہیں۔ ارشاد ۔ری تعالیٰ ہے:

''صدقات (زکوٰۃ، ...) فقیروں کے لیے ہیں اور مسکینوں کے لیے، اور ان کے وصول کرنے والوں کے لیے اور ان کے لیے جن کے دلوں میں الفت ڈالنا مقصود ہو اور َ دن چھڑانے میں، قرض داروں کے لیے، اور اللہ کی راہ (جہاد فی سبیل اللہ) میں اور مسافروں کے لیے، فرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ علم وحکمت والا ہے۔''

ا۔فقراء:۲۔مساکین

فقراء و مساکین میں وہ تمام لوگ شامل ہیں جن کے مسائل زیادہ اور وسائل کم ہوں مثلاً محتاج، کثیر العیال، اپاہج، معذور، دائمی مریض، زلزلہ وسیلاب سے متاثر، کسی حادثہ کے شکار لوگ..... وغیرہ۔ علاوہ ازیں اس ضمن میں علوم دینیہ سے تعلق رکھنے والے طلباء و علماء جو متعفف ذہن رکھتے ہوں بھی شامل ہیں جیسا کہ (سورۃ البقرہ:۲۷۳) اور صحیح بخاری (۴۵۳۹) میں وضاحت موجود ہے۔

۳۔ عاملین

سرکاری اہل کار، جماعتی کارکن جو زکوٰۃ وصدقات کی وصولی پر مامور ہوں اگرچہ وہ خود غنی ہی کیوں نہ ہوں۔

۴۔ مؤلفۃ القلوب

تالیف قلب (دل جوئی) کے لیے کسی کو کچھ دینا یعنی جو اسلام کی طرف مائل ہو اسے کچھ دینا تاکہ مکمل اسلام میں داخل ہو جائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو ایک بکروں کا ریوڑ دے دیا تھا۔

۵۔ فک رقاب

غلاموں و قیدیوں کو آزاد کروانے میں خرچ کرنا

۶۔ غارمین

مقروض شخص یا کسی چٹی کا شکار آدمی کو بھی زکوٰۃ وغیرہ دی جا سکتی ہے۔

۷۔ فی سبیل اللہ

اس مصرف میں وہ تمام افراد شامل ہیں جو ہر طرح سے جہاد و قتال کے عمل میں مصروف ہوں۔ وہ ..... غنی بھی ہوں تب بھی ان پر مالِ زکوٰۃ صرف کرنا جائز ہے۔ اسی طرح سامانِ حرب و ضرب خریدنے کے

لیے قومی دفاعی فنڈ میں زکوٰۃ و کا مال دینا بھی جائز ہے۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے سہل بن ابی حثمہ کے قتل کے سلسلہ میں فتنہ و فساد کو ختم کرنے کے لیے زکوٰۃ کے سو اونٹ چ کیے تھے۔

بعض ''فی سبیل اللہ'' سے عموم مراد یتے ہیں کہ تمام وہ نیکی کے کام جن میں اللہ کی رضا ہو اس لفظ کے مفہوم میں داخل ہیں۔ نیز حج کے لیے کسی کو زکوٰۃ کی رقم دی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ ابو لاس رضی اللہ عنہ سے معلقاً منقول ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے سفر حج کے لیے زکوٰۃ سے اونٹ فرمائے۔

۸۔ ابن السبیل (مسافر)

اَ کوئی مسافر دوران سفر امداد کا مستحق ہو یہ ہو تو خواہ وہ اپنے گھر اور وطن میں صا حیثیت ہی کیوں نہ ہو زکوٰۃ کی رقم سے اس کی امداد کی جائے گی۔

وہ لوگ جنہیں زکوٰۃ نہیں دینی چاہئے

سات قسم کے لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ ان کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

1..... ماں. پ کو اوپ یتہ یعنی دادا، دادی، ..، نی اور پھر ان کے ماں. پ کو اوپ یتہ۔

2..... اولاد کو نیچے یتہ: یعنی یٹ، بیٹی۔ ان کی اولاد پوتہ، پوتی، نواسہ، نواسی..... نیچے یتہ۔

3 ..... اپنے شوہر کو۔ لیکن اَ شوہر زکاۃ کے مصارف میں آتہ ہو تو بیوی اپنے ذاتی مال سے زکاۃ دے سکتی ہے۔ حدیث میں آتہ ہے کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سید ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، وہ رسول اللہ ﷺ کے گھر تشریف لا ، اجازت ملنے پ رسول اللہ ﷺ کے پس جا کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آج آپ نے صدقہ کا حکم دیتھا، اور میرے پس بھی کچھ زیور ہے جسے میں صدقہ کرنا چاہتی تھی۔ (میرے شوہر) ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کا یہ خیال ہے کہ وہ اور ان کی اولاد اس صدقہ کے ان (مساکین) سے زیادہ مستحق ہیں جن پر میں صدقہ کروں گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ٹھیک کہا ہے۔ تیرا شوہر اور اس کی اولاد تیرے صدقے کی زیادہ مستحق ہے۔''

4.....اپنی بیوی کو۔5.....بنو ہاشم کو۔6.....غیر مسلم کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔

7.....صاحب آدمی کو بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

چند اور مسائل

① صاحب سال مکمل ہونے سے پہلے پیشگی زکوٰۃ بھی دے سکتا ہے۔

② گھر اور فیکٹری میں کام کاج کرنے والے افراد کو حکومت کے معاوضے اور تنخواہ میں زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے، ہاں فقیر و مسکین ہے تو الگ سے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

③ زکوٰۃ ادا کرتے وقت یہ ضروری نہیں کہ مستحق کو بتایا جائے کہ یہ زکوٰۃ ہے۔

④ زکوٰۃ ادا کرنے والے کو اختیار ہے چاہے وہ چیز ادا کرے جس پر زکوٰۃ واجب ہوئی ہے یا اس کی قیمت ادا کرے ہر حال میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

⑤ جن رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے ان کو زکوٰۃ دینے کا دوہرا اجر ہے ایک زکوٰۃ دینے کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔

6 رمضان المبارک نیکیوں کی بہار کا مہینہ ہے اور اس میں ہر عبادت کا اجر بہت زیادہ ہے۔ اس لیے ماہِ رمضان میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے لیکن واجب نہیں ہے۔

7 سونا چاندی کسی بھی شکل میں ہو اس کی زکوٰۃ واجب ہے خواہ وہ عورت کے استعمال کا زیور ہی کیوں نہ ہو۔

نیکی اور اسکے فوائد

ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

''یقیناً جو لوگ ایمان لا اور نیک عمل کریں تو ہم کسی نیک عمل کرنے والے کا ثواب ضائع نہیں کرتے۔ان (نیکی کرنے والوں) کیلئے ہمیشگی کی جنتیں ہیں،ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی،وہاں یہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز رنگ کے نرم و باریک اور موٹے ریشم کے لباس پہنیں گے۔وہاں یہ تختوں کے اوپر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے۔کیا خوب بدلہ ہے،اور کس قدر عمدہ آرام گاہ ہے۔''

تمہیدی کلمات:

نیکی اور بدی دو متضاد چیزیں ہیں نیکی کرنے سے یقیناً اجر وثواب ملتا ہے اور بدی کا وبال جان پر ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو نیکی کرنے کا حکم دیا ہے نیکی کیا ہے..؟ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں کیا ہوا ہر کام نیکی ہے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور بدی کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''نیکی حسن سلوک کو کہتے ہیں اور بدی وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکتا ہے اور اس کا لوگوں کو معلوم ہونا تمہیں برا لگتا ہے۔''

نیکی کا اجر وثواب اللہ کے ہاں خلوص کے اعتبار سے ہے بسا اوقات ایک نیکی پر ایک بسا اوقات ایک نیکی پر دس اور اس سے بڑھ جائے تو ایک نیکی پر سات سو بلکہ اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ فرما دیتے ہیں۔ارشاد باری ہے:

﴿مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا﴾

''جو شخص نیکی لائے گا اسے اس سے بہتر ملے گا۔''

﴿مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾

''جو شخص نیک کام کرے گا اس کو اس کا دس گنا (زیادہ سے زیادہ) ملے گا۔''

اس مقام پر نیکیوں کے چند دنیوی اور اخروی فوائد کا ذکر کیا جائے گا تاکہ آدمی زیادہ سے زیادہ نیکیاں کر کے اللہ کے ہاں معزز بن سکے۔

نیکی کرنے میں خود انہی کا فائدہ ہے،ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنْ أَحْسَنتُمْ أَحْسَنتُمْ لِأَنفُسِكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا﴾

''اگر تم نے اچھے کام کیے تو خود اپنے ہی فائدہ کیلئے (کرو گے) اور اگر تم نے برائیاں کیں تو اپنے ہی لیے (نقصان کرو گے)۔''

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحاً فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ اسَاء فَعَلَيْهَا وَمَا رَبكَ بِظَلامٍ لِلْعَبِيْدِ﴾

''جوشخص نیک کام کرے گا وہ اپنے نفع کیلئے (کرے گا)اور جو ا کام کرے گا اس کا و ل بھی اسی پ ہے۔اور آپ کا رب بندوں پ ظلم کرنے والانہیں ہے۔''

نیکیوں کے چند ا فوائ

ا.....نیکی کرنے والوں کو اللہ کی رحمت حاصل ہوتی ہے

جیسا کہ ارشاد ری تعالیٰ ہے:

﴿اِن رَحْمَةَ اللهِ قَرِيْبٌ منَ الْمُحْسِنِيْن﴾

''بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے ''د ی ہے۔''

نیکی کرنے والوں کا ا ضائع نہ ہوگا

ارشاد ری ہے:

﴿إِن اللهَ لاَ يُضِيْعُ اجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾

''بیشک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کے ا ضائع نہیں کرتے۔''

۳.....نیکی کرنے والوں سے د اور آ ت میں نیک سلوک ہوگا

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

﴿لِلذِيْنَ احْسَنُواْ فِيْ هَذِهِ الدنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الآخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتقِيْنَ○ جَنَاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِيْ مِن تَحْتِهَا الانْهَارُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآؤُونَ كَذَلِكَ يَجْزِيْ اللّهُ الْمُتقِيْن﴾

''جن لوگوں نے بھلائی کی ان لوگوں کیلئے اس د میں (بھی) بھلائی ہے،اور یقیناً آ ت کا گھر تو بہت ہی بہتر ہے،اور وہ کیا ہی خوب پ ہیزگاروں کا گھر ہے(وہاں)ہمیشگی والے . غات ہیں جہاں وہ جا گے اور جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ،جو کچھ یہ طلب کریں گے وہاں ان کیلئے موجود ہوگا۔ پ ہیزگاروں کو اللہ تعالیٰ اسی طرح . لے فرما ہے۔''

﴿وَلِلهِ مَا فِیْ السمَاوَاتِ وَمَا فِیْ الْاَرْضِ لِیَجْزِیَ الذِیْنَ اسَاؤُوا بِمَا عَمِلُوا وَیَجْزِیَ الذِیْنَ احْسَنُوا بِالْحُسْنَی﴾

''اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے کہ اللہ تعالیٰ . ے عمل کرنے والوں کو ان کے اعمال کا . لہ دے اور نیک کام کرنے والوں کو اچھا . لہ عنا ۔ فرمائے۔''

۴.....نیکی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

﴿وَانفِقُواْ فِیْ سَبِیْلِ اللّهِ وَلاَ تُلْقُواْ بِاَیْدِیْکُمْ إِلَی التهْلُکَةِ وَاَحْسِنُوَاْ إِن اللّهَ یُحِب الْمُحْسِنِیْنَ﴾

''اللہ تعالیٰ کی راہ میں چ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلا میں نہ پ ڑو اور احسان کیا کرو۔اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دو ر ت ہے۔''

﴿إِن اللّهَ مَعَ الذِیْنَ اتقَواْ والذِیْنَ هُم محْسِنُون﴾

''یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ پ ہیزگاروں اور نیک کاروں کے ساتھ ہے۔''

﴿وَمَن یَقْتَرِفْ حَسَنَةً نزِدْ لَهُ فِیهَا حُسْناً إِن اللهَ غَفُورٌ شَکُورٌ﴾

''جو شخص نیکی کرے ہم اس کیلئے اس کی نیکی میں اور حسن بڑھا دیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا (اور) بہت قدردان ہے۔''

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿

(. ۔ ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو) غصہ پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہیں۔

۵.....نیکی ۔ ہوں کو مٹا دیتی ہے

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَقِمِ الصلاَةَ طَرَفَيِ النهَارِ وَزُلَفاً منَ اللَيْلِ إِن الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السيئَاتِ ﴾

''دن کے دونوں سروں (یعنی صبح وشام) میں ز قائم رکھ اور رات کی کئی ساعتوں میں بھی، یقیناً نیکیاں . ائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔''

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''(اے ابوذر رضی اللہ عنہ!) تو جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتا رہ اور اگر خطا ہو جائے تو فوراً نیکی کر وہ اس کو ختم کر دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ مل''۔

٦.....نیک لوگ ہی . ۔ اور پ کیزہ ز ٔ گی حاصل کریں گے

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحاً من ذَكَرٍ اوْ انثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَهُ حَيَاةً طَيبَةً وَلَنَجْزِيَنَهُمْ اجْرَهُم بِاحْسَنِ مَا كَانُواْ يَعْمَلُون﴾

''جوشخص نیک عمل کرے مرد ہو یعورت،لیکن . لایمان ہوتو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر ز ٔ گی فرما گے اور ان کے نیک اعمال کا بہتر . لہ بھی انہیں ضرورضرور کریں گے۔''

٧.....نیکیاں کرنے والےظلم سے محفوظ

''جوایمان والا ہومرد ہو یعورت اور وہ نیک اعمال کرے یقیناً ایسے لوگ . ۔ میں جا گے اوران کی ذرہ کے . ا. بھی حق نہ کی جائے گی۔''

٨.....نیکیاں کرنے والوں کے لیےمغفرت اورا . عظیم

’’بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتیں، فرما. داری کرنے والے مرد اور فرما. داری کرنے والی عورتیں، را ۔ ز مرد اور را ۔ ز عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عا. ی کرنے والے مرد اور عا. ی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے ر ۔ والے مرد اور روزہ ر ۔ والی عورتیں، اپنے کی نگہبانی کرنے والے مرد اور اپنے کی نگہبانی کرنے والی عورتیں، ۔ کثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ۔ کثرت اللہ کا ذکر کرنے والی عورتیں ان ۔ کیلئے اللہ تعالیٰ نے وسیع مغفرت اور ۔ا ثواب تیار کر رکھا ہے۔‘‘

۹.....چند نیکیاں اور ان کا ثواب

ا.....تقویٰ ایسی نیکی ہے جس پر اللہ تعالیٰ ان کو بہت زیادہ دنیوی و اخروی فوائد دیتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

’’اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لئے (رنج و محن سے) مخلصی (کی صورت) پیدا کر دے گا۔ اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے (وہم و) گمان بھی نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسا رکھے گا تو وہ اس کو کفایت کرے گا۔‘‘

۲..... ۔ زار جاتے ہوئے دعا پڑھنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص

. زار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے

''اللہ کے سوا کوئی معبود . حق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شر یک نہیں، . دشاہی بھی اسی کی ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی ہی کے لائق ہیں وہی ز ہ کرتا ہے وہی مارتا ہے، وہ ہمیشہ ز ہ رہے گا اسے موت نہیں آئے گی، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پ قدرت ر ' والا ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس لاکھ . ائیاں مٹا دیتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دیتا ہے۔

۳.....عیادت کرنے سے ستر ہزار فرشتوں کی دعا ملتی ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

''. . کوئی مسلمان عیادت کی غرض سے اپنے مسلمان بھائی کے پ س بیٹھتا ہے اَ وہ صبح کو عیادت کرے تو شام ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اَ شام کو عیادت کرے تو صبح ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اس کے لیے . ' میں ا . غ لگ جاتا ہے۔''

۴.....تین . رقل ھواللہ احد پڑھنے سے ا۔ قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''سورۃ اخلاص کا تہائی قرآن کے . ا. ثواب ہے اور سورۃ الکافرون کا چوتھائی قرآن کے . ا. ثواب ہے''

حضرت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''کیا تم میں سے کسی کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ قرآن کا ا۔ تہائی حصہ ا۔ رات میں پڑھا کرے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ عمل .ڑا مشکل معلوم ہوا اور انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کون اس کی طاقت ر ت ہے؟ اس پ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔: سورۃ اخلاص قرآن مجید کا ا۔ تہائی حصہ ہے (یعنی جو تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے گا اسے پورا قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا)''

۵..... زتحفہ معراج ہے اللہ تعالیٰ نے پہلے پچاس فرض کیں پھر موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پ

آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے پنج - تخفیف کر دی' لیکن ساتھ ہی فرمادیہ، ہماری .ت میں تبد نہیں ہوگی' تیری امت پنج پڑھے کی اور میں اللہ ثواب پچاس کا کروں گا۔

آپ ا. ازہ لگا کتنی نیکیوں والا عمل ز ہے جیسے ہم ا. ازکر رہے ہیں، ا۔ مثال سے سمجھتے ہیں اَ ا۔ آدمی زعصر پڑھتا ہے تو ا۔ ز پڑھنے پ اسے دس زوں کا ثواب، اور اَ وہ .جما - پڑھتا ہے تو آپ ﷺ نے فرما:اسے ستا (۲۷)َ· ثواب ملے گا' اور زعصر کے متعلق فرمان ی ﷺ ہے کہ جو زعصر کو .جما - پڑھے گا اسے دوہرا ا. ملے گا' یعنی چوون کا، اب آپ حساب لگا کہ زعصر .جما - پڑھنے والے کو کتنا ا. ملے گا' پہلے ا۔ کے .لے دس پھر دس کو ضرب دیں چوون سے تو صرف ا۔ ز کی وجہ سے روزانہ ا ن کے ·مہ اعمال میں پنج سو چالیس (۵۴۰) زوں کا ثواب لکھا جا- ہے۔

اور اسی طرح اَ ز میں ا ن ہر رکعت کے ا. رخواہ وہ اکیلا ہے یا امام کے پیچھے ہے سورت فاتحہ پ ھتا ہے تو دیکھو کتنی نیکیاں اس کے ·مہ اعمال میں جاتی ہیں۔ سورت فاتحہ کی سات (۷) آ ت، پچیس (۲۵) کلمات اور ا۔ سو تیرا (۱۱۳) حروف ہیں۔ اَ (۱۱۳) کو دس سے ضرب دیں تو (۱۱۳۰) بنے گو ا اَ آدمی ا۔ رکعت میں سورت فاتحہ پڑھتا ہے تو صرف اسی کی وجہ سے اسے (۱۱۳۰) نیکیاں ملتیں ہیں اور اَ چار رکعتیں ہوں تو چار ہزار پنج سو بیس (۴۵۲۰) نیکیاں صرف ا۔ ز میں سورت فاتحہ کی وجہ سے اسے ملیں گیں اور اَ ا۔ دن کے صرف فرائض کو

گنیں تو کل ا۔ دن میں (۱۷) فرائض آدمی پڑھتا ہے اور صرف فرائض کی وجہ سے اسے ا۔ دن میں ا۔ لاکھ نو ہزار دو سو دس (۱۹۲۱۰) نیکیاں ملتی ہیں۔

نیک بندوں کی اللہ ہمیشہ قدر کرتا ہے

جیسا کہ ا۔ نیک آدمی کی دیوار سیدھی کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ مزدور دو پیغمبر بھیج دیئے اس .ت کو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کے واقعہ میں بیان کیا ہے۔

''اور وہ جو دیوار تھی سو وہ یتیم لڑکوں کی تھی (جو) شہر میں (رہتے تھے) اور اس کے نیچے ان کا ٹ٭انہ (مدفون) تھا اور ان کا .پ ا۔ نیک بخت آدمی تھا تو تمہارے رب نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جا اور (پھر) اپنا ٹ٭انہ نکالیں۔ یہ تمہارے رب کی مہر .نی ہے اور یہ کام میں نے اپنی طرف سے نہیں کئے یہ ان .توں کا راز ہے جن پ تم صبر نہ کر سکے''

ہمیشہ نیک عمل کرنے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے

جیسا کہ اللہ کے پیغمبر سلیمان علیہ السلام نے کی تھی ا۔ مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام استسقاء، .رش کی دعا کے لئے نکلے تو دیکھا کہ ا۔ چیو ٹلی لیٹی ہوئی اپنے پ٭ں آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے دعا کر رہی ہے کہ اے اللہ! ہم بھی تیری مخلوق ہیں پ.نی .سنے کی محتاجی ہمیں بھی ہے۔ اَ پ.نی نہ .سا تو ہم ہلاک ہو جا گی یہ دعا چیو کی سن

کر حضرت سلیمان ﷺ نے لوگوں میں اعلان کیا کہ لوٹ چلو۔ کسی اور ہی کی دعا سے تم پنی پلائے جاو گے۔ حضرت سلیمان ﷺ چو جانوروں کی بولیاں سمجھتے تھے اس . ت کو بھی سمجھ گئے اور بے اختیار ہنسی آ گئی۔ اور اللہ سے دعا کرنے لگے اے اللہ! مجھے نیک عمل کرنے کی توفیق دے جس سے تو خوش ہو اور . . میری موت آئے تو مجھے اپنے نیک بندوں اور بلند رفیقوں میں دینا جو تیرے دو - ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے

''تو وہ اس کی . ت سن کر ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ اے الٰہی! مجھے توفیق فرما کہ جو احسان تو نے مجھ پ اور میرے ماں . پ پ کئے ہیں اُن کا شکر کروں اور ایسے نیک کام کروں کہ تو اُن سے خوش جائے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما۔''

نیکی پ تعاون کیجئے

''اورنیکی اورتقوی پ ا دوسرے کی مدد کرو،اور َ ہ اورز دتی پ ا دوسرے کی مدد نہ کرو،اوراللہ سے ڈروبے شک اللہ تعالیٰ بہت سخت سزادینے والا ہے۔''

تمہیدی کلمات

اللہ تعالیٰ اور اس کے ا یء کی ت بعداری میں کیا ہوا ہر کام نیکی ہے خواہ وہ چھوٹ ہو ب ا۔اور اسی طرح اللہ اور اس کے رسولوں کی ف رمانی میں کیا ہوا ہر عمل َ ہ ہے' خواہ وہ چھوٹ ہو ب ا۔اللہ کا بندوں کو حکم نیکی پ تعاون اور ب ائی سے رہنے کا ہے۔

نیکی کی تعریف:

حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

ا یہ مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ بتایئے کہ کون سی چیزیں میرے لیے حلال اور کون سی چیزیں حرام ہیں؟ نبی ﷺ نے سر اٹھا کر مجھے نیچے سے اوپر تک دیکھا اور فرمایا کہ نیکی وہ ہوتی ہے جسے کرکے کوسکون اور دل کو اطمینان نصیب ہو اور گناہ وہ ہوتا ہے جس میں کوسکون ملتا ہے اور نہ ہی دل کو اطمینان، اگرچہ مفتی فتوے دیتے رہیں، اور فرمایا پالتو گدھوں کے گوشت اور کچلی سے شکار کرنے والے کسی درندے کے قریب بھی نہ جانا۔

تعاون کرنا اللہ کی سنت ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے تین آدمیوں کی معاونت اپنے ذمے لی ہے۔ ایک مجاہد فی سبیل اللہ دوسرا مکاتب جو ادائیگی قیمت کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور تیسرا وہ نکاح کرنے والا جو پاکیزگی کی خاطر سے نکاح کرے۔

تعاون کرنا مومن کی صفت ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ:

مسلمان، مسلمان کے لیے آئینہ ہے اور مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے کہ اس کے نقصان کو روکتا ہے اس سے، اور اس کی پیٹھ پیچھے اس کا دفاع کرتا ہے۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

مومن (دوسرے) مومن کے لئے مثل عمارت کے ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو تقویت دیتا ہے اور آپ نے اپنی انگلیوں میں پنجہ ڈال کر بتلایا۔

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

ایک دوسرے پر مہربانی کرنے اور دوستی و شفقت میں مومنوں کو ایک جسم کی طرح دیکھو گے کہ جسم کے ایک حصہ کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم بیداری اور بخار میں اس کا شریک ہو جاتا ہے۔

سعید بن ابی . ده اپنے والد سے اور ان کے دادا سے وہ نبی ﷺ سے روای۔ کرتے ہیں آپ نے فرمای:

ہر مسلمان پ صدقہ وا. . ہے، لوگوں نے عرض کیا۔ رسول اللہ ﷺ جس کے پ س مال نہ ہو، آپ نے فرمای اپنے ہاتھ سے کام کرے اور خود بھی نفع اٹھائے اور خیرات کرے، لوگوں نے کہا اَ یہ بھی میسر نہ ہو۔ تو آپ نے فرمای حا. ۔ مند مظلوم کی امداد کرے۔ لوگوں نے کہا اَ اس کی طاقت نہ ہو۔ تو آپ نے فرمای اچھی . توں پ عمل کرے اور . ائیوں سے رکے اس کے لئے یہی صدقہ ہے۔

ہجرت مدینہ کے وقت مواخات کا منظر:

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

عبدالرحمٰن بن عوف مدینہ تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن اور سعد بن ربیع ا ری میں بھائی چارہ کرا دی، سعدا ری کی دو بیویں تھیں، سعد نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہا کہ میری بیویں اور مال . میں سے آدھا آپ لے لیں، انہوں نے جواب دی کہ اللہ تم کو تمہارا مال زیدہ کرے اور بیویں مبارک ہوں، مجھے . زار بتا دو، چنانچہ . زار میں جا کر پنیر اور روغن کی تجارت سے نفع حاصل کیا، چند دنوں کے بعد آنحضرت ﷺ نے ان کے کپڑوں پ زردی دیکھ کر کر فرمایا: اے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ یہ کیا . ت ہے، انہوں نے جواب دی کہ میں نے ا ا ری عورت سے نکاح کرلیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کتنے مہر پ، عرض کیا (تقریبا) چارتولہ سو، اس پ آپ نے فرمایا ولیمہ بھی کرواَ چہ ایک بکری ہی ہو۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعاون کر:

حضرت . اء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو ب ا اب کے دن مٹی اٹھاتے دیکھا، اور مٹی سے آپ ﷺ کے پیٹ کا ر چھپ ے تھا اور آپ ﷺ فرماتے جاتے تھے، اے اللہ ا تو نہ ہوتا تو ہم ہدا ت نہ پ تے اور ہم نہ صدقہ دیتے، اور نہ ز پ ھتے، پس تو ہم پ اطمینان ن زل فرما، اور . ہم دشمن سے مقابلہ کریں، تو ہمیں ث ت قدم رکھ، بے شک ان لوگوں نے ہم پ ظلم کیا ہے، . یہ کوئی فساد کر چاہتے ہیں تو ہم ان کی ب ت میں نہیں آتے۔

مسلمان بھائی کیساتھ ہر حال میں تعاون:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما

''اپنے بھائی کو مدد کرو چاہے وہ ظالم ہو مظلوم ہو۔''

ء بن ابی ر ح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ا تمہارے بھائی تین دن ت ملیں تو ان کے ر ے میں معلوم کرو ا وہ بیمار ہوں تو بیمار پ سی کرو، ا مصروف ہوں تو ان کے ساتھ معاو ت کرو ا بھول گئے ہوں تو انہیں د دہانی کراؤ۔

تعاون کا عمل اللہ ضائع نہیں کرتا

حضرت ۔ یجہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

ہر ۔ نہیں، اللہ کی قسم، اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو صلہ رحمی کرتے ہیں، ۔ توانوں کا بوجھ اپنے اوپ ۔ ت ہیں، محتاجوں کے لئے کماتے ہیں، مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی راہ میں مصیبتیں اٹھاتے ہیں

تعاون پسندیدہ عمل ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''ا یک شخص نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں میں سے سے زیادہ اللہ کا پسندیدہ کون ہے؟ اور اللہ کے ہاں سے پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کو سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو لوگوں کے لیے زیادہ فائدے کا ہے، اور اللہ کے ہاں سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ خوشی ہے جو تو کسی مسلمان کو دے سکے۔ یا اس سے اس کی تنگی کو دور کر دے، یا اس کا قرض ادا کر دے، یا اس کی بھوک مٹا دے، کسی مسلمان بھائی کے ساتھ اس کے کام لیے چلنا میرے نزدیک اس مسجد یعنی مسجد نبوی میں ایک ماہ اعتکاف سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ جو شخص اپنے غصے کو روکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اور جو شخص اپنے غصے کو پی جاتا ہے، اگر وہ نکالنا چاہتا ہے تو نکال لے، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو قیامت کے دن امید سے کر دے گا اور جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ اس کے کام کے لیے جاتا ہے یہاں تک کہ وہ کام اس کا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس دن ثابت قدم رکھیں گے جس قدم ٹھہر نہیں سکیں گے۔''

اللہ معاف فرما دے گا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’جس آدمی نے کسی مومن سے د میں مصیبتوں کو دور کیا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی مصیبتوں کو دور کرے گا اور جس نے تنگ د پ آسانی کی اللہ اس پ د میں اور آ ت میں آسانی کرے گا اور اللہ اس بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جو اپنے بھائی کی مدد میں لگا ہو ہے اور جو ایسے راستے پ جس میں علم کی تلاش کر ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ذریعہ . ت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روا ت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما :

کہ ا ت . لوگوں کو قرض دیتا تھا . کسی کو تنگ د ت پ ت تو اپنے نوجوانوں سے کہتا کہ اس کو معاف کر دو شا کہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو بھی معاف کر دے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی معاف کر د ۔

شر پیدا نہ کریں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بعض لوگ بھلائی کی کنجی ہوتے ہیں اور . ائی کے لیے ۔ لہ اور بعض لوگ . ائی کے لیے کنجی ش . ۔ ہوتے ہیں اور بھلائی کے لیے ۔ لہ۔ سو مبارک ہو اس شخص کو جس کے ہاتھوں میں اللہ نے خیر کی کنجیاں رکھ دیں اور . . دی ہو اس شخص کے لیے جس کے ہاتھوں میں شر کی کنجیاں دیں۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روا ۔ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے ابن آدم اپنی ضرورت سے زا ٔ مال ٔ چ کر دینا تیرے لیے بہتر ہے ا ٔ تو اس کو روک لے گا تو تیرے لیے . اہوگا اور دینے کی ابتداء اپنے اہل وعیال سے کر اور او ٔ والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

ہوں کے نقصانات

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

''اور اگر واقعی بستیوں والے ایمان لے آتے اور بچ کر چلتے تو ہم ضرور ان پر آسمان اور زمین سے بہت سی برکتیں کھول دیتے اور لیکن انھوں نے جھٹلایا تو ہم نے انھیں اس کی وجہ سے پکڑ لیا جو وہ کمایا کرتے تھے۔ تو کیا بستیوں والے بے خوف ہوگئے کہ ہمارا عذاب ان پر راتوں رات آجائے اور وہ سوئے ہوئے ہوں۔ اور کیا بستیوں والے بے خوف ہوگئے کہ ہمارا عذاب ان پر دن چڑھے آجائے اور وہ کھیل رہے ہوں۔ پھر کیا وہ اللہ کی تدبیر سے بے خوف ہوگئے ہیں، تو اللہ کی تدبیر سے بے خوف نہیں ہوتے وہی لوگ جو خسارہ اٹھانے والے ہیں۔''

ناہ کیا ہے:

ہر وہ کام جس کے کرنے کا اللہ نے اس کے رسول نے حکم دیا ہو وہ نہ کریں

تو ہ، یہ وہ کام جس سے اللہ اور اس کے رسول نے کیا ہو اس کا ارتکاب کریں تو یہ ہ ہے۔ حدیث شریف ہ کی ایسی جامع تعریف کی گئی ہے حضرت نواس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں:

''میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور ہ کے متعلق پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکی حسن خلق کا م ہے اور ہ وہ ہوتا ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم اس بات کو ناپسند سمجھو کہ لوگ اس سے واقف ہوں۔''

ہ کی سزا کا خوف:

اب ہ اعلانیہ کرنا اور اس کا اظہار کرنا فخر سمجھا جانے لگا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مومن اور فاسق و فاجر کی کیفیت اس طرح بیان فرمائی ہے:
عبداللہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

''مومن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے، گویا وہ ایک پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور ڈر رہا ہے کہ کہیں نہ جائے، اور فاجر اپنے گناہوں کو مکھی کے بارے سمجھتا ہے جو اس کی ناک پر سے گزرتی ہے، اور وہ ایسے اڑا دیتا

ہے۔''

۔ ہوں کے نقصانات

دل کا سیاہ ہو:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن سوال کیا تم میں سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان فتنوں کے بارے میں سنا ہے جو سمندر کی لہروں کی طرح اٹھ آئیں گے، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ یہ سن کر خاموش ہو گئے میں نے عرض کیا کہ میں نے سنا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تیرا والد بہت اچھا تھا (کہ تم بھی ان کے بیٹے ہو) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''فتنے دلوں پر ایک کے بعد ایک اس طرح آئیں گے کہ جس طرح بوریے اور چٹائی کے تنکے ایک کے بعد ایک ہوتے ہیں جو دل اس فتنہ میں مبتلا ہوگا وہ فتنہ اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ ڈال دے گا اور جو دل اسے رد کرے یعنی قبول کرنے سے انکار کرے گا تو اس کے دل میں ایک سفید

نقطہ لگ جائے گا یہاں تک کہ دل دو قسم کے ہو جائیں گے ایک سفید دل کہ جس کی سفیدی بڑھ کر کوہ صفا کی طرح ہو جائے گی جب تک زمین و آسمان رہیں گے اسے کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچائے گا اور دوسرا دل سیاہ راکھ کے کوزہ کی طرح علوم سے خالی ہوگا نہ نیکی کو پہنچانے گا اور نہ ہی بدی کا انکار کرے گا اپنی خواہشات کی پیروی کرے گا۔''

(۲۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ دھبہ پڑ جاتا ہے پھر اگر توبہ کرے وہ آئندہ کیلئے اس سے باز آئے اور استغفار کرے تو اس کا دل چمک کر صاف ہو جاتا ہے یہ دھبہ داغ دور ہو جاتا ہے اور اگر اور زیادہ گناہ کرے تو یہ دھبہ سیاہ ہو جاتا ہے اور ان سے یہی مراد ہے اس آیت میں یعنی گناہ سے ڈرتے رہنا اور اس کی عادت ہو جانا۔

مصیبتوں کا نزول:

''تم پ جو مصیبت بھی آئی ہے، تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے آئی ہے، اور بہت سے قصوروں سے وہ ویسے ہی درَ رکر جا تا ہے۔ ''

''خشکی اور سمندر میں فساد ظاہر ہوَ ی، اس کی وجہ سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کما ی، تا کہ وہ انھیں اس کا کچھ مزہ چکھائے جو انھوں نے کیا ہے، تا کہ وہ ز آ جا ۔''

رزق سے محرومی:

اللہ تعالیٰ نے سورہ القلم میں ا ی . غ والوں کا واقعہ بیان کیا ہے۔ ان کا . پ نیک آ دمی تھا وہ اپنے . غ میں سے مساکین اور فقراء کو بھی حصہ د کرتا اور اللہ کی راہ میں ُ چ کیا کرتا تھا لیکن . . وہ فوت ہوَ ی اس کے بعد اس کے ٹ اس کے وارث بنے انہوں نے آ پس میں یہ مشورہ کیا کہ پھل پکنے پ راتوں رات ا ر لیے جا تا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔ اور وہ اپنے زعم میں اپنے آ پ کو عقل منداور اپنے . پ کو بیوقوف سمجھ رہے تھے کہ اس نے ساری دو ت یونہیں لوگوں میں لوٹ دی تھی، چنانچہ . . . غ سے پھل چننے نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ جہاں . غ تھا وہاں اب کچھ بھی نہیں آ رہا وہ ا ی دوسرے سے کہتے ہیں:

’ . . . غ کو دیکھا تو کہنے لگے ہم راستہ بھول گئے ہیں بلکہ ہم محروم رہ گئے ان میں جو . سے بہتر آدمی تھا اس نے کہا میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتیو ہ پکار اٹھے پ ک ہے ہمارا رب، واقعی ہم گنہگار تھے۔ پھر ان میں سے ہرا یہ دوسرے کو مت کرنے لگا آ ٔ کو انہوں نے کہا افسوس ہمارے حال پ ، بے شک ہم سرکش ہو گئے تھے۔ بعید نہیں کہ ہمارا رب ہمیں . لے میں اس سے بہتر . غ فرمائے، ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ایسا ہوتا ہے عذاب۔ اور آ ٔ ت کا عذاب اس سے بھی .ڑا ہے، کاش یہ لوگ اس کو جا ۔‘‘

حضرت ثو.ن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما.:

’’ا ن بعض اوقات اس َ ٔ ہ کی وجہ سے بھی رزق سے محروم ہو جا.ت ہے جو اس سے صادر ہوتا ہے۔‘‘

ظالم حکمران َ ٔ ہوں کے . . :

یہ .ت مشہور ہے جیسی روح ویسے فرشتے

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ ا یہ شخص کو دیکھا کہ وہ حجاج بن یوسف کے لیے . دعا کر رہا ہے فرمانے لگے:

''ایسانہ کرو یہ تمہارے نفسوں کے اعمال کی وجہ سے ہی تمہیں ہے۔''

پھر فرمانے لگے مجھے خوف ہے کہ اَ حجاج فوت ہوَ یں اس کو معزول کردیَ یں تو تمہارے اوپ بندر اور خنز یر جیسی صفات کے لوگ مسلط ہوجا گے

فرمانے لگے یہ .ت مروی ہے:

''تمہارے اعمال تمہارے حاکم ہیں جیسے تم ہوگے ویسے تم پ حاکم مسلط ہوں گے۔''

یہ ا یہ معروف مقولہ ہے حدی ث ی نہیں ہے کچھ لوگ اسے حدی ث سمجھتے ہیں۔

پنج َ ہ پنج عذاب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے جما ت مہا. ین پ نچ چیزوں میں . . تم مبتلا ہو جاؤ اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم ان چیزوں میں مبتلا ہو:

''جس قوم میں فحاشی اعلا ہونے لگے تو اس میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں نہ تھیں۔''

''اور جو قوم ·پ تول میں کمی کرتی ہے تو وہ قحط مصائ· اور ·دشا ہوں (حکمرانوں) کے ظلم وستم میں مبتلا کر دی جاتی ہے۔''

''اور · کوئی قوم اپنے اموال کی زکوۃ نہیں دیتی تو ·رش روک دی جاتی ہے اور اَ چوپائے نہ ہوں تو ان پ کبھی بھی ·رش نہ · سے۔''

''اور جو قوم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ غیروں کو ان پ مسلط فرما دیتا ہے جو اس قوم سے عداوت ر تے ہیں پھر وہ ان کے اموال چھین تے ہیں۔''

''اور · مسلمان حکمران کتاب اللہ کے مطابق فیصلے نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے ·زل کردہ م میں (مرضی کے کچھ احکام) اختیار کر تے ہیں (اور ·قی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو خانہ جنگی اور) ·ہمی اختلافات میں مبتلا فرما دیتے ہیں۔''

·ہوں کا دوسروں پ اث:

''اور بچو اس فتنے سے جس کی شامت مخصوص طور پ صرف انہی لوگوں ۔
محدود نہ رہے گی جنہوں نے تم میں سے ُ ہ کیا ہو۔ اور جان رکھو کہ اللہ
سخت سزا دینے والا ہے۔''

جہاز والوں کی مثال:

ہم لوگ لاعلمی میں یہ . ت تو کہ دیتے ہیں کہ جہاں کوئی لگا ہے لگا رہے۔
یا کسی کو کسی . ے فعل سے روکا جائے تو جواب یہ ملتا ہے کہ تمہیں اس سے
کیا غرض ؟ اپنے گھر کوئی چھج وجائے چھا وجائے، نہیں ُ ہوں سے دوسروں
کا نہ روکنا بھی عذاب الٰہی کے ُ ول کا . . ہے۔

نعمان بن بشیر، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روا ۔ کرتے ہیں آپ علیہ
السلام نے فرما :

''اللہ کی مقرر کردہ حدوں پ قائم رہنے والے اور اس میں مبتلا ہونے
والے کی مثال اس قوم کی ہے، جس نے ا جہاز میں قرعہ ا ازی کر
کے اپنے حصے تقسیم کر لیے، بعض کے حصہ میں . لائی حصہ آ ا اور دوسرں
کے حصہ میں نیچے کا حصہ، نیچے کے لوگ او پ والوں کے پ س پ نی ۔ گئے

اور کہنے لگے کہ اَ ہم اپنے حصہ میں یعنی نچلے حصہ میں شگاف پیدا کر یں
(یہ کہ پنی یں میں آسانی ہو) اور اوپ والوں کو ہم لوگوں (کی ر رآمد
و رفت سے تکلیف نہ ہو، پس اَ لوگ اس کو چھوڑ دیں اور ان کے ارادے
کے مطابق کرنے دیں، تو ہلاک ہو جا اور اَ ان کے ہاتھ پکڑ
لیں، تو خود بھی ت پ ، اور لوگ ت پ ۔''

ہ کا اثر نیک لوگوں پ بھی پڑتا ہے

حضرت نب جحش رضی اللہ عنہن سے روایت کرتی ہے کہ رسا
مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن ان کے پاس گھبرائے ہوئے تشریف لائے
اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

''لا الہ الا اللہ عرب کی تباہی ہو اس شر سے جو قریب آ گیا آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے انگوٹھے اور شہادت والی انگلی کا حلقہ بنا کر اس کی طرف اشارہ
کرتے ہوئے فرمایا کہ آج اس کے برابر یاجوج ماجوج نے دیوار میں
سوراخ کر لیا ہے حضرت نب نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہو
جائیں گے حالانکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہاں! اس وقت جبکہ فسق و فجور کی زیادتی ہو جائے گی۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کعبہ پر ایک لشکر حملہ کرے گا۔ وہ بیدا کھلے میدان میں پہنچیں گے، تو اول سے اخیر تک میدان میں دھنسا دیئے جائیں گے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر وہ ابتداء سے انتہا تک دھنسا دیئے جائیں گے۔ کہ ان میں بازار ہوں گے اور وہ لوگ ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہوں گے آپ نے فرمایا کہ اول سے آخر تک دھنسا دیئے جائیں گے پھر ان میں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔''

مسلم شریف میں یہ الفاظ بھی ہیں:

''خبر دینے والے قاصد کے سوا کوئی نہیں بچے گا''

دوسری مخلوقات پر ہونے کا اثر:

ابوقتادہ بن ربعی ا ری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روا ۔ کرتے ہیں:

''ا جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پ س سے َ ر ا تو آپ نے فرما : یہ مستراح، ہے ۔ مستراح منہ ہے، لوگوں نے سوال کیا، ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مستریح اور مستراح منہ کیا ہے۔ آپ نے جواب د ۔ مومن بندہ د کی مشقتوں اور مصیبتوں سے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں آ رام پ ٔ چاہتا ہے اور ۔ کار بندے سے اللہ تعالیٰ کے بندے اور شہر، اور در ٔ ۔ اور چو پ ئے (غرضیکہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق) آ رام پ ٔ چاہتے ہیں۔'

حجر اسود کی سیاہی کا ۔ ۔ ابن آدم کے َ ٔ ہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا ۔ ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما :

''حجر اسود ۔ ۔ ٔ ۔ ۔ سے ا ۔ ر ا َ ۔ تو دودھ سے بھی ز ۔ دہ سفید تھا لیکن نبی آدم کے َ ٔ ہوں نے اسی سیاہ کر د ۔''

ؔ ہ کا اظہار کرنے والے کی سزا

ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ روا یت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

''میری تمام امت کے ؔ ہ معاف ہوں گے وہ شخص جو اعلا ؔ ہ کرتا ہو اور مجاہرت یہ ہے کہ آدمی کوئی کام کرے اور اللہ اس پر پردہ ڈالے پھر صبح ہونے پر وہ آدمی کہے کہ اے فلاں میں نے ؔ شتہ رات فلاں فلاں کام کیے رات کو اللہ نے اس کے ؔ ہ پر پردہ ڈالا اور یہ کہ صبح کو اس نے اللہ کے ڈالے ہوئے پردہ کو کھول دیا۔''

تقویٰ کے فوائد

ارشاد ربی تعالیٰ ہے:

''لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کی شناخت کرو اور اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا (اور) سب سے خبردار ہے۔''

تمہیدی کلمات

تقویٰ سے مراد اللہ کا ڈر، نیکی کی محبت، ساری کی ساری اوامر کو بجالانا، کبائر سے بچنا، منہیات سے اجتناب کرنا، سیئہ چھوڑنا اور نیکی کا دامن تھامنا ہے۔ کائنات کے پہلے اور پچھلے تمام لوگوں کو اس کی وصیت کی گئی ہے۔

یعنی تقویٰ سیئوں کو چھوڑنے اور حرام کردہ اشیاء سے بچنے کا نام ہے، حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تقوی کیا ہے۔؟ انہوں نے کہا کہ کبھی کانٹے دار راستے میں چلے ہو۔؟ جیسے وہاں کپڑوں کو اور جسم کو بچاتے ہو ایسے ہی سیئوں سے دل بچنے کا نام تقویٰ ہے۔ جیسا کہ شاعر کا قول ہے۔

ہر چھوٹے اور بڑے کو چھوڑ دو یہی تقویٰ ہے

صحابہ رضی اللہ عنہم کو خصوصی تقویٰ کی تعلیم اور تلقین فرمائی گئی سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے وصیت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم جہاں کہیں بھی ہو، اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔''

تمام ا کو جتنی بھی عبادات کا حکم دیا گیا ہے کا ایک ہی مقصد ہے اور وہ ہے تقوی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم (اس کے عذاب سے) بچو۔''

تقوی اللہ کے ہاں شکریم

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کی شناخت کرو اور اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ بیشک اللہ کچھ

جاننے والا (اور) . سے خبردار ہے۔''

ا مجلس لگی ہوئی تھی در. ررسا - سجا ہوا تھا کسی نے اٹھ کر سوال کرد.:

اے اللہ کے رسول ﷺ:

''لوگوں میں سے ز.دہ معزز کون ہے..؟ آپ ﷺ نے فرما.:''جو ان میں سے . سے ز.دہ اللہ سے ڈرنے والا ہے''۔

لوگوں نے کہا ہم یہ عام .ت نہیں پوچھتے ،فرما.: پھر . سے ز.دہ معزز ،.رگ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں جو خود نبی تھے نبی زادے تھے ،دادا بھی نبی تھے ،دادا تو خلیل اللہ تھے۔انھوں نے کہا ہم یہ بھی نہیں پوچھتے ،فرما.: پھر عرب کے .رے میں پوچھتے ہو.؟ سنو..!ان کے جو لوگ جاہلیت کے زمانے میں ممتاز تھے وہی اب اسلام میں بھی معزز ہیں جبکہ وہ علم دین کی سمجھ حاصل کرلیں۔

اس مقام پ ہم تقوی کے چند فوا' وثمرات کا ذکر کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کی خاص معیت

ویسے تو اللہ تعالیٰ ہرا. کے ساتھ ہر وقت ہو. ہے جسے معیت عامہ کہتے ہیں جیسا کہ سورۃ کہف میں ہے کہ . دو ہوتے ہیں تو تیسرا ان کا اللہ ہو. ہے .....لیکن کچھ لوگوں کے اعمال حسنہ کی وجہ سے انھیں اللہ تعالیٰ کی خاص معیت حاصل ہوتی ہے۔ارشاد .ری تعالیٰ ہے:

''اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ڈرنے والوں کیساتھ ہے''

ا۔ دوسرے مقام پ فرما۔:

''کچھ شک نہیں کہ جو پ ہیزگار ہیں اور جو نیکوکار ہیں اللہ ان کا مددگار ہے ۔''

َ ہوں کی معافی اور ا. عظیم

تقوی اختیار کرنے پ اللہ تعالیٰ َ ہوں کی معافی کے ساتھ ساتھ بہت .ڑا ا. بھی فرماتے ہیں ارشاد .ری تعالیٰ ہے:

''اور جو اللہ سے ڈرے گا وہ اس سے اس کے َ ہ دُور کر دے گا اور اسے اجرِ عظیم بخشے گا۔''

''اور اَ تم ایمان لے آؤ اور متقی بن جاؤ تو تمھارے لیے بہت .ڑا ا. ہے۔''

حق و .طل کی پہچان اور َ ہ کی معافی

ارشاد .ری تعالیٰ ہے:

''مومنو! اَ تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمہارے لئے امر فارق پیدا کر دے گا

(یعنی تمہیں ممتاز کر دے گا) اور تمہارے ؔ ہ مٹا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ ٹ ے فضل والا ہے''

آ ۔ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ متقی آدمی کو اللہ تعالیٰ حق و ِطل، حلال وحرام، ہدا ۔ وگمراہی میں تمیز کی پہچان کر دیتا ہے اور مشکلات سے ؔ ؔ کے راستے بتا دیتا ہے نیز ؔ ہ کی معافی اور وافر فضل الٰہی کر دیتا ہے اور روز قیامت متقی شخص کو اللہ ا ۔ نور فرما گے جس کے ذریعے وہ دوسروں سے ممتاز ہو گا۔

مز ۔ ارشاد ہو ؔ ہے:

'' مومنو! اللہ سے ڈرو اور اس کے پیغمبر ؐ ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت سے د ؔ ا۔ فرمائے گا اور تمہارے لئے روشنی کر دے گا جس میں تم چلو گے اور تم کو بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہر ن ہے۔''

غموں سے ت اور بے حساب رزق

متقی شخص کے لیے اللہ تعالیٰ غموں سے ؔ ؔ کے راستے اور وافر رزق فرما ؔ ہے، ارشاد ہو ؔ ہے:

''اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لئے (رنج ومحن سے) مخلصی (کی صورت) پیدا کر دے گا۔ اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں

سے (وہم و) گمان بھی نہ ہو اور جو اللہ پ بھروسا رکھے گا تو وہ اس کو کفا۔ ت کرے گا۔''

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آ۔ ت مبارکہ کو پ ھنا شروع کیا:

انھوں نے مز۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دہراتے رہے یہاں ت کہ میں اونگھنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''اے ابوذر! اَ لوگ اس کو پکڑ لیں تو یہ ان کے لیے کافی ہو جائے۔''

متقی کے اعمال کی اصلاح

تقویٰ کی . کات سے آدمی کے اعمال کی اصلاح ہو جاتی ہے َ ہ معاف ہو جاتے ہیں ارشاد ہو ت ہے:

'' مومنو! اللہ سے ڈرا کرو اور . ت سیدھی کہا کرو۔ وہ تمہارے اعمال در ت کر دے گا اور تمہارے َ ہ بخش دے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بیشک . ڑی مراد پ ئے گا۔''

تقوی کے . . معا ت میں آسا ں

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''اور جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے کام میں سہو - پیدا کردے گا۔''

تقویٰ اختیار کرنے کے . . آدمی کو کئی ا۔ مشکلات کا سامنا کر٠ پڑ٠ ہے جن کو اللہ تعالیٰ آسانیوں میں . ل دیتا ہے۔ متقی ۔ خاص فضل الٰہی ہے۔

جہنم سے آزادی

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''اور تم میں سے کوئی (شخص) نہیں اسے اس ۔ َ٠ر٠ ہوگا یہ تمہارے ۔ وردگار ۔ لازم اور مقرر ہے۔ پھر ہم ۔ ہیزگاروں کو ت دیں گے اور ظالموں کو اس میں َ٠ں کے بل ڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔''

حضرت قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن روا رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کی گود میں سر رکھے ہوئے تھے کہ اچا٠ رونے لگے، ان کے ساتھ ا بیوی بھی رونے لگی، حضرت عبداللہ بن روا رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کیوں روتی ہو..؟ بیوی نے عرض کی آپ کو روتے دیکھا تو میں بھی رونے لگی۔

حضرت عبداللہ بن روا رضی اللہ عنہ نے فرما۔: مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان وعدہ ۔ دآ َ ۔

﴿وَإِن منكُمْ إِلا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبكَ حَتْماً مقْضِيّا، ثُم نُنَجى الذِيْنَ اتقَوا ونَذَرُ الظالِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيّا﴾

''اورتم میں سے ہر کسی نے جہنم کے اوپ سے َ ر ہے یہ تیرے رب کا حتمی فیصلہ ہے، پھر ہم پ ہیزگاروں کو ت دیں گے اور ظالموں کو اس میں َ ں کے بل پ ا ہوا چھوڑ دیں گے''

اور مجھے معلوم نہیں کہ (پل صراط سے َ رتے ہوئے) ہم بچیں گے ی نہیں...؟

. ۔ کی ملکیت

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''یہی وہ . ۔ ہے جس کا ہم اپنے بندوں میں سے ایسے شخص کو وارث بنا گے جو پ ہیزگار ہوگا۔''

'' اور اپنے رب کی بخشش اور . ۔ کی طرف لپکو جس کا عرض آسمان اور زمین کے . ا. ہے اور جو (اللہ سے) ڈرنے والوں کیلئے تیار کی گئی ہے ۔''

''جس . غ کا متقیوں سے وعدہ کیا َ ۔ ہے اس کے اوصاف یہ ہیں کہ

اُس کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں اُس کے پھل ہمیشہ (قائم رہنے والے) ہیں اور اُس کے سائے بھی۔ یہ ان لوگوں کا ا م ہے جو متقی ہیں۔اور کافروں کا ا م دوزخ ہے۔''

''جو متقی ہیں وہ .غوں اور چشموں میں ہوں گے۔(ان سے کہا جائے گا کہ) ان میں سلامتی (اور خاطر جمع) سے داخل ہو جاؤ۔''

''اور جو لوگ اپنے پ وردگار سے ڈرتے ہیں ان کو َ وہ َ وہ بنا کر بہشت کی طرف لے جا گے یہاں تک کہ . اس کے پ س پہنچ جا گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جا گے تو اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کہ تم پ سلام تم بہت اچھے رہے اب اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ۔''

''بیشک پ ہیز گار لوگ امن کے مقام میں ہوں گے۔(یعنی) .غوں اور چشموں میں۔حر یکا .ر یں اور دبیز لباس پہن کر ا دوسرے کے سامنے

بیٹھے ہوں گے۔ (وہاں) اس طرح (کا حال ہو گا) اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی سفید رنگ کی عورتوں سے ان کے جوڑے لگا دیں گے۔ وہاں خاطر جمع سے ہر قسم کے میوے منگوا لیں گے (اور کھا لیں گے اور) پہلی دفعہ مرنے کے سوا (کہ مر چکے تھے) موت کا مزا نہیں چکھیں گے اور اللہ ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لے گا۔ یہ تمہارے پروردگار کا فضل ہے یہی تو بڑی کامیابی ہے۔''

''بیشک پرہیزگار سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔ اور میووں میں جو ان کو مرغوب ہوں۔ جو عمل تم کرتے رہے تھے ان کے بدلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو۔ ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔''

متقین کی وراثت

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع والا خطبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزوں کی وصیت فرمائی کہ ان پر عمل کی وجہ سے تم اپنے رب کی جنت کے وارث بن سکتے ہو (وہ یہ ہیں)

اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے
پانچ نمازیں ادا کرو
ماہِ رمضان کے روزے رکھو
اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو

اوراپنے امیر کی اطا ۔ کرو

تقوی کامیابی کا ضامن

اللہ کا ڈر یعنی تقویٰ اختیار کرنے والے کے لیے ہمیشہ کی فلاح اور کامیابی ہے۔ارشاد ہو ۔ ہے:

''تو عقل والو اللہ سے ڈرتے رہو ۔ کہ کامیاب ہو جاؤ ۔''

''اور اللہ سے ڈرتے رہو ۔ کہ ت پ ؤ ۔''

متقین کا اچھا ا م

ارشاد ۔ ری تعالیٰ ہے:

''یہ (حالات) منجملہ غیب کی خبروں کے ہیں جو ہم تمہاری طرف بھیجتے ہیں اور اس سے پہلے نہ تم ہی ان کو جا تھے اور نہ تمہاری قوم (ہی ان سے واقف تھی) تو صبر کرو کہ ا م پ ہیز گاروں ہی کا (بھلا) ہے۔''

''وہ (جو) آ ٰ ت کا گھر (ہے) ہم نے اُسے اُن لوگوں کیلئے (تیار) کر رکھا ہے جو ملک میں ظلم اور فساد کا ارادہ نہیں کرتے اور (نیک) ا م تو

پ ہیز گاروں ہی کا ہے۔''

دشمنوں کے شر سے حفاظت

تقوی اختیار کرنے والوں پ اللہ تعالیٰ کا خاصل فضل یہ ہوتا ہے کہ اللہ انھیں دشمنوں کے ہر وفریب سے محفوظ فرما دیتا ہے۔

ارشاد ربی تعالیٰ ہے:

''اور اگر تم تکلیفوں کو برداشت اور (اُن سے) کنارہ کشی کرتے رہو گے تو اُن کا فریب تمہیں کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ یہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ اُس پ احاطہ کئے ہوئے ہے۔''

میزان میں لے جانے والا عمل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کسی چیز سے زیادہ میزان میں جو چیز داخل کرے گی وہ اللہ کا ڈر اور اچھا اخلاق ہے''۔

متقی خاص رحمت کے مستحق

ارشاد ربی تعالیٰ ہے:

''اور جو میری رحمت ہے وہ ہر چیز کو شامل ہے، میں اس کو ان لوگوں کیلئے لکھ دوں گا جو پرہیزگاری کرتے اور زکوٰۃ دیتے اور ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔''

متقی اللہ کا محبوب

تقویٰ کے ذریعے بندہ اللہ کا خاص مقرب اور محبوب بن جاتا ہے۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ہاں جو شخص اپنے اقرار کو پورا کرے اور (اللہ سے) ڈرے تو اللہ ڈرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

''بے شک اللہ تعالیٰ متقیوں کو پسند فرماتا ہے۔''
حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایسے بندے سے محبت کرتے ہیں جو تقی، غنی اور خفی ہو۔''

متقی اللہ کی دوستی کا مستحق

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور اللہ تعالیٰ متقیوں کا دو - ہے۔''

'' اُس کے متولی تو صرف پ ہیزگار ہیں لیکن اُن میں اکثر لوگ نہیں جا
۔''

اللہ متقی شخص کا دو - ہے مفہوم یہ ہے کہ متقی اللہ کے بیش بہا ا مات کا مستحق ہو- ہے جیسا کہ قرآن مجید میں وضا - ہے۔

''سن رکھو کہ جو اللہ کے دو - ہیں اُن کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے ۔۶۲۔ (یعنی) وہ جو ایمان لائے اور پ ہیزگار رہے ۔۶۳۔ اُن کیلئے د کی ز گی میں بھی ب رت ہے اور آ ت میں بھی۔ اللہ کی . تیں .لتی نہیں۔ یہی تو .ڑی کامیابی ہے۔''

متقی رسول اللہ ﷺ کے دو -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پ س بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فتنوں کا بہت ز دہ ذکر فرما۔ یہاں - کہ آپ نے فتنہ احلاس کا ذکر فرما۔ ا۔ صحابی نے کہا: اے اللہ کے رسول! فتنہ احلاس کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرما۔: وہ ایسا فتنہ ہے کہ لوگ . ہمی بغض وعداوت کی بنا پ ا۔ دوسرے سے دور بھاگیں گے آدمی کا سارا مال چھین کر

اس کو ہی بے د ۔ کر د ۔ جائے گا۔ پھر نعمتوں کا فتنہ ہو گا اس کا دھواں میرے اہل ۔ ۔ میں سے ا ۔ شخص کے دونوں قدموں کے نیچے سے ہو گا اور گمان کرے گا کہ وہ مجھ سے ہے لیکن وہ مجھ سے نہیں۔

''یقیناً میرے دو ۔ تو متقی لوگ ہیں۔''

آپ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کرتے وقت بھی اسی چیز کی وصیت فرمائی تھی۔ فرما ۔:

''بلاشبہ متقی لوگ مجھ سے ۔ سے زیدہ تعلق ر ۔ والے ہیں وہ کوئی بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔''